سلسلہ ثانی
بائیسویں جلد
فسانہ لندن
ترجمہ مسٹریز آف لندن
مصنفہ
جارج ڈبلیو۔ ایم رینالڈس
پبلشرز لال برادرس
مترجم تیرتھ رام فیروزپوری
۷ پارسنز روڈ نولکھا لاہور
اشاعت اول
قیمت بارہ آنہ
حقوق محفوظ

رینالڈس کے مشہور ناولوں کے ترجمے

نام کتاب	نام ترجمہ	نام مترجم	صفحات	قیمت
مسٹریز آف لنڈن	فسانہ لندن (۷ حصے)	منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری	۲۲۴۸	عیـہ ۸/
سیمسٹرس	سوزن عشق	پنڈت بشمبر ناتھ صاحب سپرد	۵۱۹	عہ ۸/
پوپ جان	طلسمات	منشی خلیل الرحمن صاحب	۲۶۸	عہ ۸/
فاسٹ	فریب حسن	خواجہ اکبر حسین صاحب	۵۵۰	عا ۸/
مے ڈلٹن	شکستہ دل	مسٹر پی ایم کمار	۱۳۶	۱۲/
لیلی یا سٹار آف منگریلیا	فسانہ الہ دین دیلمی	منشی محمد امیر حسن صاحب	۳۲۷	عہ ۸/
برونز سٹیچو	لعبت فرنگ	منشی رام نراین صاحب	۷۲۴	عا ۸/
مارگرٹ	مارگرٹ	منشی گرجا سہائے صاحب بی۔ اے	۱۴۸	۱۲/
عمر	عمر پاشا (۲ حصے)	منشی غلام قادر صاحب فصیح سیالکوٹی	۵۰۳	عا ۸/
سولجرس وائف	سپاہی کی دلہن	ڈاکٹر لکشمی دت صاحب عابد	۱۴۴	۱۲/
روز الیبرٹ	روز الیبرٹ (۲ حصے)	منشی جے نرائن صاحب ورما اثر لکھنوی	۳۵۶	عہ ۸/
نیکرومنیسر	اسرار (۲ حصے)	منشی صدیق احمد صاحب	۴۶۴	عہ ۱۲/
ویگنر دی ویرولف	ویگنر دلنسیڈا	منشی محمد امیر حسن صاحب	۶۲۴	عا
ماسٹر ٹموتھیز بک کیس	دھوکا یا طلسمی فانوس	منشی سجاد حسین صاحب مرحوم	۳۶۱	عا
کینلتھ	پاداش عمل (۵ حصے)	مولوی صدیق حسن صاحب	۱۱۰۰	سے ۱۲/
میری پرائس	سرگذشت (۴ حصے)	منشی نوازش علی صاحب	۱۱۱۰	سے ۱۴/
الفرڈ	شاہ کام	منشی امجد حسین خاں صاحب مرحوم	۲۱۰	عہ/
لوز آف دی حرم	اسرار حرم	منشی احمد الدین صاحب بی۔ اے مرحوم	۲۱۰	عہ ۸/
ایگنس	شام جوانی (دو حصے)	منشی نوبت رائے صاحب لکھنوی	۶۰۰	عا ۱۵/
فسٹرمین	نیرنگ	سید احمد شاہ صاحب لکھنوی	۹۵	۸/

لال برادرس ۷۔ پارسنز روڈ نولکھا۔ لاہور

سلسلہ ثانی — بائیسویں جلد

فسانۂ لندن

منشی تیرتھ رام صاحب فیروزپوری

ایڈیٹر

رسالہ ترجمان لاہور

سنہ ۱۹۲۱ء

لال برادرس
۷ پارسنز روڈ۔ نولکھا۔ لاہور

اشاعت اول — قیمت ۱۲ر — حقوق محفوظ

فہرست مطالب

سلسلہ ثانی

فسانہ لندن

بائیسویں جلد ۲۲

باب ۱۷۹ بھوت کا نظارہ

قصہ بہت طویل ہو گیا۔ لیکن امید ہے اس کی وجہ سے ناظرین کے لئے اصلی داستان کے واقعات کا سلسلہ قائم رکھنا دشوار ثابت نہ ہو گا۔

غالباً وہ بھولے نہ ہوں گے۔ کہ یہ قصہ سٹیفورڈ سٹریٹ کے شکستہ مکان میں جیک رلی نے وقت گذارنے کی خاطر مسز مارٹیمر کو اس وقت سنانا شروع کیا تھا۔ جب انہوں نے آپس میں یہ بات طے کی۔ کہ وڑیل بابب چونکہ کرسی کے ساتھ جکڑا ہوا ہے۔ اور اس کی رہائی دن نکلنے سے پہلے نہ ہو سکیگی۔ اس لئے اُسے تنہا چھوڑنے کی بجائے کچھ عرصہ اسکے پاس رہ کر گذار دیا جائے۔

قصہ ختم کرتے ہوئے جیک رلی نے کہا۔ "یہ بات مشہور ہے کہ اس جوان عورت کی روح جسے یہاں قتل کیا گیا تھا۔ گاہ بگاہ اس مکان میں پھرتی ہے۔"

"خدا کے لئے ایسی باتیں نہ کہو۔" مسز مارٹیمر نے خوف سے ادرگرد دیکھ کر کانپتے ہوئے کہا۔ "تم اس روح کا ذکر یوں کر رہے ہو۔ گویا خود بھی اس کے وجود کے قائل ہو۔"

واقعی ڈاکٹر بھی وہم کے اثر میں آچکا تھا۔ جسے باوجود بڑی کوشش کے وہ رفع نہ کر سکنے لگا۔ معلوم نہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ بہرحال ایسا احساس جیسا آج ہو رہا

ہے۔ مجھے پیشتر کبھی نہیں ہوا تھا۔" اور پھر میز پر زور سے مُکّا ملکر وہ کہنے لگا۔" بخدا آج تو میرے دل میں بھی عجیب ہی اندیشے پیدا ہو رہے ہیں۔ لیکن میں انہیں ضرور نکال دونگا۔"

ذرا وقفہ کے بعد مسز مارٹیمر کہنے لگی "نہیں یقین ہے۔ اس عورت کو اسی مکان میں قتل کیا گیا تھا؟"

"اس میں کچھ بھی شک نہیں۔" جیک رلی نے کہا۔ "تمہارے سامنے وڈریل باپ بیٹھا ہے۔ اس سے پوچھ لو۔ جس کمرہ میں واردات ہوئی تھی۔ اس کے فرش پر اگرچہ اب انتہا درجہ گرد و غبار جمع ہے۔ تاہم وسط میں گہرے سیاہ رنگ کا ایک داغ اب تک خاص طور پر نمایاں ہے۔ اور وہ داغ بھی جو چھت پر مسٹر گیمبل کو نظر آیا تھا۔ اب تک دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے گرد ہر طرف مکڑی کے جالے پھیلے ہوئے ہیں۔"

اب مسز مارٹیمر کو خوف سے سردی محسوس ہونے لگی تھی۔ اپنے شال کو اچھی طرح بدن پر لپیٹتے ہوئے وہ کہنے لگی۔ "جیسا تم کہہ رہے تھے۔ اس لحاظ سے آج کی واردات قتل کی دوسری واردات ہے۔ جو اس مکان میں ہوئی۔"

مسز مارٹیمر یہ فقرہ کہہ رہی تھی۔ کہ پاس کے گرجا نے بڑے زور سے ایک کا گھنٹہ بجایا

وڈریل باپ خوفناک قہقہہ لگا کر کہنے لگا۔ "بس یہی وقت ہے جب وہ بھوت نظر آتا ہے"

یہ اس نے اس لئے کہا کہ جیک رلی اور مسز مارٹیمر پر خوف طاری ہوتے دیکھ کر اُسے خاص مسرت ہوتی تھی۔ پھر کہنے لگا۔ "میری رائے میں ایسے موقعہ پر تمہیں اس لاش کی طرف سے بھی خوف ہوگا۔ جو دوسرے کمرہ میں پڑی ہے... مگر جیک تم میری رسّیاں کھول دو میں اسے ہاتھ سے پکڑ کر ملانے کو تیار ہوں۔ رسّیاں کھولنے میں اب کچھ ہرج بھی نہیں۔ کیونکہ ہماری کدورت تو اب بالکل رفع ہو چکی ہے۔"

ڈاکٹر بولا "معاف کرو۔ میری رائے میں تم اسی طرح اچھے ہو۔ یہاں سے جا کر میں پالی کیلورٹ کو ہی تمہاری رسیاں کھولنے کے لئے بھیجوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔" مسز مارٹیمر نے جلدی سے کہا۔ "تم اس کو اسی حالت میں رہنے دو... لیکن مسٹر رلی اب ہمارے یہاں سے رخصت ہونے میں کیا دیر ہے؟ دو کا عمل تو ہو چکا۔"

وڈریل باپ جس کی آنکھیں شمع کی دھندلی روشنی میں کسی خوفناک سانپ کی آنکھوں کی طرح

تیزی سے چمک رہی تھیں کہنے لگا "یا د بھی تو۔ ف ایک بجا ہے" اور اس کے بعد عمداً اپنے لہجہ میں خوف کا عنصر شامل کر کے کہنے لگا" اس کے علاوہ یہی وہ وقت ہے۔ جب اس رُکی . . . اس جوان عورت کا بھوت نظر آتا ہے۔ جسے یہاں قتل کیا گیا تھا۔ اُسے تو دیکھتے جاؤ۔ میں خود یہاں رہتے ہوئے اُسے بارہا دیکھ چکا ہوں"

" یہ سراسر جھوٹ ہے" جیک رلی جو پیپہ پر بیٹھا تھا۔ وہاں سے اُٹھ کر کہنے لگا۔ اور وہ بڑی ظاہرداری کے باوجود اس خوف اور عصبی پریشانی کو جو اس پر طاری تھی۔ رفع نہ کر سکا۔

"مَیں کہتا ہوں۔ بالکل سچ ہے" قاتل نے کہا۔ اور اس طریق پر اپنے دشمن کے دل میں خوف پیدا کر کے وہ خاص طور پر خوشی محسوس کرتا تھا "اس کے علاوہ جیسا تم نے بیان کیا واقعی قتل کی سالانہ رات کو اس جوان عورت کی روح درد سے کراہتی ہوئی اس مکان میں پھرتی نظر آتی ہے۔ اور اتفاق سے آج وہی رات ہے۔ جب میں سال پیشتر اُسے اس مکان میں قتل کیا گیا تھا۔ ادھر ایک بھی بج چکا ہے۔ جو روحوں کے نمودار ہونے کا وقت ہے اس لئے یقین جانو وہ بھوت گھڑی پل میں نمودار ہوا چاہتا ہے"

ان الفاظ کا جیک رلی اور مسز مارٹیمر پر جو پہلے ہی دہشت زدہ تھے۔ غیر معمولی اثر ہوا۔ عام حالات میں وہ دونو ایسے توہمات کے قائل نہ تھے۔ اور کسی اور موقعہ پر ان کے سامنے بھوتوں یا روحوں کا ذکر کیا جاتا۔ تو وہ خیال میں بھی نہ لاتے۔ لیکن اس وقت ان پر خوف اور دہشت کا غلبہ تھا۔ اور گو اپنے دل میں وہ یہی سمجھتے تھے۔ کہ وہ ذلیل بابُ ہمیں ڈرانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاہم باوجود بڑی کوشش کے وہ اس خوف اور وہم کو جوان پر غالب آرہا تھا۔ رفع نہ کر سکے۔ جیک رلی کی نسبت یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس پر اس وقت وہ کمزوری طاری تھی۔ جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ کسی مسلمہ بدمعاش کو بھی بعض اوقات محسوس ہوتی ہے۔ لیکن مسز مارٹیمر کو خوفزدہ کرنے کا موجب کئی باتیں تھیں۔ مثلاً اُس کی موجودہ دشوار حالت اس بات کی باخبری کہ میں ایک تنہا مقام پر دو خوفناک آدمیوں کے بس میں ہوں اپنے مقتول شوہر کی لاش کا پاس کے کمرہ میں موجود ہونا۔ وہ اثر جو جیک رلی کے بیان کردہ قصہ نے اُس کے دل پر کیا تھا۔ یہ خیال کہ اس مکان کی فرش اور چھتیں سب خون آلود ہیں۔ اور بیان کردہ واقعہ کی تصدیق کرتی ہیں۔ اور یہ بھی کہ مقتول عورت کی روح رات کے وقت اس مکان

میں پھرتی ہے۔ ان سب باتوں نے ملکۂ مسز مارٹیمر کو خوف زدہ کر دیا۔ اور اس کی یہ حالت ہو گئی۔ کہ وہ کسی واقعہ پر سنجیدگی سے غور و فکر نہیں کر سکتی تھی۔ اور گو قدرتی طور پر اس کا دل نہایت مضبوط تھا۔ تاہم اس وقت توہمات نے اسے حد درجہ کمزور کر دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ڈریل باب کہنے لگا "یارو تم دونو کو کیا ہو گیا؟"

"کیوں؟" جیک رلی نے دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ کر کانپتے ہوئے ہاتھ سے برانڈی کی بوتل پکڑ کر کہا۔

کہنے لگا "تمہارے انداز سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمہیں بھوت کے چلنے اور اس کے کپڑوں کے سرسرانے کی آواز سنائی دیتی ہے"

"سننا! یہ کیا آواز تھی!" ڈاکٹر چونک کر کہنے لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بے شک کچھ آواز سنائی تو دی تھی" مسز مارٹیمر سر سے پاؤں تک کانپتے ہوئے بولی۔

"ممکن ہے۔ اسی بڈھے کی لاش بھوت بن کر ادھر ادھر پھرنے لگی ہو" ڈریل باب نے انہیں اور زیادہ خوفزدہ کرنے کی نیت سے کہا۔ اگرچہ اس کے لہجہ سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے۔ اسے خود بھی درست تصور کرتا ہے۔ جس کے باعث ڈاکٹر اور مسز مارٹیمر کی دہشت اور بڑھ گئی۔

"یہ حالت ناقابل برداشت ہے" رلی نے ہیبت زدہ ہو کر اس انداز سے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ گویا وہ سمجھتا تھا۔ عنقریب دروازہ کھل کر کوئی خوفناک صورت نمودار ہو گی۔ "مجھے حیرت ہے۔ آج مجھ سے اسقدر کمزوری کا اظہار کیوں ہو رہا ہے؟ میں آج تک کبھی بھوتوں کا قائل نہیں ہوا تھا"

"میں خود ہمیشہ یہ سمجھتی رہی ہوں۔ کہ بھوتوں کی ہستی محض ایک فرضیت ہے" مسز مارٹیمر نے کہا "مگر آج رات تو خدا جانے . . ."

"سنا۔ پھر وہی آواز تھی" ڈریل باب یکایک کہنے لگا۔

"ضرور وہی بڈھا بھوت بن گیا ہے" ڈاکٹر نے گھبرا کر کہا "تم نے اسے اچھی طرح تو مار دیا تھا؟"

"نہایت اچھی طرح" ڈریل باب کہنے لگا "اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر اس کے

دوبارہ نظر آئی۔ تو وہ یقیناً اُس کی روح ہوگی۔"

باطن میں یہ بدمعاش ان دونوں کے خوف زدہ ہونے پر بہت خوش تھا۔ کیونکہ وہ بجائے خود یہی سمجھتا تھا۔ کہ بھوتوں کا کچھ وجود نہیں

"باپ رے۔ پھر وہی آواز۔" مسز مارٹیمر گھبرا کر کہنے لگی "اب کی مرتبہ تو تم نے بھی سنا ہوگا کیونکہ بالکل صاف تھی۔"

یہ کہہ کر اُس نے کرسی سے اُٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن انتہائے خوف سے سارے قوا چونکہ معطل ہو چکے تھے۔ اس لئے اپنی جگہ سے ہل نہ سکی۔

"آج ضرور کوئی نہایت خوفناک واقعہ پیش آنے والا ہے۔" جیک رلی اس انداز سے کہنے لگا کہ معلوم ہوتا تھا۔ وہ اپنے گناہ آمیز دورِ زندگی پر تہ دل سے متاسف ہو رہا ہے "خدا کی قسم مکان کا عقبی دروازہ کھلنے کی آواز صاف سنائی دے رہی ہے۔"

"پھر تو واقعی خطرہ کی بات ہے۔" وٹریل باپ نے بجائے خود خوف زدہ ہو کر کہا۔ اگرچہ اُس کا خوف بھوتوں کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس لئے تھا کہ کہیں پولیس کے آدمی مکان میں نہ گھس آئے ہوں۔ "تم میری رسّیاں کاٹ دو۔ کہ ہم ملکر مقابلہ کریں۔"

"چپ!" جیک رلی نے آہستگی کے ساتھ مگر تحکمانہ لہجہ میں کہا۔

قریباً ایک منٹ خاموشی رہی۔ اور اس اثنا میں یہ تینوں نہایت تشویشناک حالت میں دم بستہ بیٹھے رہے۔

دفعتاً چوبی زینہ کے کھڑکھڑانے کی آواز اُن کے کانوں میں پہنچی۔ اور جیک رلی جب کی حالت خوف کی حد انتہا پر پہنچ چکی تھی۔ شمع ہاتھ میں لے کر گلوگیر آواز سے کہنے لگا۔ "چاہے کچھ ہو۔ دیکھوں تو سہی کون ہے۔"

یہ کہہ کر اُس نے پُر وحشت طریق پر باورچی خانہ کا دروازہ کھولا۔ کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک جوان عورت۔ بالکل سپید لباس۔ چہرہ لاش کی طرح زرد بال بکھرے ہوئے اور آنکھوں میں غیر معمولی چمک سامنے کھڑی ہے۔

چند منٹ وہ بدمعاش بھی مارے خوف کے رعشہ براندام اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ اور پھر اس نظارہ کی تاب نہ لا کر جسے اُس کی باطنی دہشت نے کفن میں لپٹی ہوئی روح کی صورت میں پیش کیا تھا وہ چلا کر کہنے لگا "بھوت۔ بھوت!" اور اس کے ساتھ ہی شمع اس کے ہاتھ سے دھڑ سے زمین پر

گر پڑی۔

چاروں طرف گھپ اندھیرا چھا گیا۔

اس کے ساتھ ہی ایک جگر دوز چیخ کی گونج مکان میں ہر طرف سنائی دی۔ اور مسز مارٹیمر جس کے اوسان اس آواز کو سن کر بحال ہو چکے تھے۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر یہ کہتے ہوئے آگے بڑھی "ٹھیرو یہ بھوت نہیں۔ کوئی زندہ عورت ہے۔ جیک رلی تم شمع روشن کرو۔۔۔ کہاں ہو۔۔۔ لاؤ دیکھیں یہ کون ہے۔"

اتنے میں ڈاکٹر کے اوسان بھی بحال ہو گئے تھے۔ بولا "یہیں ہوں۔ باپ۔ دیا سلائی کہاں ہے؟"

"میری دائیں جیب میں" قاتل نے غرا کر کہا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ اس واقعہ سے جو گھبراہٹ پھیلی اس سے فائدہ اٹھا کر اس نے اپنی رسیاں کھولنے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ مگر اس میں ناکام رہ کر وہ وہیں فرش زمین پر لڑھک گیا۔ قریباً نصف منٹ کے عرصہ میں موم بتی جلائی گئی۔ اور اس کے بعد جیک رلی آگے اور مسز مارٹیمر پیچھے اس طرح جلوس بنا کر یہ دونوں اس مقام پر پہنچے۔ جہاں وہ جوان عورت زینہ کے نچلے حصہ کے قریب فرش زمین پر بیہوش پڑی تھی۔

بڑھیا اسے اٹھانے کے لئے جھکی۔ لیکن جونہی اس نے شمع کی روشنی میں اس کا زرد چہرہ جو واقعی لاش کی طرح بے رنگ تھا۔ دیکھا۔ وہ چونک کر حیرت اور خوشی کے مشترکہ انداز سے کہنے لگی "سچ! یہ تو ایگنس ورنن ہے۔"

"ایگنس ورنن۔۔۔ وہ کون ہے؟ کیا تم اسے جانتی ہو؟" ڈاکٹر نے شمع کو اور آگے بڑھاتے ہوئے کہا "مگر یہ کوئی ہو۔ عورت خوبصورت ہے۔۔۔ ہاں ٹھیک ہے۔ آہستہ سے اٹھانا۔ شاید بیچاری مر گئی ہے۔"

"نہیں۔ دل برابر حرکت کرتا ہے۔ اور اب لب بھی متحرک نظر آنے لگے ہیں" مسز مارٹیمر نے بیہوش دوشیزہ کو بازوؤں پر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "عجیب حسن اتفاق ہے۔ کہ یہ یہاں مل گئی اس کا ملنا بجائے خود فائدہ سے خالی نہیں۔"

"یہ اور بھی اچھا ہے۔۔۔ کیا میں پانی لاؤں؟" ڈاکٹر کہنے لگا۔

"ہاں مگر جلدی سے۔" مسز مارٹیمر نے جواب دیا۔

جیک رلی باورچی خانہ میں گیا۔ اور پانی کا ایک گلاس بھرنے لگا۔

وڈرل باب نے جیسے ڈاکٹر نے ذرا دیر پیشتر پھر سیدھا بٹھا دیا تھا۔ پوچھا "کون تھا؟"
ڈاکٹر کہنے لگا "کوئی مسز ہارٹیمر کی شناسا ہے۔ ہمارے لئے کسی طرح کا خطرہ نہیں ہے۔ اس لئے تم چپ چاپ بیٹھے رہو۔ اور خوف کو دل سے نکال دو"
پانی کا گلاس ہاتھ میں لئے ڈاکٹر پھر اس مقام پر پہنچا۔ جہاں مسز ہارٹیمر ایگنس کو گود میں لئے زینہ پر بیٹھی تھی۔
بیہوش لڑکی کے چہرہ پر پانی چھڑکتے ہوئے وہ کہنے لگی "مسٹر ربلی میں جو کہتی ہوں۔ اسے مانو گے؟"
"ہاں ماننے لائق ہوگا تو کیوں نہیں مانونگا" اس نے جواب دیا۔
مسز ہارٹیمر کہنے لگی "میں فقط یہ کہنا چاہتی ہوں۔ کہ اس خوف زدہ لڑکی کو اس مکان میں نہ رکھا جائے۔ ہماری اپنی بہتری اسی میں ہے۔ کہ وہ اس مکان کے اندرونی حصہ سے آگاہ نہ ہو" یہ الفاظ دبی زبان سے کہتے ہوئے اس نے باورچی خانہ کے عقبی حصہ کی طرف جہاں ماٹرن کی لاش پڑی تھی۔ پرمعنی نظر سے دیکھا۔
"بے شک میں نے سمجھ لیا" جیک ربلی کہنے لگا "تمہارا خیال یہ ہے کہ کہیں ہمیں بھی شریک قتل نہ سمجھ لیا جائے۔ اسی طرح یہ بھی مناسب نہ ہوگا۔ کہ اسے وڈرل باب کو کرسی پر جکڑا ہوا دیکھنے کا موقعہ دیا جائے۔"
"یہی بات میں تم سے کہنے کو تھی" مسز ہارٹیمر نے کہا "بہترین صورت یہ ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو ہم اس مکان سے نکل کر اسے کرایہ کی گاڑی میں کسی طرف لے چلیں"
"یہ بات ہے۔ تو پھر اسے ہوش میں لانے کی کیا ضرورت تھی؟" جیک ربلی نے بڑھی عورت کے ہاتھ سے پانی کا گلاس کھینچتے ہوئے کہا "الٹا تم اسے تھوڑی دیر اور اسی طرح بے ہوش رہنے دو۔ اس سے مر تو نہیں جائے گی۔ اور اس کے علاوہ اگر ضرورت ہوئی میں علاج کے لئے تیار ہوں"
"پھر تمہاری کیا رائے ہے؟" مسز ہارٹیمر نے لڑکی کے چہرہ کی طرف جو اب تک بیہوش تھی۔ فکر کی نظر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
جیک ربلی کہنے لگا "تم ڈرتی کیوں ہو۔ میں یقین دلاتا ہوں یہ لڑکی بہت جلد ہوش میں آجائے گی۔ اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہیئے۔ میں اسے بازوؤں پر اٹھا کر ہنٹ سٹریٹ تک لے

چلتا ہوں ۔ اس وقت بازاروں میں ہر طرف خاموشی ہے ۔ وہاں سے جا کر ایک کرایہ کی گاڑی لے آتا ۔ دو تین گاڑیاں اڈہ میں ہر وقت موجود رہتی ہیں ۔"

"بہت اچھا ۔" مسز مارٹیمر نے کہا ۔ "تو کیا ہمیں اب چلنا چاہیئے ؟"

"اسی وقت" جیک رلی نے اس بے حس و حرکت حسینہ کو اپنے مضبوط بازوؤں پر اٹھاتے ہوئے کہا ۔ اور مسز مارٹیمر نے احتیاطاً اپنا شال اُتار کر اسے ایگنس کے سر اور کندھوں پر لپیٹ دیا ۔

جاتے جاتے ڈاکٹر نے وڑیل باب سے کہہ دیا ۔ کہ "میں ابھی جا کر پالی کیلورٹ کو تمہاری رہائی کے لیئے بھیجتا ہوں ۔" اور اس کے بعد دبے پاؤں مکان سے باہر نکلا ۔ اس سے پہلے مسز مارٹیمر باہر نکل کر دیکھ چکی تھی ۔ کہ آس پاس کوئی آدمی موجود نہیں ۔

سب کام اسی طرح عمل میں لایا گیا ۔ جس طرح جیک رلی نے تجویز کیا تھا ۔ اس بار عزیز کو ہاتھوں پر اٹھائے وہ بنٹ سٹریٹ میں پہنچا ۔ اور اس جگہ ایک بڑے سے پھاٹک کی تاریکی میں اس وقت تک چھپ کر کھڑا رہا ۔ جتنے کہ مسز مارٹیمر جا کر ایک کرایہ کی گاڑی لے آئی ۔ بیہوش حسینہ کو اس کے اندر لٹا دیا گیا ۔ اس کے پیچھے مسز مارٹیمر بھی سوار ہوگئی ۔ اور جیک رلی اگلی شام کو کسی مقام پر ملنے کا وعدہ کر کے عارضی طور پر رخصت ہوا ۔

گاڑی تیزی سے چلتی ہوئی پارک سکوئر کی طرف ہولی ۔ اور ڈاکٹر دوسری جانب ہائٹ فیلڈ پال کے مکان کی طرف چلا ۔

لیکن ہمیں اپنی داستان کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے سر دست مسز مارٹیمر اور ایگنس ورنن کے پیچھے ہی چلنا چاہیئے ۔

انہیں بھوتوں والے مکان کے قرب سے رخصت ہوئے تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ایگنس کو گاڑی میں ہوش آ گیا ۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک عورت اس کا سر اپنے زانو پر رکھے بیٹھی ہے ۔ اور ہم دونو ایک گاڑی میں سوار ہیں ۔ جو تیزی سے چل رہی ہے ۔ ایک لمحہ کے لیئے اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا ۔ کہ شاید یہ میری ماں ہے ۔ لیکن پھر جب رات کے پُرخوف واقعات نہایت تیزی کے ساتھ اس کے ذہن میں تازہ ہوئے ۔ تو وہ گھبرا کر اُٹھی اور فکر مند لہجہ میں ادھر ادھر دیکھ کر کہنے لگی "میں کہاں ہوں ؟ اور تم کون ہو ؟"

یہ الفاظ اس کے منہ سے نکلے ہی تھے ۔ کہ چاندنی کی روشنی میں اسے بوڑھی عورت کا چہرہ

دکھائی دیا۔ اور اس نے فوراً پہچان لیا۔ کہ یہ مسنر مارٹیمر ہے۔

سب سے پہلے اس کے دل میں خوشی اور شکر گذاری کا احساس پیدا ہوا۔ اس لئے کہ وہ ایک ایسی عورت کے زیر حفاظت تھی جس سے وہ قطعی طور پر ناواقف نہ تھی۔ چنانچہ بڑھیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگی۔ "میڈم میں نہیں جانتی۔ کن الفاظ میں آپ کا شکریہ ادا کروں لیکن اگر واقعات کی یاد جو میرے دل میں ہے۔ صحیح ہو۔ تو میں کہہ سکتی ہوں۔ کہ آپ کا شکریہ الفاظ سے بالاتر ہے۔ کیونکہ آپ نے مجھے ایک نہایت خوفناک حالت سے بچایا۔ . . ہاں اب مجھے سب کچھ یاد آگیا۔ اس دروازہ کا کھلنا۔ روشنی کا نمودار ہونا ایک نہایت پرخوف اور ہیبت بخش چہرہ کا دکھائی دینا . . ."

یہ کہتے ہوئے وہ حسینہ نمایاں طور پر کانپ کر پیچھے کی طرف جھک گئی۔ اور اپنے ہاتھ سے پیشانی کو دبا کر منتشر اور بے جوڑ خیالات کو مجتمع کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

مسنر مارٹیمر نے تسلی بخش لہجہ میں کہا۔ "میری عزیز بیٹی معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں بڑی دہشت ہوئی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں . . . کیا تمہیں یاد نہیں کہ جس وقت میں نے تمہیں بچایا۔ تم ایک مسلمہ بدمعاش کے قبضہ میں تھیں؟"

"مگر کہاں؟ . . . کس جگہ؟" انگیس نے اپنے خیالات کو اس بیان کے مطابق پا کر بے صبری سے پوچھا۔

مسنر مارٹیمر کہنے لگی۔ "الٹا مجھے تم سے پوچھنا چاہیے کہ تم سٹیمفورڈ سٹریٹ میں آدھی رات کے وقت کیا کرنے گئی تھیں؟"

"آہ۔ اب مجھے یاد آگیا۔" انگیس کہنے لگی "میری ماں مجھے وہاں لے گئی تھی۔ وہ مجھے اپنی سہیلیوں کے پاس چھوڑ کر چلی گئی۔ اور میں نے ناشکرے پن سے اُن کے اور خود اپنی ماں کے خلاف کئی طرح کے بُرے خیالات کو دل میں جگہ دی . . ."

"تمہاری ماں!" مسنر مارٹیمر نے حیرت زدہ ہو کر کہا "میرا خیال تھا کہ تمہاری ماں زندہ نہیں ہے اور غالباً وہ تمہیں بچہ ہی چھوڑ کر مر گئی تھی۔"

"نہیں . . . خدا کا شکر ہے۔" انگیس نے پرجوش لہجہ میں کہا۔ "وہ اب تک حیات ہے۔" اور یہ کہتے ہوئے اس کے دل میں پھر اپنی ماں کے لئے جس سے وہ اسی رات ملی تھی زبردست محبت پیدا ہو گئی۔

"مگر وہ کہاں ہے ؟" مسز مارٹیمر نے پوچھا ۔

"ہائے یہ مجھے معلوم نہیں ۔" انگینس نے آہ بھر کر کہا ۔ اور پھر کچھ سوچ کر وہ کہنے لگی ۔ "تم مہربانی سے مجھے دوبارہ انہی نیک عورتوں کے پاس لے چلو ۔ جو سٹیمفورڈ سٹریٹ میں رہتی ہیں ۔ تاکہ میں اس وقت تک اُن کے پاس ٹھیروں ۔ کہ میری ماں حسب وعدہ نیا مکان تلاش کر کے مجھے اپنے ساتھ وہاں سے لے جائے ۔"

"مگر وہ نیک عورتیں کون ہیں ۔ جن کا تم ذکر کرتی ہو ؟" مسز مارٹیمر نے پوچھا ۔

"میں صرف اتنا جانتی ہوں ۔ کہ ان کا نام تھیوبالڈ ہے ۔ اور وہ سٹیمفورڈ سٹریٹ میں رہتی ہیں ۔" معصوم حسینہ نے جواب دیا ۔ "اگر آپ کو ان کا مکان معلوم نہیں ۔ تو گاڑیبان تلاش کر لے گا کیونکہ بلیک فرائرز روڈ کی نکڑ سے چوتھا مکان انکا ہے ۔ یعنی ان تین ویران منہدم اور خوفناک عمدت مکانات کے بالکل ساتھ جو سڑک کے دوسرے پر واقع ہیں ۔"

"اور تم اس مکان ہی سے نکل کر ان تباہ حال مکانوں میں سے ایک کے اندر گئی تھیں ؟" مسز مارٹیمر نے پوچھا ۔ "میری عزیز جو کچھ تم بیان کر رہی ہو ایک معما ہے ۔ تمہاری باتیں اب تک میری سمجھ میں نہیں آئیں ۔ بھلا اس مکان میں تمہارا کیا کام تھا ؟ . . ."

انگینس بولی ۔ "میں سارے حالات بیان کرنے سے پیشتر یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں ۔ کہ گاڑی کس طرف چل رہی ہے ؟"

مسز مارٹیمر نے مبہم طریق پر جواب دیا ۔ "میں تمہیں ایک محفوظ مقام پر لئے جا رہی ہوں ۔"

"محفوظ ؟" انگینس نے فکرمند لہجہ میں کہا ۔ "کیا مجھے کسی طرح کا خطرہ درپیش ہے ؟ اور وہ خطرہ کس قسم کا ہے ؟"

بوڑھی عورت ملائمت سے کہنے لگی ۔ "بیٹی میں بیان نہیں کر سکتی وہ خطرہ کیا ہے ۔ میں صرف ان حالات سے اندازہ کرتی ہوں ۔ جن میں تم مجھے ملیں ۔ اس کے علاوہ تمہارے اپنے الفاظ سے بھی یہی پایا جاتا ہے ۔ کہ تم کسی انتہائی خطرہ کی حالت میں تھیں ۔"

"اوہ ! وہ کونسے الفاظ تھے جن کا آپ ذکر کرتی ہیں ؟" انگینس نے حیرت زدہ ہو کر کہا ۔

"یہی کہ تمہیں ان عورتوں کی نسبت شبہات تھے ۔ جن کے پاس تمہاری ماں تمہیں چھوڑ گئی تھی ۔" مسز مارٹیمر نے جواب دیا ۔

معصوم حسینہ کہنے لگی ۔ "میڈم میں نے جو کچھ کہا وہ بالکل سچ تھا ۔ میں بیان نہیں کر سکتی"

اس کی وجہ کیا تھی۔ بہرحال ایک غیر مکان میں اجنبی عورتوں کے پاس رہ کر میرے دل میں بعض نامعلوم مگر خوفناک اندیشے پیدا ہو گئے۔ اور میں نے فرار ہو جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ میں پاس والے مکان تک پہنچنے میں کامیاب بھی ہو گئی۔ اور چاہتی تھی۔ کہ اس کے راستہ باہر نکل جاؤں۔ مگر عقبی دروازہ کھول کر زینہ پر قدم رکھا ہی تھا۔ کہ ایک روشنی نمودار ہوئی۔ اور ایک ایسا خوفناک چہرہ دکھائی دیا جسے یاد کر کے میں اب بھی کانپتی ہوں۔ اس کے بعد جہاں تک مجھے یاد ہے مجھے گرجتی ہوئی آواز میں چند الفاظ سنائی دیے جن کا مطلب میں پورے طور پر نہیں سمجھ سکی۔ اس کے ساتھ ہی میں نے چیخ ماری۔ اور بے ہوش ہو کر گر پڑی جب مجھے ہوش آیا۔ تو میں نے اپنے آپ کو اس گاڑی کے اندر آپ کے پاس دیکھا۔"

"خیر میں اس معاملہ پر خود بھی کچھ روشنی ڈال سکتی ہوں" مسز مارٹیمر نے کہا۔ اور اس کا مدعا یہ تھا کہ ایگنس کو باتوں میں لگائے رکھے تاکہ وہ اس بارہ میں مزید سوالات نہ پوچھے۔ کہ گاڑی کدھر جا رہی ہے۔ کیونکہ اسے اندیشہ تھا۔ کہ اگر اس نے اطمینان بخش جواب نہ پا کر شور و غل کیا۔ اور گاڑیبان سے مدد مانگی۔ تو ایک ہنگامہ پیدا ہو جائے گا۔ اور ممکن ہے لوگ جمع ہو جائیں۔ چنانچہ گفتگو کا سلسلہ جاری رکھنے کی غرض سے اس نے کہا "میں سٹیمفورڈ سٹریٹ میں ایک سہیلی کے مکان سے واپس آ رہی تھی۔ کہ راستہ میں مجھے ایک قد آور مکروہ صورت آدمی تمہیں بازوؤں پر اٹھائے چلتا نظر آیا۔ چاند کی روشنی میں میں نے اس کا خوفناک چہرہ دیکھا تو سمجھ لیا کہ وہ ضرور اپنے دل میں کوئی برا ارادہ رکھتا ہے میں نے باصرار اسے روکا۔ مگر وہ نہیں مانا۔ کہتا تھا یہ میری بیٹی ہے۔ اسے غش آنے کی بیماری ہے۔ اور میں اسے گھر لئے جا رہا ہوں۔ میں نے بہت ضد کی۔ تو وہ ٹھیر گیا۔"

"اس سے معلوم ہوتا ہے وہ اپنے دل میں کوئی نہایت خوفناک ارادہ رکھتا تھا۔" ایگنس نے دونو ہاتھ جوڑ کر اس خیال سے کانپتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے کتنے عظیم خطرہ کا سامنا ہوا تھا۔

مسز مارٹیمر کہنے لگی "اس میں کیا شک ہے۔ سچ پوچھو۔ تو اس وقت میں نے ہی تمہاری جان بچائی۔۔۔"

"آہ میڈم۔" ایگنس قطع کلام کر کے کہنے لگی "میں کیونکر آپ کی عنایات کا شکریہ ادا کر سکتی ہوں" سو جب اس کے دل میں واقعات گذشتہ کی یاد تازہ ہوئی۔ تو وہ عمر رسیدہ عورت کے جھری دار ہاتھ کو منہ سے لگا کر کہنے لگی "معلوم ہوتا ہے میرے مقدر میں یہی لکھا ہے کہ میں ان لوگوں پر زیادہ شبہ کروں۔ جو میرے بہترین مربی ہیں۔"

مکار بڑھیا بآسانی یہ بات سمجھ گئی کہ اس معصوم حسینہ کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ کہنے لگی "میری عزیز تم ان باتوں کا کچھ خیال نہ کرو۔ جب تم مجھ سے اچھی طرح واقف ہو جاؤ گی۔ تو میرے طریق عمل کی زیادہ قدر کرنے لگو گی۔ معلوم ہوتا ہے۔ تمہارے والد نے تمہیں مجھ سے بدظن کر دیا تھا۔ پھر اس کے بعد لارڈ ولیم ٹریویلین کے معاملہ میں کچھ غلط فہمی پیدا ہو گئی۔ لیکن میری رائے میں اس وقت ان باتوں پر بحث کرنا لاحاصل ہے۔ ذکر یہ تھا۔ کہ میں نے اس خوفناک شخص کو جو تمہیں لئے جا رہا تھا۔ زبردستی روکا۔ اس نے جو باتیں بیان کیں۔ وہ چنداں تسلی بخش نہ تھیں۔ اس لئے میں نے اسے دھمکی دی۔ کہ اگر تم اس لڑکی کو میرے حوالہ نہیں کر دو گے۔ تو میں پولیس کو مدد کے لئے بلاؤں گی۔ اور پھر جب میں نے چاند کی روشنی میں تمہاری خوشنما صورت پہچانی۔ تو میں نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ لیکن تمہاری صورت پہچان کر مجھے انتہا درجہ حیرت ہوئی۔ اور تم یہ بھی سمجھ سکتی ہو۔ کہ تمہیں اس کے قابو میں دیکھ کر مجھے کس قدر خوف کا احساس ہوا۔ کیونکہ اصل بات ہے۔ کہ تھوڑے عرصہ میں ہی تم مجھے بے حد عزیز ہو چکی ہو۔ اس شخص نے جب یہ معلوم کیا۔ کہ میں تمہیں جانتی ہوں۔ تو وہ گھبرا گیا۔ اور اس کے بعد میرے لئے تمہیں اس سے حاصل کر لینا زیادہ دشوار نہ تھا۔ وہ تو بھاگ گیا۔ اور میں نے تمہیں ایک کرایہ کی گاڑی میں جو پاس سے گذر رہی تھی۔ سوار کر دیا۔ بس یہی تمام واقعات ہیں جو تمہاری بے ہوشی میں پیش آئے۔"

"آہ! مہربان خاتون آپ نے مجھے کتنے عظیم خطرات سے محفوظ رکھا۔" اگنیس اس عورت سے جسے وہ اپنا سب سے بڑا محسن سمجھتی تھی۔ سچی شکرگذاری کے انداز سے پرجوش لہجہ میں کہنے لگی۔ "آپ کی اس فیاضی اور عنایت کا میری ماں بھی سچے دل سے شکریہ ادا کرے گی۔ اور میں تادم مرگ اس احسان کو نہیں بھولوں گی۔"

"بیٹی جو کچھ میں نے کیا وہ احسان نہیں۔ میرا فرض تھا۔" مسز مارٹیمر نے کہا۔ "مگر تم نے کئی اپنی ماں کا ذکر کیا ہے۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں۔ تمہیں اس کا علم کیونکر ہوا۔ کیونکہ میرے خیال میں تم بچپن ہی سے اس سے لاعلم تھیں۔"

مس ورنن افسردگی کے لہجہ میں بولی "سارا واقعہ اس قدر عجیب اور پیچیدہ ہے۔ کہ مجھے حیرت ہوتی ہے۔ کل شام کو وہ میرے پاس آئی۔ اور کہنے لگی۔ میں تمہاری ماں ہوں۔ کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ مجھے اس کی گفتگو سے فوراً یقین ہو گیا۔ کہ وہ میری ما

اور میں اس کے ساتھ چلنے پر رضامند ہوگئی۔ کیونکہ اس نے بیان کیا۔ کہ میں نہایت ناخوش ہوں اور تمہارے فرض اور محبت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ تم میرے ساتھ چلو۔ میری پیاری میڈم۔ آپ سمجھ سکتی ہیں۔ اس طرح پر اپنی ماں سے ملکر جس سے میں بچپن سے جدا ہوچکی تھی مجھے کس درجہ خوشی حاصل ہوئی۔ جب تک میں اس کے پاس رہی۔ میرا قلب غیر معمولی راحت محسوس کرتا رہا۔ مگر اس کے چلے جانے پر جب میں ان اجنبی عورتوں کے پاس تنہا رہ گئی۔ تو کسی نامعلوم وجہ سے میرے اندر خوف پیدا ہونے لگا۔ کئی مبہم اور ناقابل بیان اندیشے دل میں جاگزین ہوگئے۔ میں ہر چیز کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھنے لگی۔ اور اسی حالت میں وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ آہ! یہ کتنی بڑی حماقت تھی! میری اس ایک غلطی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ میں ایک خوفناک دیو سیرت شخص کے ہاتھوں میں پڑی جس سے اگر آپ نہ بچاتیں۔ تو وہ یقیناً مجھے جان سے مار دیتا۔"

انگیلس نے رک کر اپنے سیاہ ریشم کے ایسے ملائم بالوں کو جو اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے اس پریشانی میں بھی نہایت خوشنما معلوم ہوتے تھے۔ درست کیا۔ اور اب چونکہ اس کے رخساروں پر پھر وہی سرخی نمودار ہوگئی تھی۔ اور اس کی آنکھوں میں ویسی ہی چمک نظر آنے لگی تھی۔ جو ان کا حصہ تھا۔ چاند کی روشنی میں گاڑی کے اندر بیٹھی ہوئی وہ اس بڑھیا کی نظروں میں پہلے سے بدرجہا زیادہ خوبصورت معلوم ہوئی۔

دفعتاً گاڑی چلتے چلتے رک گئی۔ اور انگیلس نے کھڑکیوں کی راہ سے دیکھا۔ تو ایک جانب خوشنما مکانات کی ایک قطار نظر آئی۔ اور دوسری جانب ایک آہنی باڑ کے پیچھے سرسبز جھاڑیاں اور پودے اُگے ہوئے دکھائی دیئے۔

مسز مارٹیمر سے مخاطب ہوکر وہ کہنے لگی۔ "یہ سٹیمفورڈ سٹریٹ تو نہیں ہے۔"

"نہیں میری عزیز بیٹی۔" عمر رسیدہ عورت نے آہستگی سے جواب دیا۔ "یہ سٹیمفورڈ سٹریٹ نہیں ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں تم زیادہ حفاظت سے رہ سکوگی۔ کیا تم یہ خیال کرتی ہو۔ کہ میں جس نے ایک نہایت خطرناک موقعہ پر تمہاری جان بچائی۔ تمہیں کسی طرح کا ضرر پہنچانا چاہتی ہوں؟ کیا وجہ ہے تم ہر وقت اپنے بہترین دوستوں کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھا کرتی ہو؟"

ان الفاظ سے نہ صرف انگیلس کا اطمینان ہوگیا۔ بلکہ اُسے ندامت بھی محسوس ہوئی۔ کہ میں نے اس عورت کے متعلق جس نے خطرہ کے وقت مجھے امداد دی تھی۔ اس قسم کی ناشکرگذاری کا اظہار کیا۔ چنانچہ بڑھیا کا ہاتھ گرمجوشی سے دباکر وہ کہنے لگی۔ "میڈم میں التجا کرتی ہوں۔ کہ ان

الفاظ کے لئے جو بے نے بے خبری میں کہے ۔ معاف کر دیجیئے ۔"
مسز مارٹیمر گاڑی سے اُترتے ہوئے کہنے لگی "میری عزیز تم اس کا خیال نہ کرو ۔ مجھے تمہارے الفاظ کا رنج نہیں ہے ۔ میں اس مکان کے رہنے والوں کو بیدار کرتی ہوں ۔ تم اتنی دیر گاڑی میں ہی بیٹھیرو ۔ کیونکہ تمہارے بدن پر بالکل ہلکے کپڑے ہیں ۔ ایسا نہ ہو ہوا میں آنے سے سردی لگ جائے ۔"

ایگنس نے کہا "بہت اچھا" اور اس کے بعد عمر رسیدہ عورت تیزی سے چلتی ہوئی اس مکان کے دروازہ تک پہنچی جس کے سامنے گاڑی رکی تھی ۔ اس نے دروازہ کو زور سے کھٹکھٹایا ۔ اور گھنٹی بھی بجائی ۔ لیکن بہت دیر تک کوئی اُسے کھولنے نہ آیا ۔ آخر ایک نوکر جس نے بظاہر جلدی میں چند کپڑے پہن لئے تھے ۔ نمودار ہوا ۔ اور جب مسز مارٹیمر نے پوچھا "کیا تمہارے آقا گھر پر ہیں ؟" تو اس نے اس کا جواب اثبات میں دیا ۔

بوڑھی عورت کہنے لگی "میں ایک نہایت ضروری کام کے لئے ان سے ملنا چاہتی ہوں ۔ تم انہیں جا کر فوراً بیدار کر دو ۔"

نوکر نے کہا "بہت اچھا میڈم ۔ چونکہ آپ کہتی ہیں ایک ضروری کام درپیش ہے ۔ اس لئے میں انہیں بیدار کئے دیتا ہوں ۔ لیکن آپ مہربانی سے اندر تشریف لے آئیں اور وہاں ہز لارڈ شپ کا انتظار کریں ۔"

"بہتر ہے" مسز مارٹیمر نے جواب دیا "میرے ساتھ ایک لڑکی بھی ہے ... مگر ٹھیرو میں ایک بات تم سے اور کہنا چاہتی ہوں ۔ تم ہم دونوں کو ایک ہی کمرہ میں لے جاؤ گے ۔ یہ تو ٹھیک ہے ۔ لیکن جس وقت تمہارے آقا ہم سے ملنے آئیں ۔ تو اس بات کا خیال رکھنا کہ وہ پہلے مجھ سے الگ مل کر دو باتیں کریں ۔ دیکھو میری اس ہدایت کو بھول نہ جانا ۔ نہایت ضروری معاملہ ہے ۔"

"بہت اچھا میڈم ۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا" نوکر نے جواب دیا ۔
"مسز مارٹیمر جا کر گاڑی سے ایگنس کو بھی ساتھ لے آئی ۔ نوکر نے ان دونو کو ایک نہایت شاندار کمرہ میں بٹھایا ۔ جہاں اس نے شمعیں روشن کر دیں ۔ اور پھر اپنے آقا کو بیدار کرنے کے لئے رخصت ہوا ۔

باب ۱۸۰ جیسی نیت ویسی مراد

انگیس بہت کوشش کرتی تھی کہ مسز ہارٹمیر کو ہر طرح قابل اعتماد سمجھے۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا۔ کہ میں اس کی حد درجہ ممنون احسان ہوں۔ لیکن پھر بھی اپنے آپ کو ایک نئے مکان میں دیکھ کر جو بظاہر کسی مالدار شخص کا مسکن تھا۔ انگیس کو اس طرح کی بے قراری محسوس ہو رہی تھی جس پر وہ بدقت تمام قابو پا سکتی تھی۔

اس نے کمرہ کی دیواروں پر نظر ڈالی۔ چاروں طرف نہایت خوشنما تصاویر آویزاں تھیں۔ چھت پر بہت بڑا فانوس لٹک رہا تھا۔ فرنیچر کا سارا سامان بیش قیمت اور عمدہ تھا۔ آتش دان کو بڑے سلیقہ سے سجایا ہوا تھا۔ اور فرش زمین پر ایک اتنا دبیز بیش قیمت قالین بچھا ہوا تھا کہ اس حسینہ کے ننھے پاؤں اس پر پڑتے۔ تو اسے معلوم ہوتا تھا میں برف پر چل رہی ہوں۔

حیران تھی۔ کہ یہ کس کا مکان ہے۔ وہ خوب اچھی طرح جانتی تھی۔ کہ اس میں مسز ہارٹمیر نہیں رہتی۔ کیونکہ اس کے ساتھ جو سلوک کیا گیا۔ وہ ایسا تھا۔ جو کسی مہمان ہی سے کیا جاتا ہے۔ چند منٹ تک گہری فکر میں رہنے کے بعد آخر انگیس سے نہ رہا گیا۔ کہنے لگی "میڈم۔ آپ کے وہ دوست کون ہیں جن کے پاس آپ مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہیں؟"

مسز ہارٹمیر چونک کر بولی "انگیس کیا تمہارا یہ سوال اپنے اندر اس قسم کا شبہ نہیں رکھتا۔ جو میرے نیک ارادوں پر حرف لانے والا ہو؟"

"نہیں۔ ایسا نہ خیال کیجیے۔" مس درتھن نے سچے دل سے التجا کے لہجہ میں کہا۔ "آپ کے خیال میں ایک [illegible] معمولی سوال پوچھنا بھی بے جا ہے۔؟"

"بوڑھی عورت ایک ایسے لہجہ میں جو اپنے اندر ملامت اور معاملت کا رنگ لیے ہوئے تھا بولی۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ تم اس سارے معاملہ کو اس کے بھروسہ چھوڑ دو۔ جس نے سخت خطرہ کی حالت میں بھی تمہاری جان بچائی ہے؟"

"[illegible] آپ بجا فرماتی ہیں" لڑکی نے جواب دیا۔ "آپ پر اعتماد کرنا میرا فرض ہے۔ لیکن میں دیکھتی ہوں۔ آپ یہاں ٹھہرنا نہیں چاہتیں۔ کیونکہ میرے سامنے آپ نے گویا بیان کر انتظار کرنے کو کہا تھا۔"

بڑھیا کہنے لگی "ٹھیک ہے دراصل میں ایک نہایت ضروری کام سے باہر نکل گئی تھی

چاہتی ہوں۔ لیکن تم اس وجہ سے کسی اندیشہ کو دل میں جگہ نہ دو۔ میں یقین کرتی ہوں تم اس شخص سے ملکر جو عنقریب اس کمرہ میں آئیگا۔ دلی راحت محسوس کروگی۔ فی الحقیقت میں نے تمہارے لئے ایک اچھا تلاش کیا ہے۔ اور میں نے تمہاری جو خدمت کی ہے۔ اُسے پیش نظر رکھتے ہوئے یقیناً تم مجھے اس راحت سے محروم کرنا منظور نہ کروگی۔ جو صاحب خانہ اور تمہاری غیر متوقع ملاقات سے حاصل ہونے والی ہے"

مسز مارٹیمر کے ان فقرات سے انگلس کے چہرہ پر پھر رونق آنے لگی۔ اُسے خیال آیا۔ بلاشبہ میری ملاقات اپنی ماں سے ہوگی۔ یہاں تک کہ جس وقت مسز مارٹیمر نے آخری جملہ کہا۔ اس حسینہ کے دل میں یہ خیال یقین کا درجہ حاصل کرچکا تھا۔ چنانچہ وہ اس کے لئے اس عمر رسیدہ عورت کا دوبارہ شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی۔ کہ دروازہ کھلا۔ اور وہی نوکر جس نے پہلے پھاٹک کھولا تھا۔ پھر نمودار ہوا۔

مسز مارٹیمر سے مخاطب ہوکر وہ کہنے لگا۔ "میڈم میرے ساتھ تشریف لائیے"

بوڑھی عورت نے انگلس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا "بیٹی چند منٹ یہیں میرا انتظار کرنا" اس کے بعد وہ اس انداز سے مسکراکر کہنے لگی جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ انگلس کی دلی اُمیدوں کو سمجھتی اور عنقریب انہیں پورا کرنا چاہتی ہے۔ "اس کے بعد یقین ہے تم اس انتظار کے لئے مجھے قابل ملامت نہیں سمجھوگی"

جس طرح ماہ اپریل میں آغاز بہار پر قدرت مسکراتی ہے۔ تو بارش اور دھوپ کی آمیزش ایک عجیب نظارہ پیش کرتی ہے۔ اسی طرح اس فقرہ کو سن کر انگلس کی لمبی سیاہ پلکوں پر شکریہ کے آنسو اور اس کے یاقوتی لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔

وہ اس شاندار کمرہ میں تنہا بیٹھی اس امید سے خوش ہورہی تھی۔ کہ اب چند منٹ کے عرصہ میں میں اپنی ماں سے ملونگی۔ ادھر مسز مارٹیمر نوکر کے ساتھ دوسرے کمرہ میں پہنچی۔ جہاں لارڈ ولیم ٹریویلین جلد جلد کپڑے پہن کر اس کی ملاقات کے لئے منتظر تھا۔

اسے دیکھ کر وہ فکر کے لہجہ میں کہنے لگا "میڈم کیا بات ہے۔ کہ آپ کا اس بے وقت آنا ہوا۔ اور آپ کے ساتھ اور کون ہے۔ اور کس لئے آپ نے نوکر کی زبانی یہ کہلایا۔ کہ میں پہلے آپ ہی سے ملوں؟"

بوڑھی عورت نے کہا "مائی لارڈ میرے ساتھ آپ کی حسین و جمیل انگلس کے سوا کوئی غیر نہیں

میں اُسے اپنے ساتھ لائی ہوں۔ اور اب وہ پاس کے کمرہ میں آپ کے احکام کی منتظر ہے۔"

"میرا پہلے ہی یہ خیال تھا" لارڈ ولیم نے کہا۔ "کیونکہ نوکر نے سرسری نظر دیکھ کر اس کا جو مختصر حلیہ بیان کیا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا۔ لیکن میڈم" امیر موصوف نے پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "یہ بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ کہ آپ نے اگینس کو یہاں لانے کی غیر معمولی کارروائی کس لئے کی؟"

مکار بڑھیا نے جواب دیا۔ "مائی لارڈ اگینس کو جائے پناہ کی ضرورت تھی۔ آپ سے بہتر پناہ اُسے کون دے سکتا ہے؟ اس لئے میں نے اُسے یہاں آپ کے پاس لانا ہی ضروری سمجھا۔"

"مگر کیا آپ سمجھتی ہیں۔۔۔ کیا آپ سمجھ سکتی ہیں۔ کہ مجھ سے ایک ایسی ذلیل حرکت کا ارتکاب ہوگا۔۔۔ جس سے۔۔۔ مگر نہیں، میں اس ذکر کو طول دینا نہیں چاہتا۔ میں نے تمہیں اچھی طرح پہچان لیا۔" اس نے یکایک لہجہ بدل کر کہا۔ "میں سمجھ گیا تمہارا ظاہر و باطن ایک نہیں ہے اس لئے اب میں تمہیں قابل نفرت و حقارت سمجھتا ہوں۔ الٰہی مجھ سے کتنی بھاری غلطی کا ارتکاب ہوا کہ میں نے اس کام میں ایک ایسی عورت کی خدمات حاصل کیں۔ جو کسی ادنٰے درجہ کی دلالہ سے کم نہیں۔ ہائے اب میں اگینس کے سامنے کس منہ سے جاؤنگا۔۔۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ اس انتہائی گستاخانہ سلوک کے بعد میں اس کے سامنے آسکوں۔ مگر بدکار عورت" اس نے مسز مارٹیمر کی کلائی بڑے زور سے پکڑ کر انتہائی پریشانی اور جوش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "یہ بتاؤ تم اس معصوم حسینہ کو کیا دغا اور فریب دے کر میرے پاس لائی ہو؟"

مسز مارٹیمر نے اس شخص کا انداز اختیار کر کے جس کے وقار کو سخت صدمہ پہنچا ہو۔ کہا۔ "مائی لارڈ مجھے یقین ہے سارے حالات سن کر آپ خود اپنے دل میں اس بے جا سلوک کے لئے شرمسار ہوں گے۔ اور آپ کو تعجب ہوگا۔۔۔"

"کیونکر؟۔۔۔ کس لئے؟" لارڈ ولیم نے اس کا بازو چھوڑ کر بڑھیا کے چہرہ کی طرف تعجب اور تاسف کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

مسز مارٹیمر کہنے لگی۔ "میں تفصیلات میں وقت ضائع کرنا نہیں چاہتی۔ مختصر یہ ہے کہ صبح میں آپ کی چٹھی لے کر اگینس کے پاس گئی تھی۔ کسی طرح میں نے اُسے وہ چٹھی پڑھنے پر آمادہ کیا۔ اور اس نے اُسے پڑھ کر نفرت سے میری طرف پھینک دیا۔"

"آہ!" امیر موصوف نے سخت پریشانی کے لہجہ میں کہا۔

"ہاں میں کچھ جھوٹ نہیں کہتی" مسز بارٹمیر نے جواب دیا "یقین نہ ہو۔ تو یہ چٹھی دیکھ لیجئے" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے بٹوہ سے وہی چٹھی نکال کر میز پر رکھ دی۔

"مگر تم کہہ رہی ہو دس نے اسے پڑھا" لارڈ ولیم نے مستفسرانہ انداز میں کہا۔

وہ بولی "بے شک اس نے اس کا ہر ایک نقطہ پڑھا تھا۔ اور اگرچہ پہلے وہ اسے پڑھ کر ذرا خوش ہوئی تھی۔ تاہم بعد میں اس نے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا۔ جو میں پہلے بیان کر چکی ہوں۔ اس سے مجھے سخت مایوسی ہوئی۔ اور میں نے یہ نامناسب سمجھا۔ کہ اس قسم کی افسوسناک خبر لے کر آپ کے پاس آؤں۔ مگر ایک گھنٹہ کا عرصہ گذرا۔ میں سٹیمفورڈ سٹریٹ میں ایک سہیلی کے مکان سے آرہی تھی۔ کہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا . . ."

یہ کہہ کر بڑھیا نے ہگنس کو ایک موذی شخص کے ہاتھوں بچایا۔ جس کے متعلق وہی فرضی قصہ لارڈ ولیم کے روبرو بیان کیا۔ جو وہ اس سے پیشتر خود ایگنس کو سنا چکی تھی۔

امیر کو سلدا واقعہ سن کر سخت حیرت ہوئی۔ اس کے بشرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اسے ناقابل یقین سمجھتا ہے۔

مسز بارٹمیر یہ معلوم کر کے کہ لارڈ ولیم کے دل پر کیا گذر رہی ہے۔ کہنے لگی۔ "معلوم ہوتا ہے۔ آپ میرے بیان کو ناقابل یقین سمجھتے ہیں لیکن اس کی تصدیق آپ خود ایگنس سے کو بخوبی کر سکتے ہیں وہ بتا دے گی۔ کہ واقعی وہ ایک خوفناک بدمعاش کے قابو میں آ گئی تھی۔ جس سے خوش نصیبی سے میں نے اسے بچایا۔ اگر آپ اس کے بیان کو قابل یقین سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ جو کچھ میں نے کہا وہ جھوٹ نہیں ہے۔"

"مگر وہ کیا قصہ ہے جو ایگنس بیان کرے گی؟" لارڈ ولیم نے گھبرا کر پوچھا۔

مسز بارٹمیر بولی "معلوم ہوا ہے کل ایگنس کی اپنی ماں سے۔ جو عرصہ دراز سے اس سے بچھڑی ہوئی تھی۔ ملاقات ہوئی . . ."

"اپنی ماں سے!" شہزادہ ولیم نے اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا۔ "اس کی ماں کون ہے اور وہ کہاں رہتی ہے؟ تم جلدی بیان کرو۔ کہ میں فوراً اس کے پاس جا کر اس سے اس کی حسین بیٹی کی شادی کے لئے درخواست کروں۔"

"نہیں لارڈ اس قدر جلد بازی نہ کیجئے" عیار بڑھیا نے کہا "میں خود ایگنس کی ماں سے واقف نہیں ہوں۔ اور میرے خیال میں وہ حسینہ بھی اس بارہ میں اس قدر بے خبر ہے

بہرحال یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اگینس کو ترغیب دے کر اس کے سابقہ مکان سے ایک اور مکان میں لایا گیا۔ جو سٹیفورڈ سٹریٹ میں واقع ہے۔ اور جس میں بھیو بالڈ نام کی دو بہنیں رہتی ہیں۔ رات کے وقت اس کے دل میں مبہم اور خوفناک اندیشے پیدا ہونے لگے۔ جن کے زیر اثر وہ بھاگ نکلی اور اس طرح پر ایک بدمعاش کے ہاتھ آئی۔ جس سے انجام کار اُسے چھڑانے میں مجھے کامیابی حاصل ہوگئی۔"

"لیکن میں کہتا ہوں اگر یہ سب کچھ جو تم بیان کر رہی ہو۔ درست ہے۔ تو پھر تم اُسے یہاں کس لیئے لائیں؟ لازم تھا۔ کہ تم اسے انہی دو بہنوں کے مکان پر یا اس کوٹھی میں جہاں اس کی عمر کا بڑا حصہ بسر ہوا پہنچا دیتیں۔"

مسز مارشیر کہنے لگی۔ "آپ سمجھ سکتے ہیں۔ اُسے یہاں لانے میں میں نے آپ ہی کی بہتری سوچی تھی۔ اور وہ اس لئے کہ آپ اس وقت اپنے شجاعانہ طرز عمل سے اس حسینہ کی دائمی محبت اور شکرگذاری حاصل کر سکتے ہیں۔ جس کے آپ تہ دل سے پرستار ہیں۔ لیکن میں دیکھتی ہوں۔ کہ آپ اُلٹا مجھی کو ملامت کر رہے ہیں۔ کیا میری خدمات کا صلہ ناسپاسی کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا؟ معاف فرمائیے۔ آپ عاشق تو ہیں۔ مگر سخت ہی ناعاقبت اندیش۔ ایک جوان لڑکی جس سے آپ کو دلی محبت ہے۔ مجھے آوارگی اور مصیبت کی حالت میں ملتی ہے۔ میں بے خبری میں اُسے آپ کے مکان پر لے آئی ہوں . . . بے خبری اس لئے کہ مجھے آپ کے مکان کے قریب آ کر سارا قصہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اس وقت بھی میں یہ سمجھتی ہوں۔ کہ جب وہ ایک جگہ سے ڈر کر بھاگ آئی۔ تو دوبارہ وہیں جانا یقیناً پسند نہ کرے گی۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ اُسے اپنی پناہ میں لینا منظور نہ کریں۔ مائی لارڈ۔ ان حالات میں کیا آپ کا یہ فرض نہیں۔ کہ اُسے پناہ دیں؟ اس کے ساتھ اخلاق و مروت کا سلوک کریں؟ میں اپنی طرف سے کوشش کر کے اس کی ماں کو تلاش کر دوں گی بلاشبہ اس بارہ میں مس بھیو بالڈ اور اس کی بہن سے ضروری واقفیت حاصل ہو سکے گی۔ اور آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ آپ کے حسن سلوک کا اس حسینہ کے دل پر کتنا بھاری اثر ہوگا۔ اس کے باپ کے اعتراضات کچھ بھی ہوں۔ اور وہ کتنی بھی مخالفت کرے بہرحال اگینس آپ کی ہے۔ اور آپ اس ذریعہ سے اپنی دلی مراد حاصل کر سکتے ہیں . . ."

لارڈ ولیم سے ضبط نہ ہو سکا۔ وہ بڑے جوش میں بھر کر بولا۔ "اے عورت بس! کیا تو خیال کرتی ہے۔ کہ میں اس جوان لڑکی کو ایک ساعت کے لیئے بھی اپنے مکان میں رکھ کر اس کی بدنامی

کا ذریعہ بنانا منظور کرونگا؟ کیا تو سمجھتی ہے کہ میں لوگوں کو یہ کہنے کا موقعہ دونگا۔ کہ یہ نیک اور پاکباز لڑکی شادی سے بیشتر میری داشتہ کی حیثیت رکھتی تھی؟ نہیں! سو بار نہیں! تو نے میرے عندیہ کو سمجھنے میں سخت غلطی کی۔ میں اسقدر نادان نہیں کہ تیری باتوں میں آجاؤنگا۔ بدکار عورت میں خوب سمجھتا ہوں۔ معصوم ایگنس کو میرے مکان پر لانے سے تیرا مدعا فقط میری راہ میں تحریص اور ترغیب کا سامان پیدا کرنا تھا۔ کہ اس کا میں باوجود کوشش کے مقابلہ نہ کرسکوں اور نیکی اور عزت کے تمام اصولوں کو خاک میں ملا کر اس پر اعتماد حسینہ کی آبرو کو اپنے جذبات نفسانی پر نثار کردوں۔ یقیناً یہی تیرا ارادہ تھا۔ ورنہ دوسری صورت میں تو اسے اس کی سہیلیوں کے مکان پر سٹیمفورڈ سٹریٹ میں یا اُس کی اپنی کوٹھی پر لے جاتی۔" پھر اپنے جوش پر ذرا قابو پاکر اس امیر نے کہا۔ "میڈم مجھے سخت رنج ہے۔ کہ میں نے اس قدر غصہ کا اظہار کیا۔ لیکن شاید تم سمجھتی تھیں۔ کہ میں چونکہ طبقہ امراء سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس لیئے اتنا ہی بُرا بداخلاق اور بے اصول ہوں۔ جس قدر اس طبقہ کے ننانوے فیصدی لوگ ہوتے ہیں۔ اگر واقعی تمہارا یہ خیال تھا۔ تو میں بتاتا ہوں۔ تمہیں سخت غلط فہمی ہوئی۔ جس کا ثبوت میں ابھی تمہارے سامنے مہیا کرتا ہوں آؤ۔"

یہ کہہ کر لارڈ ولیم دروازہ کی طرف بڑھا۔ اور اس نے تحکمانہ انداز سے عمر رسیدہ عورت کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

سخت پریشانی کی حالت میں یہ محسوس کرکے کہ واقعی میں نے اپنے اس اندازہ میں سخت غلطی کہ نوجوان امیر کا اخلاق اس سے بہت ہلکا جانا جس قدر وہ تھا۔ اور ساتھ ہی اپنی ساری محنت کو رائگاں ہوتے دیکھ کر وہ کہنے لگی۔ "مائی لارڈ آپ کہاں جارہے ہیں؟"

"آؤ۔ تم میرے پیچھے آؤ۔" نوجوان امیر نے بڑھیا کو کلائی سے پکڑکر زبردستی اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے کہا۔ "تم نے ایک نہایت شر انگیز کارروائی کی ہے۔ اور میں تمہارے ہی سامنے یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں تک میرے بس میں ہے۔ میں اس خرابی کی پورے طور طور پر تلافی کرونگا۔"

ایک لمحہ میں وہ دونو اس کمرہ میں پہنچ گئے۔ جہاں ایگنس فکر و تشویش کی حالت میں اپنی ماں کا انتظار کررہی تھی۔ دروازہ کھلا۔ تو وہ اس خیال سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ کہ میں اس سے بغلگیر ہوجاؤں۔

مگر اپنے سامنے لارڈ ولیم ٹریویلین کو دیکھ کر وہ رک گئی۔ اس کے منہ سے یاس، تعجب اور خوف کے باعث ایک دبی ہوئی چیخ نکلی۔ اور اس کا چہرہ لاش کی طرح زرد ہو گیا۔

مگر ٹریویلین نے اس کے اضطراب کو رفع کرنے کے لئے فوراً ہی کہا "مس ورنن اطمینان رکھیے۔ میں آپ کا دوست اور ایک عزت دار شخص ہوں"

"لیکن میری ماں . . . وہ کہاں ہے؟" حسین دوشیزہ نے مسز مارشمیز کی طرف التجا کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اگرچہ عمر رسیدہ عورت نے اس نظر کی تاب نہ لاکر دوسری طرف کو منہ پھیر لیا تھا۔

"مس ورنن آپ کی والدہ یہاں نہیں ہیں" لارڈ ولیم نے کہا "اور نہ اس عورت کو معلوم ہے۔ وہ کہاں رہتی ہیں۔ آپ کو یہاں اس مکان پر لانے میں اس عورت نے سخت ناعاقبت اندیشی سے کام لیا . . ."

"ہائے! یہ میں کیا سنتی ہوں" اگنیس نے پریشانی کی حالت میں دونو ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا "مائی لارڈ کیا یہ آپ کا مکان ہے؟ اگر ایسا ہو۔ تو" اس نے پُر وقار لہجہ میں کہا "میں اس بے جا مداخلت کے لئے معافی کی خواستگار ہوں۔ آپ خوب سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اپنی مرضی سے میں ہرگز یہاں نہ آتی . . . نہیں۔ بالکل نہیں . . ."

یہ کہتے ہوئے اس حسینہ کے رخساروں پر قطرات اشک بہنے لگے۔ کیونکہ اس طرح پر اس شخص کے روبرو آنے سے جس کی نظروں میں وہ بلند تر رہنا چاہتی تھی۔ اُسے ذلت اور ندامت کا احساس ہوا۔

لارڈ ولیم نے آگے بڑھ کر اس حسینہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور کہنے لگا "مس ورنن معاف فرمایئے۔ شاید آپ کو میرا منشا سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی۔ میں نے جس ناعاقبت اندیشی کا ذکر کیا۔ وہ آپ کی طرف سے ظہور میں نہیں آئی۔ بلکہ آپ کے متعلق برتی گئی ہے۔ یقین فرمایئے اگر آپ اس مکان میں اپنی خوشی سے آئیں۔ اور اسے اپنی موجودگی سے رونق بخشنا منظور کریں۔ تو یہ میری اور اس کاشانہ کی عین عزت افزائی ہے۔ لیکن ایسی صورت میں کہ آپ نامعلوم کن حالات کے زیر اثر یہاں آئی ہیں۔ میں ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کہ بوقت اپنی محبت کا ذکر چھیڑ دوں۔ فی الحقیقت مجھے خود یہ سوچ کر سخت ہی ندامت ہوتی ہے۔ کہ میں نے اپنے جذبات کو آپ تک پہنچانے کے لئے ایک ایسا نالائق قاصد اختیار کیا جیسی

یہ عورت ثابت ہوئی ہے۔"
یہ کہتے ہوئے اس نے مسز مارٹیمر پر ایک قہر آلود نظر ڈالی۔ اور وہ اظہار نخوت کرتی ہوئی دروازہ کی طرف بڑھنے لگی۔
مگر فوراً ہی لارڈ ولیم اسے روکنے کے لئے پیچھے گیا۔ اور کہنے لگا "ٹھیرو۔ گو اس جگہ تمہاری موجودگی۔ میرے لئے سخت رنجدہ ہے۔ تاہم میں اس قدر جلد تمہیں رخصت کرنا نہیں چاہتا۔"
پھر اس دوشیزہ سے مخاطب ہو کر جس کا احساس ندامت اب رفع ہو چکا تھا۔ اور جو یہ جان کر بہت خوش ہو رہی تھی۔ کہ لارڈ ولیم نہ صرف نام بلکہ اخلاق کا بھی امیر ہے۔ وہ کہنے لگا "مس ورنن میرے لئے یہ بیان کرنا لاحاصل ہوگا۔ کہ حالات مجبور کرتے ہیں۔ باقی ماندہ حصہ شب کے لئے جس قدر جلد ممکن ہو۔ آپ کی جائے پناہ تلاش کروں۔ اجازت دیجیے کہ میں آپ کو ایک خاتون کے مکان پر لے چلوں۔ جو میرے حلقہ احباب سے ہے۔ وہ آپ کا دلی تپاک سے خیر مقدم کرے گی اور کل یا یوں کہنا چاہیئے کہ دن نکلتے ہی وہ آپ کو سٹیمفورڈ سٹریٹ میں ان عورتوں کے مکان پر چھوڑ آئے گی۔ جن کے سپرد آپ کی ماں نے کیا تھا۔ یا اگر آپ چاہیں تو وہ آپ کو اپنی کوٹھی واقع سٹریتھم میں چھوڑ آئے گی۔"
یہ کہتے ہوئے امیر موصوف نے شرماتی ہوئی ایگنس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اُسے اس گاڑی کی طرف لے چلا۔ جو اب تک دروازہ پر منتظر تھی۔
گاڑی میں ایک طرف خود بیٹھ کر اور اپنے سامنے ایگنس کو بٹھاتے ہوئے لارڈ ولیم نے سختی کے لہجہ میں مسز مارٹیمر سے کہا "بس میڈم۔ اب تمہاری ضرورت نہیں۔ جہاں مرضی ہو۔ جاؤ۔"
بڑھیا کچھ اس قسم کے الفاظ کہتی ہوئی۔ کہ "میں اس بدسلوکی کا بدلہ لئے بغیر نہ رہوں گی"۔ ایک طرف کو چل دی۔ لیکن اُس فیاض اور بہادر امیر نے ان دھمکیوں پر زیادہ توجہ نہ دی۔ اور گاڑیبان سے کہنے لگا "تم کنسنگٹن کی طرف چلو۔" چنانچہ گاڑی تیزی کے ساتھ اس طرف کو ہولی۔
ایگنس اپنے دل میں لارڈ ولیم کے حسن سلوک کی غایت درجہ مداح تھی۔ کیونکہ وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتی تھی۔ کہ میرے ساتھ مکان سے رخصت ہونے کے وقت تک اس نے کس لئے مسز مارٹیمر کو ٹھیرائے رکھنا ضروری سمجھا۔ ہر چند کہ وہ ایک نہایت معصوم ہستی تھی۔ تاہم اس قسم

کا احساس پیدا ہونا اس کے لئے بھی قدرتی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود اس کے خیالات سخت پریشانی کی حالت میں تھے۔ کیونکہ اس قابل یادگار رات کو واقعات اس قدر تیزی کے ساتھ ظہور میں آئے کہ اس کے لئے ان سب کی نسبت کوئی خاص رائے قائم کرنا دشوار ہو گیا تھا۔ ورنہ وہ اپنی حالت پر سنجیدگی کے ساتھ غور کر سکتی۔ تو یقیناً لارڈ ولیم سے درخواست کرتی۔ کہ آپ مجھے مس بھیو بالڈ ہی کے مکان پر چھوڑ آئیں۔ مگر کچھ تو اس لئے کہ اس کے خیالات پریشان تھے۔ اور کچھ اس لئے بھی کہ امیر موصوف اس کے ساتھ برادرانہ مروت سے پیش آ رہا تھا۔ اس نے اپنی رائے کا اظہار غیر ضروری سمجھا۔ اور لارڈ ولیم کے مشورہ پر عمل کرنے کے لئے ہی تیار ہو گئی۔ مختصر یہ کہ وہ اسے ایک معتمد دوست اور مشیر سمجھنے لگی۔ سخت مشکلات اور انتہائی پریشانیوں میں کسی شخص کو ایسے دوست اور مربی سے واسطہ پڑ جائے۔ تو اسے جو خوشی محسوس ہوتی ہے وہ ہر شخص کو معلوم ہے۔

گاڑی میں بیٹھے ہوئے اس پر ایک قسم کا خواب آور سکون طاری ہو گیا۔ اگرچہ وہ اپنے رفیق کے سوالات سنتی اور ان کے جوابات دیتی رہی۔

دوسری طرف لارڈ ولیم کے مزاج میں بجائے خود کچھ کم اضطراب نہ تھا۔ ایک عجیب حسن اتفاق نے اس پری کو عین اس کی راہ میں لا ڈالا جس کی واقفیت حاصل کرنے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے۔ کہ جس تک رسائی حاصل کرنے کی اسے دلی آرزو تھی۔ یا تو وہ مشکل حالت کہ وہ تحریر ہی غنیمت سمجھتا تھا۔ یا یہ صورت کہ وہ خود اس کے پاس آئی۔ اور حالات نے دونوں میں گہری رفاقت پیدا کر دی اس کے علاوہ وہ اپنے ہاتھ سے اس کے نازک سپید ہاتھ کو چھو چکا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ اس نے اس حسینہ کے ہاتھ کو بغیر کسی خاص مدعا کے اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ اور اس نے اسے دبایا بھی نہیں۔ تاہم اس ہاتھ کا اس کے ہاتھ میں رہنا بجائے خود ایک نعمت غیر مترقبہ تھا۔ وہ یہ بھی معلوم کر چکا تھا۔ کہ وہ حسن جو دور سے ہی سحر افروز نظر آتا تھا قریب ملاقات میں اور بھی زیادہ دلفریب ہے۔ اسے اپنے پاس دیکھ کر اس کی عقیدت اور محبت پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔ اسے اس کی روپہلی آواز سننے کا بھی موقعہ مل گیا تھا جس کی ترنم خیز موسیقی نے اس کے ہر رگ و ریشہ کو راحت بخش طریق پر مرتعش کر دیا تھا۔ یہ تمام احساسات اس کے دل میں پیدا ہو رہے اور اب وہ اسے انتہا درجہ مسرور بنانے کا موجب ثابت ہو رہے تھے۔

کنسنگٹن ٹون تک جاتے جاتے دونوں میں مختصر سی گفتگو ہوئی۔ اور وہ بھی زیادہ تر اس قسم کی جیسی ان حالات میں کسی عالی نسب خاتون اور صاحب اخلاق مرد میں ہو سکتی ہے۔ نوجوان امیر

نے عمداً اس چھٹی کا جو اس نے انگینس کو بھیجی تھی ذکر نہ کیا۔ اور نہ ان حالات کا ذکر چھیڑا جس میں دونوں کی ملاقات ہوئی تھی۔ اور جب اس حسینہ نے دیکھا۔ کہ وہ میری موجودہ پریشان حالی سے اس بارہ میں کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتا۔ تو اس کے دل میں بھی اس کی قدر و منزلت۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ اس کی محبت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی۔

قریباً بیس منٹ کے عرصہ میں گاڑی ایک خوشنما بنگلہ کے پھاٹک پر رکی۔ اور چونکہ افق مشرق پر اب صبح کاذب کی پہلی ہلکی روشنی نمودار ہونے لگی تھی۔ اس لئے انگینس اس دلفریب مقام کو اچھی طرح دیکھ سکی۔ بادِ سحر غنچوں کو گدگدانی ہوئی چلنے لگی تھی۔ جس سے اس حسینہ کے رخساروں پر بھی تازگی آگئی۔ اور جس وقت اس نے اپنے چمکدار بالوں کو پیشانی سے پیچھے کی طرف ہٹایا۔ تو ٹریویلین کو اس کی سپید جلد کے نیچے پیشانی کی نیلگوں رگیں صاف نظر آنے لگیں۔

بنگلہ کے دروازہ پر اتر کر ٹریویلین اور اس کی خوبصورت رفیق کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی۔ کہ کھڑکیوں کے اندر جابجا روشنی جھلملا رہی ہے۔ بظاہر لیمپوں کی مصنوعی روشنی قدرتی نور کے ساتھ جدوجہد کر رہی تھی۔ انہیں مکان کے اندر یہ روشنی ہلتی نظر آئی۔ جس سے یہ معلوم کرنا مشکل نہ تھا۔ کہ مکین اسقدر سویرے ہی بیدار ہو کر نقل و حرکت کرنے لگے ہیں۔

صدر دروازہ پر دستک دی گئی۔ تو ایک خادمہ نے دروازہ کھولا جس نے امیر معروف کے سوال پر بیان کیا۔ کہ مسز سیفٹن بیدار ہو چکی ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے مضافات شہر میں ایک اور مکان کرایہ پر لے لیا ہے۔ اس لئے اسباب بدلنے کی تیاری کر رہی ہیں۔

ٹریویلین اور انگینس دونو مکان کے اندر داخل ہوئے۔ اور خادمہ انہیں ساتھ لئے ہوئے اس کمرہ میں گئی جس میں مسز سیفٹن اسباب بندھوا رہی تھی۔ وہ ٹریویلین کی آواز سن کر سخت متعجب ہوئی۔ اور اسے خیال پیدا ہوا۔ کہ ضرور کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے۔ یا سر گلبرٹ اینچ کورٹ کی نسبت کوئی منحوس خبر میرے کانوں تک پہنچنے والی ہے۔

انگینس ابھی اس کمرہ کے دروازہ ہی میں تھی۔ کہ مسز سیفٹن جو دوسری طرف پیٹھ کئے کھڑی تھی۔ اتفاقیہ کسی نے قدم کی آہٹ پر مڑی۔ اس کی صورت دیکھتے ہی نوجوان دوشیزہ کے منہ سے خوشی اور تعجب کا کلمہ نکلا۔ اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ اس خاتون کی چھاتی سے لپٹ گئی۔

"میری پیاری . . . پیاری اماں"۔

"انگینس . . . میری اپنی عزیز بیٹی"۔

دونوں فقرات کو سننے کے بعد ٹریولین کے لئے کونسی بات قابل دریافت تھی؟

باب ۱۸۱ ماں بیٹی کی دوسری ملاقات

شاید ناظرین کو یہ بتانا غیر ضروری ہوگا۔ کہ لارڈ ولیم کو ان دو خواتین کا اتنا قریبی رشتہ معلوم کرکے جنہیں وہ اب تک ایک دوسرے سے قطعاً ناآشنا سمجھتا تھا۔ کسی درجہ حیرت ہوئی۔ مگر دوسری طرف مسز سیفٹن کو بھی بجائے خود اس بے وقت اور غیر متوقع ملاپ پر سخت تعجب ہوا۔

چند منٹ وہ اس ملاقات کی راحت میں اس درجہ سرشار رہی۔ کہ اس نے حالات متعلقہ پر غور ہی نہیں کیا۔ اپنی عزیز بیٹی کو چھاتی سے لگا کر وہ بہت دیر تک اس سے پیار کرتی رہی۔

آخر جس وقت اس کے جذبات کی حدت فرو ہوئی۔ تو ایک خوفناک شبہ اس کے دل میں پیدا ہونے لگا۔

اس نے سوچا کیا یہ ممکن ہے کہ لارڈ ولیم ہی ایگنس کو مس مجیو بالڈ اور اس کی بہن کے مکان سے جہاں میں اسے چھوڑ آئی تھی۔ ورغلا کر لے آیا ہے؟ کیا وہ بے خبری میں میرے ہی مکان کو میری بیٹی سے ناجائز تعلق پیدا کرنے کے لئے موزوں سمجھ کر یہاں آیا؟ اور کیا وہ میری نسبت یہ خیال رکھتا تھا۔ کہ میں اسے اس ذلیل کام میں کسی طرح کی مدد دوں گی؟

یہ تمام خیالات بجلی کی تیزی رفتار کے ساتھ مسز سیفٹن کے ذہن میں اس وقت پیدا ہوئے جب ایگنس کو باآہستگی جدا کرتے ہوئے وہ لارڈ ولیم کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور کپکپاتے ہوئے ہونٹوں اور قہر آلود نگاہوں سے اس نے وہ حالات دریافت کئے جن میں وہ رات کے وقت ایگنس سے ملا۔

ٹریولین نے سمجھ لیا۔ اس کے دل میں کیا خیالات گذر رہے ہیں۔ اور اس نے رنجیدہ ہونے کی بجائے حالت کی پیچیدگی کو سمجھتے اور ان شبہات کو حق بجانب تصور کرتے ہوئے اس قسم کی کیفیت بیان کی۔ جو مسز سیفٹن کے لئے ہر لحاظ سے تسلی بخش تھی۔ اور جس کی خود ایگنس نے بھی تصدیق کر دی۔

اسپر ٹریولین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے نہایت انداز شکر گذاری سے دبا کر مسز سیفٹن نے کہا۔ صاحب میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں۔ کہ ایک لمحہ کے لئے میں نے اس قسم کے شبہات

کو اپنے دل میں جگہ دی۔ جو آپ کی شان کے منافی تھے۔"

"میڈم اس کا ذکر نہ کیجئے" ٹریویلین نے گرمجوشی سے کہا "آپ کی دختر کو آرام کی ضرورت ہے۔ پہلے اس کا انتظام کیجئے۔ اس کے بعد میں ایمانداری سے وہ تمام حالات بیان کرونگا جن میں مجھے اس سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ اور جن میں مسز مارٹیمر اُسے میرے مکان پر لانے کا موجب بنی۔"

مسز سینفٹن کے لبوں پر شوخی کی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔ اور اس نے ایگنس کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھنا شروع کیا۔ اس مسکراہٹ سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ لارڈ ولیم کے بیان کردہ حالات سے بہت زیادہ واقفیت رکھتی ہے۔ لیکن اس وجہ سے اسے اس سے کسی طرح کی ناراضگی نہیں۔

"آؤ میری عزیز بیٹی" اس نے ایگنس سے مخاطب ہو کر کہا "میں تمہیں ایک کمرہ میں لے جاتی ہوں۔ جہاں تم تھوڑی دیر آرام کر سکتی ہو۔ لارڈ ولیم کو الوداع کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے۔ وہ صبح کے ناشتہ تک یہیں ٹھیرینگے۔ اس صورت میں ان سے پھر تمہاری ملاقات ہونا یقینی ہے۔"

ایگنس نے شرما کر گردن جھکالی۔ اگرچہ وہ نہیں جانتی تھی۔ اس سے یہ حرکت کیوں ہوئی۔ اور اب پھر اس کی ماں کے لبوں پر وہی شوخی کی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ٹریویلین نے سمجھ لیا کہ مسز سینفٹن کے دل میں ضرور کوئی راز ہے۔ اگرچہ یہ ظاہر تھا۔ کہ وہ راز ناخوشگوار نہیں۔ اس خیال کے آتے ہی بجلی کی تیزی رفتار کے ساتھ اس کے ذہن میں گمشدہ چھٹی اور ایگنس کی تصویر پر گرے ہوئے آنسو کے قطرہ کی یاد تازہ ہوگئی۔

ماں بیٹی دوسرے کمرہ میں چلی گئیں۔ تو ٹریویلین ایک کرسی پر بیٹھ کر اس تازہ دریافت پر دل میں غور کرنے لگا۔ اس کے خیالات ہر طرح موجب تسکین تھے۔ کیونکہ مسز سینفٹن کے انداز و الفاظ سے ظاہر تھا۔ کہ وہ ایگنس کے ساتھ اس کے تعلق کی مخالف یا مزاحم نہیں۔

چند منٹ کے عرصہ میں وہ ایگنس کو دوسرے کمرہ میں چھوڑ کر واپس آئی۔ تو ٹریویلین اپنی جگہ سے اٹھ کر کہنے لگا۔ "میڈم آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ کی ایگنس سے عشق ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ میں اس کا پرستار ہوں۔ ۔ ۔"

"اور غالباً آپ سمجھ چکے ہوں گے۔ کہ وہ خط جو آپ نے ایگنس کے نام لکھا تھا۔ کیونکر گم

ہوا۔" مسز سیفٹن نے مسکرا کر کہا۔
"ہاں میڈم۔ اور مجھے یہ بھی یاد ہے۔ کہ آپ کے چلے آنے پر مجھے اس تصویر کے اوپر جو میں نے حافظہ کی مدد سے تیار کی تھی۔ آنسو کا ایک قطرہ نظر آیا تھا۔" نوجوان امیر نے کہا۔
"جس کے لئے آپ ایک ماں کے نازک جذبات کو قابل معافی سمجھ سکتے ہیں۔" مسز سیفٹن گرمجوشی سے کہنے لگی۔ "اور یہ بھی مجھے امید ہے کہ آپ مجھے ناشکرگذاری بلکہ بے جا مداخلت کے اس فعل کے لئے قابل معافی سمجھیں گے۔ جو میں نے آپ کے خط پر قبضہ کرنے کے معاملہ میں کی۔ اور یہ بھی اس حالت میں کہ مجھے آپ کی امداد کی ضرورت تھی۔ اور آپ نے ازراہ عنایت مجھے پورے طور سے امداد دی تھی۔"
ٹریویلین کہنے لگا "میڈم آپ مجھے شرمسار کر رہی ہیں۔ معافی کا خواستگار تو مجھے ہونا چاہیئے کہ میں نے اس قسم کا خط آپ کی دختر کے نام لکھا۔"
"خیر میں آپ کو معاف کرتی ہوں اور آپ مجھے معاف کر دیں۔" اس خاتون نے اپنا ہاتھ لارڈ ولیم کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا جسے اس نے بڑی گرمجوشی سے دبایا۔ "میں اس بات کو تسلیم کرتی ہوں۔ کہ میرے لئے اس خط پر قبضہ کرنا بڑی حد تک بے جا تھا۔" پھر وہ ذرا وقفہ کے بعد کہنے لگی۔ "لیکن مہربانی سے سارے حالات پر غور کر لیجیئے۔"
"میں سمجھتا ہوں۔ خوب سمجھتا ہوں۔" ٹریویلین نے کہا۔ "آپ کے لئے کسی معاملہ کی توضیح ضروری نہیں۔ مسز سیفٹن مجھے یہ معلوم کر کے انتہا درجہ خوشی حاصل ہوئی ہے۔ کہ حسین وجمیل اگنیس آپ کی دختر ہے۔ اور آپ میرے خط کو پڑھ کر معلوم کر چکی ہیں۔ کہ اس کے لئے میرے دل میں کس قدر سچی اور پاک محبت ہے۔"
"مائی لارڈ۔ اگنیس بھی آپ کی محبت کی ہر طرح مستحق ہے۔" مسز سیفٹن نے کہا۔ "اس کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ اور نیکی۔ پاکیزگی۔ خلق اور راست شعاری غرض وہ تمام خوبیاں جو کسی عورت میں ہونی چاہیئں اس کے اندر موجود ہیں۔"
"اوہ! میں اس بیش قیمت جواہر کی خوبیوں سے پوری طرح خبردار ہوں جسے میں نے مناسب وقت پر آپ سے طلب کرنا ہے۔" فیاض اور پُرجوش امیر نے کہا۔ "مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ نے نہ صرف اس خط کو پڑھا۔ بلکہ اسے اپنے پاس بھی رکھا۔ کیونکہ اس طرح پر۔۔۔"
"اس طرح پر مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ میری وہ عزیز بیٹی جس کی میں سالہا سال سے متلاشی تھی۔

کہاں ہے ؟" مسز سیفٹن نے خوشی کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا " مائی لارڈ آپ سمجھ سکتے ہیں ۔ اس کی تصویر کو آپ کے جزدان میں دیکھ کر مجھے کس درجہ حیرت اور خوشی ہوئی ۔ ہر چند کہ میں نے اپنی بیٹی کو اس زمانہ کے بعد جب وہ ایک چھوٹا سا بچہ تھی ۔ پھر نہیں دیکھا تھا ۔ تاہم کسی نامعلوم غیبی آواز نے میرے دل میں یہ یقین پیدا کر دیا ۔ کہ تصویر جو میرے ہاتھ میں ہے ۔ وہ میری ہی عزیز بیٹی کی ہے ۔ اس تصویر کو دیکھتے ہوئے میں نے اپنے دل سے کہا ۔ کہ اس عمر میں میری انگلیس ایسی ہی ہونی چاہیئے ۔ یعنی سرو قد ۔ خوش اندام اور چہرہ پر اسی طرح کے آثار معصومیت لیئے ہوئے جیسے اس تصویر میں ظاہر تھے ۔ پھر میں اپنے دل میں یہ سوچکر رونے لگی ۔ کہ یہ عزیز لڑکی اب مجھ سے ہمیشہ کے لیئے جدا ہو چکی ہے ایک ایسے شخص نے جو ظالمانہ طریق پر ہم دونو کو ایک دوسرے سے جدا رکھنا چاہتا ہے ۔ اُسے کسی کنج تنہائی میں رکھ چھوڑا ہے ۔ میں تصویر کو جزدان ہی میں رکھ کر کھڑی ہوئی ۔ اور بغیر کسی خاص مدعا کے آتش دان کی طرف بڑھی ۔ وہاں مجھے وہ خط نظر آیا ۔ جس کے لفافہ پر مس انگیس ورنن کا نام لکھا ہوا تھا ۔ اس سے مجھے کامل یقین ہو گیا ۔ کہ جس تصویر کو میں نے دیکھا ۔ وہ میری ہی عزیز بیٹی کی ہے ۔ کیونکہ میں یہ بات بلا اظہار خود پسندی کہ سکتی ہوں ۔ کہ اس تصویر میں مجھے اپنی ہی شباہت نظر آئی ۔ اور پھر جب وہ خط میری نظر سے گذرا ۔ تو یقین ہو گیا ۔ کہ وہ آواز جو میرے اندر کہ رہی تھی ۔ کہ یہ تصویر انگیس کی ہے غلط نہ تھی یہ بات کہ انگیس کا دوسرا نام ورنن ہی ہے ۔ چند سال پیشتر مجھے اپنے شوہر کے وکیل کی معرفت معلوم ہو چکی تھی ۔ جو وقتاً فوقتاً مجھے بتایا کرتا تھا ۔ کہ انگیس زندہ اور صحیح سلامت ہے ۔ مائی لارڈ آپ سمجھ سکتے ہیں ۔ کہ اس خط کو دیکھکر میرے اندر کیسی کیسی امنگیں پیدا ہونے لگیں ۔ اور کن خیالات کے زیر اثر میں لفافہ چاک کر کے مضمون کا مطالعہ کرنے پر مجبور ہو گئی ۔"

" اور اس خط کو پڑھ کر آپ کے دل میں اس وجہ سے غصہ پیدا ہوا ۔ کہ میں نے آپ کی بیٹی کو مخاطب کرنے کی جرأت کی ؟" لارڈ ولیم ٹریولین نے استفہامیہ لہجہ میں کہا ۔

" بالکل نہیں ۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں " مسز سیفٹن نے سچائی کے لہجہ میں جواب دیا ۔ " میں آپ کے خصائل سے اس درجہ واقف تھی ۔ کہ جانتی تھی آپ ایک عزت دار اور فیاض آدمی ہیں ۔ پھر آپ کے خط کی تحریر بھی اگرچہ پُرجوش تھی ۔ تاہم اس میں سارے معاملہ کو نزاکت اور ادب کے ساتھ پیش کیا گیا تھا ۔" یہ الفاظ اس خاتون نے مسکراتے ہوئے کہے ۔ اور انہیں سن کر ٹریولین کے رخساروں پر شرم کی وجہ سے سرخی نمودار ہو گئی ۔ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے مسز سیفٹن

نے کہا۔ "اس کے علاوہ میرے دوست میں پیشتر آپ کو اپنی داستان زندگی سنا چکی ہوں۔ کہ کس طرح میری امیدیں خاک میں ملیں۔ اور میری محبت یاس والم میں بدلی۔ ان حالات میں یہ غیر ممکن ہے۔ کہ میں اپنے تجربات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے دو شخصوں کی سچی محبت میں کسی طرح کی مزاحمت کروں۔ جن کے معاملات سے مجھے گہری دلچسپی ہے۔"

"جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ مجھے اپنی نیازمندی میں قبول فرماتی ہیں۔" ڑیولین نے مسرور ہو کر کہا۔ "اور آپ کی طرف سے ایگنس کے ساتھ میری شادی میں کسی طرح کی مخالفت نہ ہوگی؟"

"ہاں مائی لارڈ۔ مگر اس وقت جب اس کی عمر اکیس سال کی ہو جائے گی۔" مسز سیفٹن نے زوردار لہجہ میں کہا۔ "اب اس کی عمر انیس سال کی ہے۔ مگر اکیسویں سال تک میں اس کی شادی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔"

"گویا مجھے دو سال اور انتظار کرنا ہوگا۔" ڑیولین نے افسردگی کے لہجہ میں کہا۔ "اور اس عرصہ میں نہ جانے کس قدر مشکلات ہم دونو کی راہ میں حائل ہوں۔"

مسز سیفٹن بولی۔ "آپ کی غمزدہ ہے۔ جب انسان کو ہر چیز روشن نظر آتی ہے۔ اگر آپ کو میری بیٹی سے اتنی ہی زبردست محبت ہے جیسی آپ بیان کرتے ہیں۔ تو یقین کیجئے اثرات زمانہ اسے کم کرنے کی بجائے اور زیادہ مضبوط کر دیں گے۔"

"دو سال کا تو کیا ذکر ہے۔ اگر مجھے دو سو سال بھی انتظار کرنا پڑے۔ تو ایگنس کے ساتھ میری محبت کم نہیں ہو سکتی۔" لارڈ ولیم نے پرجوش لہجہ میں کہا۔ "لیکن نہ جانے اس کے اپنے خیالات کیا ہیں۔ کیونکہ مجھے اب تک اس بارہ میں کوئی امید یا یقین نہیں دلایا گیا۔ کہ وہ بھی میرے جذبات محبت سے متاثر ہو چکی ہے۔"

"مائی لارڈ عشق اگر صادق ہو۔ تو بے اثر نہیں رہتا۔" مسز سیفٹن نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن سر دست ہمیں اس گفتگو کو کسی اور موقعہ پر ملتوی کرنا چاہیئے۔ آپ دیکھتے ہیں گھر میں سارا اسباب بکھرا پڑا ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس نے ارد گرد نظر ڈال کر ان بکسوں اور پلندوں کی طرف دیکھا جو کمرہ میں جابجا پڑے تھے۔ اور جن کے بندھوانے میں وہ ڑیولین اور اپنی بیٹی کی آمد سے پیشتر مصروف تھی۔ "صبح میرا ارادہ بیز واٹر کے ایک چھوٹے سے خوشنما بنگلہ میں اٹھ جانے کا ہے کیونکہ میں چاہتی ہوں آئندہ کوئی شخص ایگنس کو مجھ سے جدا کرنے کی کوشش نہ کرے۔" پھر وہ زوردار لہجہ میں بولی۔ "لیکن اگر وہ کوشش کریں بھی۔ تو مجھے قانون کی امداد حاصل ہے۔ میں

ہرگز اپنی بیٹی کو اس کے حوالہ نہیں کرونگی۔جو . . .‘‘
وہ کچھ کہتی ہوئی رک گئی۔اور مضمون بدلنے کی خاطر اس نے کھڑکی کی طرف بڑھ کر اُسے کھولا۔
اب دن کی روشنی نمودار ہوگئی تھی۔مسز سیفٹن نے لمپ گل کر دیئے۔اور اپنی قیمتی اشیا کو ایک بکس میں بند کرنے کے کام میں مصروف ہوئی۔ٹریولین نے بھی اس کا ہاتھ بٹانا چاہا۔اور مسز سیفٹن نے اس کی امداد شکریہ کے ساتھ منظور کی۔کیونکہ حالات نے ان دونوں میں گہری بے تکلفی پیدا کر دی تھی۔
ذرا وقفہ کے بعد مسز سیفٹن کہنے لگی۔’’مجھے آپ کا رقعہ کل شام اپنی واپسی پر ملا تھا۔اور اس میں یہ دیکھ کر سخت افسوس ہوا۔کہ آپ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ کے مقام حراست کا کچھ پتہ نہیں لگا سکے۔‘‘
’’لیکن میڈم ہمارے پاس ضایع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔‘‘ٹریولین نے کہا’’کل صبح ہمیں سر گلبرٹ کی حقیقی حالت کا علم ہوا۔اور میں نے اپنے خادم خاص فنٹر جارج کو جو ایک ذہین اور وفادار آدمی ہے۔ہیتھ کورٹ کے محرر گرین کے پاس اس غرض سے بھیجا ہے۔کہ وہ اس سے مل کر اور رشوت دے کر امداد پر آمادہ کرے۔کل صبح اس کمرہ میں ہمیں اس شخص کے جو حالات معلوم ہوئے ان کی بنا پر مجھے اس تجویز میں کامیابی حاصل ہونے کی امید ہے۔‘‘
’’خدا کرے ایسا ہو۔‘‘مسز سیفٹن نے گرمجوشی سے کہا۔’’لیکن اگر آپ کو سر گلبرٹ کا مقام حراست معلوم ہوگیا۔تو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟‘‘
’’ہمیں چالاکی سے ہی کام لینا ہوگا۔‘‘لارڈ ولیم نے جواب دیا۔’’جیمز ہیتھ کوٹ ایک شریر النفس آدمی ہے۔اور آپ جانتی ہیں۔لوہے کو لوہے سے ہی نرم کیا جا سکتا ہے۔‘‘
’’لیکن مائی لارڈ کیا آپ کے خیال میں بد نصیب سر گلبرٹ پر اس قسم کی نگرانی موجود نہیں۔جس کی وجہ سے اس کا فرار غیر ممکن سمجھا جائے؟‘‘مسز سیفٹن نے پوچھا۔
’’یقیناً ہے۔‘‘ٹریولین نے جواب دیا۔’’لیکن روپیہ میں بڑی زبردست طاقت ہے۔اس کے اثر کے سامنے پاگل خانہ کے محافظ بھی کچھ نہیں کر سکتے۔‘‘
’’میری آرزو ہے۔کہ سر گلبرٹ کو جلد سے جلد رہا کیا جائے۔‘‘مسز سیفٹن نے کہا۔اور پھر ذرا وقفہ کے بعد وہ دبی ہوئی آواز میں کہنے لگی۔’’لارڈ ولیم مجھے آپ سے بہت سی عجیب و غریب باتیں کرنی ہیں۔لیکن یہ وقت ان کے ذکر کا نہیں۔چند دن کے عرصہ میں میں آپ کو سب حالات سے واقف کر دونگی۔اور اس کے بعد ہمارے درمیان کسی قسم کا راز باقی نہ رہے گا۔‘‘

یہ کہہ کر وہ خاتون پھر اسباب کی تیاری میں مصروف ہو گئی - اور نوجوان امیر اس پھرتی اور سرگرمی کے ساتھ اُسے اس کام میں مدد دینے لگا - گویا وہ اس کا چھوٹا بھائی ہو یا ابھی سے اس کا داماد بن چکا ہو - اسی طرح نو بجے کا عمل ہو گیا - اس وقت صبح کا ناشتہ دسترخوان پر لایا گیا - اور اگینس بھی شریک طعام ہونے کے لئے آئی - ایک قاصد کو مس ہفیو بالڈ اور اس کی بہن کے مکان پر اس غرض سے بھیجا گیا - کہ وہ ان سے کہہ دے اگینس ہر طرح محفوظ ہے - اسی دن ماں بیٹی اس خوشنما بنگلہ میں اٹھ گئیں - جو بیزواٹر میں ان کے لئے تیار تھا - اور لارڈ ولیم انہیں وہاں تک چھوڑنے گیا -

شام تک وہ ان کے پاس وہیں ٹھیرا - اور اس وقت جب وہ رخصت ہوا - تو اس کے منہ سے یہ کلمہ سن کر کہ میں گاہ بگاہ اس مکان پر آیا کروں گا - اگینس کی دلفریب آنکھوں میں خوشی اور مسرت کی جھلک نمودار ہو گئی ⁂

باب ۱۸۲ لارا کی سازباز

اب ہم پھر ایک بار لارا مارٹیمر کی طرف رجوع کرتے ہیں - جسے ہم نے پیرس میں چھوڑا تھا - اور جس کا ذکر کچھ عرصہ سے نہیں ہو سکا -

واقعات مذکورہ کے چار دن بعد شام کا وقت تھا - اور لارا اپنی خوشنما نشستگاہ میں کسی گہری فکر میں بیٹھی تھی -

مگر ہمارے ناظرین یہ نہ سمجھیں - کہ اس کے خیالات ناخوشگوار تھے - کیونکہ گاہ بگاہ اس کی خوشنما آنکھوں میں مسرت و کامیابی کی جھلک اور اس کے سرخ نمناک لبوں پر مسکراہٹ نمودار ہوتی تھی -

اس کے ہاتھ میں ایک کھلی ہوئی کتاب تھی - لیکن ارغوانی مخمل سے منڈھی ہوئی فراخ کرسی پر پیچھے کی طرف جھک کر شاہانہ سطوت سے لیٹی ہوئی وہ دراصل اس کتاب کی بجائے چھت کی طرف دیکھ رہی تھی -

کمرہ کی کھڑکیاں کھلی تھیں اور دن کی تیز گرمی کے بعد شام کی فرحت بخش ہوا اس کے رخسار کی نگہبانی کرتی اور ان خوشنما گھونگھر والے بالوں کو ہلا رہی تھی - جو اس کے برف کی طرح سپید خوشنما اور ہموار شانوں پر لہراتے تھے -

کمرہ کی ہوا منتخب پھولوں اور مشرق کے بہترین عطریات کی خوشبو سے مہک رہی تھی۔ کھڑکیوں کے درمیان سنگ مرمر کی ایک میز پر فراخ بلوری حوض میں شفاف پانی کے اندر چھوٹی چھوٹی سنہری اور روپہلی مچھلیاں تیرتی نظر آتی تھیں۔ اور ایک کھڑکی میں نہایت شاندار پنجرہ کے اندر دو خوشنما کنیری چہچہا رہے تھے۔

جس میز کے قریب لارا بیٹھی تھی۔ اس پر بلوری قابوں میں پیرس کے بازاروں کے بہترین اثمار موجود تھے یخستہ چلغوزے فرح بخش تربوز غیر معمولی طور پر بڑے اور لذیذ سٹرابری نہایت سرخ رنگ کے چیری اور غایت درجہ ارغوانی شہتوت اُن میں بڑے قرینہ سے رکھے ہوئے تھے۔

شامپین کی ایک صراحی برف میں لگی ہوئی تھی۔ اور میز کے وسط میں چیدہ پھولوں کا ایک نہایت ہی خوشنما گلدستہ موجود تھا۔

غرض اس کمرہ کی حالت انتہا درجہ پُر آسائش اور امیرانہ ٹھاٹھ لیئے ہوئے تھی۔ اور وہ حسن کا حسن انتظام اس سامان راحت کو زیادہ پُر لطف بنا رہا تھا۔ ایک فراخ مخملی کرسی پر شان وقار سے بیٹھی تھی۔ گہری سوچ کی حالت میں اس کا انداز تغافل اس کے حسن سحر افروز میں وہ شان دلفریبی پیدا کر رہا تھا۔ جسے وہ باوجود بڑی کوشش کے کسی عاشق کو مغلوب کرنے کے لیۓ انتہائی تصنع کی مدد سے بھی پیدا نہ کرسکتی تھی۔

ایک بازو برہنہ۔ سپید۔ خوشنما اور گداز۔ کتاب ہاتھ میں لیئے بدن کے ساتھ لٹکا ہوا نگاہ ہر چند اس کتاب پر نہ تھی۔ مگر سیاہ جلد کے ساتھ لگی ہوئی مخروطی شفاف انگلیاں جن کے ناخن صورت میں بادام اور رنگت میں گلاب کی طرح تھے۔ نمایاں طور پر دکھائی دیتی تھیں۔ دوسرا ہاتھ سا خم کھائے ہوئے فرش کی جانب لٹک رہا تھا۔ اور اس ہاتھ کی انگلیاں دبیز فرشی قالیچہ کی خوشنما طلائی جھالر کو ہلا رہی تھیں۔ ایک ٹانگ سامنے کی طرف پھیلی ہوئی اور دوسری اس اس انداز سے لگی ہوئی تھی۔ کہ خوشنما پاؤں نازک ٹخنہ اور گداز پنڈلی صاف نظر آتی تھی۔ زہرہ سے بھی خوبصورت اور ان تمام صفات سے متصف جو روایت اس وجود فلکی سے منسوب کرتی ہے۔

جونو کی طرح پُر رعب مگر اس تندی مزاج سے عاری جو ملکہ آسمان سے مخصوص ہے۔ ڈائنا کی وہ شان نجابت لیے ہوئے جب سرتاج اصنام اپنی شکاری سہیلیوں سے الگ ہو۔ لاما مارٹیمر فی الجملہ اپنے اندر وہ تمام صفات رکھتی تھی۔ جو فرضی یا حقیقی طور پر علم الاصنام کی ان تین سید سے مشہور دیبیوں سے منسوب کی جاتی ہیں۔

مگر ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے۔ کہ اس وقت اس کے دل میں کیا خیالات کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ کرسی پر بیٹھے ہوئے وہ بظاہر کسی گہری فکر میں ہے۔

وہ اپنے دل میں سوچ رہی ہے کہ قسمت ہر طرح میری یاور ہے۔ اور اس نادر موقعہ کو جو مجھے حاصل ہو چکا ہے میں ہرگز ہاتھ سے نہیں دونگی۔ مارکوئیس میرے اختیار میں ہے۔ وہ میرا غلام بن چکا ہے۔ اور اب یہ غیر ممکن ہے۔ کہ وہ میری زلف گرہ گیر سے رہائی پا سکے۔ اور! میں نے یہ عظیم کامیابی صرف چار دن کی کوشش سے حاصل کی ہے۔ جب اول مرتبہ میری اس سے شام الماس میں ملاقات ہوئی۔ تو اس وقت ہی میں نے جان لیا تہا۔ کہ وہ میری طرف تعریف اور توجہ کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس وقت ہی میں نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ یہی وہ شخص ہے۔ جو مجھے انتہائی عروج پر پہنچنے اور چارلس ہیٹ فیلڈ کے قابل نفرت باپ کی امداد سے آزاد ہونے میں مدد دے سکتا ہے۔ پرسوں شام میری اس سے دوسری ملاقات ہوئی۔ اور میں اس سے اپنے معلم موسیقی کی پارٹی میں ملی۔ اس وقت وہ مجھے دیکھتے ہی میرے پہلو میں آبیٹھا۔ جس کے بعد اسے پرچا لینا ایک معمولی بات تھا۔ چنانچہ جب دوسرے شکیل اور جوان آدمی میرے پاس آتے۔ تو میں ان سے سرد مہری کا سلوک کرتی۔ لیکن مارکوئیس کے ساتھ میری گفتگو دوستانہ پیرایہ میں پوری سرگرمی کے ساتھ جاری رہی۔ میں نے اسے یہ بھی جتلا دیا۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ اس نے میرے انداز سے سمجھ لیا۔ کہ اس کی صحبت مجھے صرف اعلےٰ درجہ کی پُر ذہانت گفتگو کی وجہ سے پسند ہے۔ اور میں باقی مہمانوں کی فضول اور سطحی گفتگو سے عمداً کنارہ کش ہونا چاہتی ہوں۔ اس سے وہ بڈھا اپنے دل میں بہت خوش ہوا۔ اور اس کے دل میں میری نسبت نہایت بلند خیالات جاگزین ہوگئے۔ جلدی ہی وہ مجھے قدر و عزت کی نظر سے دیکھنے لگا۔ دسترخوان پر بھی ہم دونو ایک دوسرے کے قریب بیٹھے اور وہ مجھ سے بڑی توجہ کے ساتھ پیش آیا۔ میں نے بھی اس کی توجہات کو اس انداز سے قبول کیا۔ گویا وہ کوئی جوان آدمی ہو۔ آتے وقت مارکوئیس نے مجھے سہارا دے کر گاڑی میں سوار کیا۔ اور رخصت ہوتے ہوئے دوبارہ ملنے کی اجازت چاہی۔ اسے میں نے اس انداز سے منظور کیا جس میں تصنع کو ذرا دخل نہ تھا الوداع کہتے وقت اس نے میرا ہاتھ عاشقانہ انداز سے باآہستگی دبایا۔ اس سے اگلی سہ پہر کو یعنی کل وہ پھر مجھ سے ملنے آیا۔ اور بہت دیر ٹھیرا۔ دو گھنٹے کا عرصہ اسے دو منٹ کے برابر معلوم ہوا۔ اور میں نے اس عرصہ میں اس پر کامل فتح حاصل کر لی میں استقبال کے لئے پہلے سے تیار تھی۔ بیساختہ کہہ رہا تھا۔ کہ میں پیشتر کبھی ایسی خوبصورت نظر نہیں آئی میرے انداز میری گفتگو اور وہ تمام

نزاکتیں جو میں نے اس وقت اختیار کیں۔ میری کامیابی میں پوری طرح معاون ثابت ہوئیں۔ وہ بڈھا اس وقت دوزانو ہوکر میرا پرستار بننے کو تیار تھا۔ صاف ظاہر تھا۔ کہ وہ چاہتا ہے اپنے بازو میری گردن میں ڈال کر جوش سے کہدے۔ "لارا میں تمہارا پرستار ہوں" لیکن میں اسے اور پختہ کرنا چاہتی ہوں۔ اس لئے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ اس کے جذبات کو پورے جوش میں لانے کے بعد دفعتاً اس کی توجہ کسی حقیر شے کی طرف دلاتی۔ اور اس طرح اس کا جوش سرد کر دیتی۔ کامل دو گھنٹے میں نے اس کے ساتھ یہی سلوک کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ مخمور۔ پر وحشت اور متحیر نظر آنے لگا۔ اس کے اطوار سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ نہیں جانتا مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ جذبات سفلی سچی محبت اور انتہائی تعریف کے خالص احساسات میں مشترک ہوکر اس کے دماغ میں ایک عجیب کیف و سرور پیدا کرنے کا موجب بنے۔ اور بدقت ایک رات اپنے مکان پر بسر کر کے آج صبح پھر آموجود ہوا۔ میں نے اُسے شریک طعام کیا۔ اور اس غیر متوقع آمد پر اس طرح اظہار مسرت کیا۔ گویا اس کے آنے سے پیشتر میری طبیعت نہایت افسردہ اور پریشان تھی۔ وہ یہ دیکھ کر کہ میری موجودگی اس درجہ فرحت بخش ہے۔ پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اس کی طلاقت لسانی کی تعریف کی۔ اور وہ زیادہ خوش ہوگیا۔ ان تین گھنٹوں کے عرصہ میں جو اس نے صبح میرے پاس بسر کیے میں نے اُسے جس کامیابی کے ساتھ اپنے اثرات کے تابع کیا۔ اُسے میں ہی خوب جانتی ہوں۔ سچ یہ ہے کہ میں نے اپنی ذات کو اس کی روح کے اندر جذب کر دیا ہے۔ میں نے اس کے دل پر کوئی فوری حملہ نہیں کیا۔ بلکہ آہستہ آہستہ نامحسوس طریق پر اس پر قابض ہوئی ہوں۔ یہی وجہ ہے میں نے اُسے ایک ایسے دام میں پھنسایا ہے۔ کہ جب تک وہ حقیقت حال سے بےخبر ہے۔ اس کی رہائی غیر ممکن ہے۔ آج صبح ہزار بار اس کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ کہ دیتا۔ "لارا میں تمہارا پرستار ہوں" لیکن میں نے اُسے پھر بھی روکے رکھا۔ میں اس کے جذبات کو پوری حدت میں لاکر یک یک کوئی ایسا لفظ کہہ دیتی۔ یا اشارہ کر دیتی تھی۔ کہ ساری حرارت پر پانی پھر جاتا۔ اگرچہ اس بات کا میں نے پھر بھی پوری طرح خیال رکھا۔ کہ میرا طریق عمل اُسے قطعاً مایوس نہ کر دے۔ اب شام کو اس کا پھر آنیکا وعدہ ہے اور اس وقت" یہ خیال دل میں آتے ہی لارا کے خوشنما لبوں پر کامیابی کی مسکراہٹ نمودار ہوگئی "اس وقت وہ ضرور میرے سامنے دوزانو ہوکر یہ کہنے پر مجبور ہوگا۔ کہ "لارا میں تمہارا پرستار ہوں"۔"

یہ خیالات اس خوفناک عورت کے دل میں پیدا ہو رہے تھے جو اپنے فوق الفطرت حسن سے انگیز

طرح خبردار۔ اپنی لاثانی دلفریبی پر ہر طرح معتمد اور اثرات کلام سے واقف تھی۔
"ہاں صرف چار دن کے عرصہ میں میں نے اس مغرور انگریز نواب کو اسیر بے کس بنا کر اپنے سامنے دو زانو کر لیا ہے۔" اس نے خاموشی کی حالت میں سلسلہ خیالات جاری رکھتے ہوئے کہا "کیا دنیا میں کوئی اور عورت اس قدر تیزیٔ رفتار کے ساتھ ایسی عظیم کامیابی حاصل کر سکتی ہے؟ شیرنی اپنے شکار کے پیچھے تیزی سے دوڑتی ہے۔ خوف زدہ ہرن کا تعاقب کرتی ہوئی وہ جنگل کی جھاڑیوں اور چٹیل میدانوں پر ہو کر گہری جھیل کے کنارے کنارے دشت پرخار کے دشوار گذار راستوں میں ایک طویل تھکا دینے والا اور پر تعب تعاقب جاری رکھتی ہے۔ اور پھر بھی یہ امکان شامل حال ہوتا ہے۔ کہ شاید شکار ہاتھ سے نکل جائے۔ مگر اژدہا اپنی آنکھوں کے سحر سے شکار کو اس درجہ مسحور کرتا ہے کہ اس میں پیچھے ہٹنے کی طاقت ہی نہیں رہتی۔ الٹا وہ اس کی کشش سے اس کے دہن کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ وہ اس سے کھلاڑیاں کرتا اور کئی بار اس طرح کا سلوک کرتا ہے۔ گویا اُسے نکل جانے کا موقعہ دیگا۔ حتےٰ کہ جب وہ اُسے نگلنے کو تیار ہوتا ہے۔ تو بھی اُسے اپنی زبان سے چاٹنے لگتا ہے۔ یہی طریقہ میں نے اپنے شکار کے لئے سوچا ہے۔ میں عورتوں میں ناگن ہوں۔ اور جسے میں شکار کرنا چاہوں۔ وہ ہرگز میرے دام سے نہیں نکل سکتا۔ میں شیرنی کی طرح طویل تکلیف دہ اور تھکا دینے والا تعاقب قائم نہیں رکھتی۔ اسے آناً فاناً اپنے اثرات میں لا کر زیر کر لیتی ہوں۔"

ان خیالات کے زیر اثر پھر وہی عجیب مسکراہٹ جو نخوت اور شیرینی کے مشترکہ آثار رکھتی تھی۔ اس عدیم النظیر حسینہ کے لبوں پر نمودار ہو گئی۔ جو اپنے حسن کی زبردست طاقت سے اس ملکہ زماں سے لاکھوں گنا زیادہ خبردار تھی۔ جو سر سے پاؤں تک ناقابل اثر زرہ میں ملبوس ہو۔

یکایک باہر کے دروازہ کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی جس سے اس نے سمجھا۔ کہ کوئی ملاقات کے لئے آرہا ہے۔ اس کے چند منٹ بعد مارکوئس آف ڈیلامور اس کے کمرہ میں داخل ہوا۔

اس کے آنے سے پہلے لارا کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ اور اب اس امیر کو داخل ہوتے دیکھ کر وہ سرو قد تعظیم کے لئے کھڑی ہو گئی۔

اس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اور اسے لبوں سے لگاتے ہوئے مارکوئس نے کہا۔ "مساء بخیر مس مارٹیمر" پھر اسے صوفہ کی طرف لے جاتے ہوئے اور خود اس سے تھوڑے فاصلہ پر بیٹھ کر محبت آمیز لہجہ میں کہنے لگا "دیکھ لیجئے۔ میں وقت مقررہ پر جس کی آپ نے ازراہ عنایت اجازت دی تھی۔ حاضر ہو گیا ہوں۔"

"مائی لارڈ آپ کتنے فیاض ہیں۔ کہ مجھ ناچیز کی تکلیف دہ خلوت کو رفع کرنے کے لئے اس کاشانہ کی رونق افزائی منظور کرتے ہیں۔" لارا نے اپنی تابناک آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے موتی کی طرح چمکدار دانت یاقوتی لبوں کے اندر نمودار ہوگئے۔

"مس مارٹیمر آپ کے برابر حسین، ذہین اور صاحب اخلاق شخص کبھی میری نظروں سے نہیں گذرا۔" امیر نے کہا۔ "میرے خیال میں یہ آپ کی کسر نفسی ہے۔ کہ اس قسم کے الفاظ سے میری عزت بڑھاتی ہیں۔ ورنہ یہ غیر ممکن ہے۔ کہ مجھ جیسے عمر رسیدہ شخص کی صحبت آپ کے لئے کسی طرح موجب تفریح وانبساط ہو۔ آپ چاہیں تو پیرس کے منتخب لوگ آپ کے پرستار بننے کو حاضر ہیں۔ پھر کیا . . ."

"شاید آپ درست فرماتے ہوں"۔ لارا نے سادگی اور معصومیت کا انداز اختیار کر کے کہا "مگر یقین فرمائیے اس قسم کے فیشینبل جلسے اور رسمی تفریحات جن کا آپ ذکر کرتے ہیں۔ میرے لئے ذرا بھی دلچسپی نہیں رکھتے۔ میں ان مصروفیتوں پر آپ کی صحبت میں ایک گھنٹہ بسر کرنے کو زیادہ ترجیح دیتی ہوں۔"

مارکوئس آف ڈیلامور اب اور بھی وارفتہ ہوگیا۔ کہنے لگا "مس مارٹیمر میں آپ کی ذہنی خوبیوں کو دیکھ کر حیرت زدہ ہوں۔ سخت تعجب ہے۔ کہ آپ جیسی مالدار خوبصورت جوان اور ملنسار عورت اسقدر عاقبت اندیش ہو۔ اس چھوٹی عمر میں ہی آپ نے اتنا تجربہ حاصل کر لیا ہے۔ کہ دنیا کی سطحی تفریحات کو نظر انداز کر کے اس کی اصلی خوشیوں سے بہرہ اندوز ہونا اپنا شعار رکھتی ہیں۔ آپ کی قابلیت کا اس سے بہتر کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ آپ حقیقت اور مجاز میں پوری طرح امتیاز کر سکتی ہیں حالانکہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ عہد شباب میں لوگ سطحی امور کے اس درجہ وارفتہ ہوتے ہیں کہ حقیقت کو بالکل ہی بھول جاتے ہیں۔"

"مائی لارڈ آپ شاید یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ میں کس لئے فیشینبل زندگی کی ہماہمی کو ناپسند کرتی ہوں جس کی بدولت انسان کا واسطہ ان لوگوں سے پڑتا ہے جن کا کام بے معنی خوشامد کے سوا کچھ نہیں۔ اور جو سمجھتے ہیں کہ عورت کو خوش کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے۔ کہ اس کے روبرو فضول باتوں کا ذکر کیا یا اس کی بے جا تعریف کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔" لارا نے جواب دیا۔ "لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں دنیا کو اس عام نقطہ نظر سے نہیں دیکھتی۔ اس کی خارجی نمود و نمائش میرے لئے کوئی سامان دلبستگی نہیں رکھتی۔ اس کی مثال آپ یوں سمجھ سکتے ہیں۔ کہ

اگر میرا تعارف کسی فوجی افسر سے ہو۔ تو میں اس کی شاندار وردی اور اس کی ٹوپی میں لگے ہوئے خوبصورت پروں پر مفتون نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کی خصلت کا صحیح اندازہ کرنے کے لئے اس کی گفتگو سننا ضروری سمجھتی ہوں۔"

"جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس خوش نصیب کو آپ سے شادی کرنے کا فخر حاصل ہوگا۔ اس کی صفات میں شباب یا امارت کو دخل نہیں" مارکوئیس نے اس ساحرہ کی طرف پُرشوق نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ! آپ شادی کا ذکر کرتے ہیں" لارا نے ہنستے ہوئے کہا" امر واقعہ یہ ہے کہ میں فطرتاً اپنی آزادی کسی شخص کے ہاتھ ایسے طریق پر دینے کے سخت خلاف ہوں۔ کہ پھر علیحدگی غیر ممکن ہو جائے۔"

"کیا آپ کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ کبھی شادی نہیں کرینگی؟" بوڑھے نواب نے متعجب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔ بہت بڑی حد تک میرا یہی ارادہ ہے" لارا نے بظاہر شرما کر آنکھیں جھکاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُس کے رخساروں پر سرخی بھی نمودار ہو گئی۔

"حیرت ہے" مارکوئیس نے واقعی متعجب ہو کر کہا" مگر میں کہتا ہوں۔ بالفرض آپ کی کسی شکیل جوان سے محبت ہو جائے؟ . . ."

"مائی لارڈ میرے لئے شباب یا خوبصورتی میں کوئی خاص کشش نہیں" لارا نے اس انداز سے کہا۔ گویا وہ حقیقت حال بیان کر رہی ہو" اور اگر واقعی مجھے کسی سے محبت ہو۔ تو پھر اس محبت کو مستقل بنانے کے لئے کسی پادری کی کیا ضرورت ہے؟ دو ہاتھوں کو ایک دوسرے سے ملا دینا یہ بے شک کسی انسان کا کام ہے۔ مگر دو دلوں کو فقط خدا ہی ایک دوسرے سے ملا سکتا ہے۔ اور سچی محبت کا تعلق ہمیشہ دلوں کے ملاپ سے ہوتا ہے نہ کہ ہاتھوں سے۔"

"پراسرار حسینہ میں تمہارا مطلب نہیں سمجھ سکا" مارکوئیس نے بے تکلف ہو کر اس حسینہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اگرچہ لارا نے یہی ظاہر کیا۔ کہ اس نے یہ حرکت نہیں دیکھی۔

وہ حسینہ شرم اور جھجک ظاہر کر کے کہنے لگی" میں تسلیم کرتی ہوں میرے بعض خیالات عام خیالات سے مختلف ہیں۔ لیکن اب اتفاق سے یہ گفتگو چھڑ گئی۔ تو مجھے تسلیم کرنے میں عذر نہیں کہ واقعی شادی کی نسبت میرے عقاید عجیب ہیں۔"

"مس مارٹیمر کیا میں یہ سمجھوں کہ اگر تمہیں کسی خوش نصیب سے محبت ہو جائے۔ تو تم مراسم شادی

کے بغیر اپنی قسمت کو اس سے وابستہ کرنا منظور کر لوگی؟" مارکوئیس نے پوچھا۔

"مائی لارڈ آپ نے میرے مدعا کو مبہم لفظوں میں خوب ادا کیا" لارا کہنے لگی "لیکن کیا ضرورت ہے۔ کہ صداقت کو پیچیدہ الفاظ کے پردہ میں چھپایا جائے۔ میں کوئی ایسی رائے اپنے دل میں نہیں رکھتی۔ جس کے اظہار میں شرم محسوس ہو۔ مختصر طور پر میرے خیالات یہ ہیں۔ کہ جس شخص سے مجھے سچی محبت ہو۔ اسکی داشتہ ہونے کو میں اس شخص کی منکوحہ بننے سے ہزار درجہ بہتر سمجھتی ہوں۔ جس سے مجھے نفرت ہو۔ کیونکہ پہلی صورت میں واقعی دو دلوں کا وہ اتحاد نظر آتا ہے جس کا موجب قادر مطلق ہی ہو سکتا ہے۔"

"اور کیا آج تک تمہارے دل میں کسی کے لئے محبت پیدا نہیں ہوئی؟" امیر نے بڑے پُرشوق لہجہ میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اس حسینہ کے خوشنما چہرہ کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔ جس پر کھڑکی سے داخل ہونے والی روشنی کا عکس اُس تاریکی میں آمیز ہو کر جو کمرہ کے باقی حصہ میں تسلط جمانے لگی تھی ایک عجیب دلکش اثر پیدا کر رہا تھا۔

"اوہ! مائی لارڈ یہ ایک ایسا سوال ہے جسے آپ اس وقت ہی دریافت کر سکیں گے جب ہم ایک دوسرے کو زیادہ جاننے لگیں" لارا نے چند منٹ کے وقفہ کے بعد کہا۔

"لیکن میں ایسا محسوس کرتا ہوں۔ کہ ان چند دن کے عرصہ میں ہی ہماری ملاقات سالہا سال کی رفاقت کی اہمیت حاصل کر چکی ہے" مارکوئیس نے جواب دیا "کل اور اس کے بعد آج صبح مجھے ایسا معلوم ہوا۔ گویا ہمارے درمیان بے خبری میں ایک نہایت قریبی تعلق قائم ہو گیا ہے۔ مگر اب مجھے یہ دیکھ کر رنج ہوتا ہے۔ کہ تم پھر سرد مہری کا سلوک کرنے لگی ہو . . . اب تمہارا طرز عمل ویسا نہیں رہا . . ."

"صاحب اگر میری طرف سے کوئی فرو گذاشت ہوئی ہے۔ تو میں تہ دل سے افسوس ظاہر کرتی ہوں" لارا نے گرویدہ امیر کو بظاہر حیرت کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"لارا . . . بس بارِ ثمر میں التجا کرتا ہوں ایسی سرد مہری سے گفتگو نہ کرو" عمر رسیدہ نواب نے اس انداز سے کہا۔ گویا وہ اس کے قدموں میں دو زانو ہو کر التجائے رحم کرنے کے لئے آمادہ ہے "لیکن بخدا یہ میری دیوانگی . . . یہ میری کم فہمی ہے کہ تم سے اس قسم کی درخواست کرتا ہوں" اس نے خود اپنے طریق عمل پر اظہار ستم کرتے ہوئے کہا "ورنہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ تمہارے جیسی حسین و جمیل عورت کے لئے مجھ ایسے عمر رسیدہ شخص کی صحبت قابل التفات ہو۔ اب مجھے حیرت ہے۔ کہ

گذشتہ ۴۸ گھنٹہ کے عرصہ میں میرے دماغ میں جو غلط فہمی پیدا رہی اس کا موجب کیا تھا ۔ اوہ ! مس بارٹیمر کاش میری تم سے ملاقات نہ ہوتی ۔"

اور یہ کہہ کر اس عمر رسیدہ شخص نے دونو ہاتھوں سے چہرہ ڈھانک کر اس طرح سسکیاں لے لے کر رونا شروع کیا ۔ جیسے کوئی نوجوان عاشق روٹھے ہوئے معشوق کو منانے کے لئے کر سکتا ہے ۔

"مائی لارڈ . . . مائی لارڈ مجھ سے کیا خطا ہوئی ۔ کہ آپ خفا ہو گئے ؟" لارا نے اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمر رسیدہ شخص کے دونو ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر انہیں اس کے چہرہ سے ہٹایا ۔ اپنے دل میں وہ اچھی طرح سمجھتی تھی ۔ کہ ان نرم اور گداز ہاتھوں کے بڈھے کے استخوانی بدن سے چھونے کا نتیجہ یہ ہوگا ۔ کہ وہ خون جو اثرات زمانہ کے باعث بالکل سرد ہو چکا ہے ۔ پھر تیزی سے گردش کرنے لگے گا ۔

"لارا تم میری جان طلب کرو ۔ تو مجھے اس کے حاضر کرنے میں بھی دریغ نہیں ۔" مارکوئیس نے گرمجوشی سے کہا "تمہارے جیسی نیک خوبصورت اور شریف عورت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کونسا فعل ہے جو انسان نہیں کر سکتا ۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے اس حسینہ کے ہاتھوں کو لبوں سے لگایا ۔ اور ان پر پے در پے بوسے دیئے ۔

لارا کہنے لگی ۔ "یہ آپ کی عنایت ہے ۔ کہ ایسا خیال فرماتے ہیں ۔ مگر آپ نے پھر بھی یہ نہ فرمایا کہ میری کونسی خطا آپ کی ناراضگی کا موجب ثابت ہوئی ؟" یہ الفاظ اس نے نہایت دلفریب آواز اور ترنم خیز لہجہ میں کہے ۔

"جو کچھ ہو چکا ۔ اب ہمیں اس کا ذکر نہ کرنا چاہیئے ۔" امیر نے کہا ۔ "تم مجھے اس بات کا یقین دلا دو کہ مجھ ایسے عمر رسیدہ شخص کے لئے تمہارے دل میں جذبہ رفاقت موجود ہے !"

شوخ حسینہ نے اب تک اپنے ہاتھ مارکوئیس کے ہاتھوں کے ساتھ ہی لگا رکھے تھے ۔ اس سوال پر وہ کہنے لگی ۔ "مائی لارڈ اطمینان فرمایئے ۔ کل شام کے جلسہ میں جس قدر شکیل اور مالدار جوان شامل تھے ان سب سے بڑھ کر مجھے آپ کی رفاقت منظور ہے ۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا ۔ کہ آپ کی توجہات اوروں سے زیادہ میری خوشی کا موجب ہوتی رہی ہیں ۔ اور محض اس لئے کہ میں آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کی دلچسپ گفتگو سنتی رہوں ۔ میں نے کسی نوجوان کے ساتھ شریک رقص ہونا منظور نہیں کیا ۔ کیا ابھی آپ کو معلوم ہے ۔ کہ جس قدر دلدادگان فیشن میرے پاس آئے ۔ میں سب کے روبرو یہ صریح

اور سرد مہری کا ہی اظہار کرتی رہی۔ ان میں سے کسی ایک کی بھی میں نے حوصلہ افزائی نہیں کی۔"

"بے شک یہ درست ہے۔" بیوقوف مارکوئیس نے اس حسینہ کی باتوں میں آکر کہا۔ "واقعی یہ سب کچھ میں نے دیکھا تھا۔ اور اگر میں بھی جوان ہوتا۔ تو تم سے پرشوق و پرمحبت گفتگو کرنا اپنا فرض سمجھتا لیکن ہر چند کہ میرے دلی جذبات اب بھی انہی دو باتوں پر مبنی ہیں۔ تاہم میں تمہارے روبرو ان کا اظہار باعث حماقت و داخل تضحیک سمجھتا ہوں۔ اس کے باوجود خدا شاہد ہے۔ کہ میں اپنی ساری دولت تمہارے قدموں پر نثار کرنے کو تیار ہوں۔ اور اگر میں اپنا تاج امارت تمہاری پیشانی پر رکھ سکتا . . ."

"تو میں یقیناً اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتی۔" لارا نے زوردار لہجہ میں کہا۔ "گو اس کے سوا آپ کی باقی سب باتیں مجھے منظور ہوتیں۔"

"آہ! کیا تم جانتی ہو۔ میں شادی شدہ ہوں؟" عمر رسیدہ نواب نے اس حسینہ کی طرف پرشوق استفہامی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"افواہ یہی ہے۔" لارا نے جواب دیا۔ "اور ضمناً یہ نتیجہ اخذ کرنا بھی دشوار نہیں۔ کہ آپ کو اپنی بیگم سے کدورت ہے۔ مائی لارڈ مجھے آپ کے ساتھ تہ دل سے ہمدردی ہے۔ اور آپ کے واقعہ کو میں شادی کے متعلق ان عجیب خیالات کا ذریعہ تائید سمجھتی ہوں۔ جو میرے دل میں جاگزین ہیں۔ کیونکہ اگر آپ کی صورت سے مجھے سخت ہی دھوکا نہیں ہوا۔ تو کہہ سکتی ہوں کہ آپ کے اندر وہ تمام صفات موجود ہیں۔ جو کسی عورت کی خوشنودی کا موجب ہو سکتی ہیں۔"

"آہ! میری داستان زندگی بہت افسوسناک اور رنج دہ ہے۔" مارکوئیس نے گہری آہ کھینچ کر کہا۔ "اور مجھے اس کے بیان کرنے کی جرأت نہیں لیکن اگر ہماری دوستی اسی طرح قائم رہی اور میں یقین کرتا ہوں کہ رہیگی۔ تو کسی دن میں اس بارہ میں ضروری حالات تمہارے روبرو بیان کرونگا۔ اس کے ساتھ ہی دلفریب حسینہ کیا تمہاری اپنی ذات عجیب اور پراسرار نہیں ہے؟ کیا باعث ہے۔ کہ اس چھوٹی عمر میں ہی تم نے دنیا کے اس قدر وسیع تجربات حاصل کر لئے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ تم ہر معاملہ میں اپنی منشا کے مطابق عمل کرنے کی مختار ہو۔ اور تمہاری ماں بھی اس میں مانع نہیں آتی۔ کیونکہ میں افواہاً سن چکا ہوں کہ وہ حیات ہے . . ."

"مائی لارڈ میں مالی طریق پر اپنی ماں کی طرف سے آزاد ہوں۔" لارا نے قطع کلام کر کے کہا۔ "رہا آپ کا دوسرا سوال اس کی نسبت یہ کہ میری اپنی خوشی اسی میں ہے۔ کہ فیشنبل دنیا کے قائم کردہ معیار

کو ترک کر کے ان طریقوں پر زندگی بسر کروں۔ جو مجھے سب سے زیادہ باعث راحت نظر آئیں۔"

"اے کاش تمہاری راحت میں اضافہ کرنا یا اُسے برقرار رکھنا کسی طرح میرے اختیار میں ہوتا" مارکوئیس نے اس کے خوبصورت چہرہ کی طرف تعریف اور دلی شوق کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "سالہا سال گذر گئے کسی عورت نے میرے قلب میں اس قدر دلچسپی پیدا نہ کی تھی جیسی تم نے کی ہے۔ شاید تم اسے میری حماقت سمجھو۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ تمہاری راحت بخش صحبت میں میری جوانی پھر عود کر آتی ہے"

"اور میری اپنی کیفیت بھی آپ سے مختلف نہیں" لارا نے بظاہر شرما کر نگاہیں نیچی کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے یہ تسلیم کرنے میں ذرا تامل نہیں۔ کہ جس قدر امرا و شرفا میرے حلقہ احباب میں شامل ہیں۔ ان میں سے کسی کی گفتگو میرے لئے اس قدر دلچسپی کا موجب نہیں ہوتی جتنی آپ کی۔"

مارکوئیس نے اب اس حسینہ کی طرف اور زیادہ سرک کر تیز جذبات کے زیر اثر کپکپاتے ہوئے لہجہ میں کہا۔ "مس مارٹیمر اس کے باوجود ذرا دیر پیشتر تم نے کہا تھا۔ کہ "اس کے سوا میری سب باتیں تمہیں منظور ہیں۔"

"بے شک میں نے کہا تھا۔ اور میں اپنے اس بیان سے منحرف نہیں ہوں" اس عیار حسینہ نے بوڑھے نواب کی طرف خوف اور اشتیاق کی مشترکہ نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ جو ہر چند کہ صاحب فہم و فراست تھا۔ تاہم اس پریزاد کی صحبت میں اس کے حسن سحر افروز کے زیر اثر بچوں یا دیوانوں کی سی حالت تک پہنچ چکا تھا۔

"پھر میں ان الفاظ کا کیا مطلب سمجھوں؟" اس نے غیر معمولی جوش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "کیا یہ ممکن ہے۔ کہ تم میرے جیسے عمر رسیدہ شخص کے ساتھ سطحی واقفیت یا برائے نام دوستی سے بڑھ کر کوئی اور تعلق قائم کرنے پر آمادہ ہو؟"

"میں اس بات کے لئے آمادہ ہوں۔ کہ آپ کو ہمیشہ قدر و عزت کی نظر سے دیکھا کروں۔" لارا نے امیر مذکور کی طرف پر امید اور راحت بخش نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کیونکر ممکن ہے۔ . . یقیناً یہ ایک دلفریب خواب یا نظر کا دھوکا ہے۔" مارکوئیس نے شکستہ جملوں میں اس پری کے غیر معمولی حسن سے چکا چوند ہو کر کہا۔ جو اپنے الفاظ سے اس کی حوصلہ افزائی کر رہی تھی۔

"کیا آپ کے نزدیک یہ غیر ممکن ہے۔ کہ میرے دل میں اس شخص کے لئے احساس محبت پیدا ہو۔ جو اتنا مہربان اس قدر فیاض اور ایسا ذہین ہے۔" لارا نے اس طرح آنگیٹھی کی طرف جھک کر

کہا۔ کہ اس کا خوشبودار سانس مارکوئیس کے رخساروں کو چھوتا تھا۔ اور اس کی پیشانی اس کے بالوں سے لگی ہوئی تھی۔

"اوہ! کیا یہ ممکن ہے۔ کہ ایسی عظیم راحت میرے حصہ میں ہو۔" مارکوئیس اس انداز سے کہنے لگا۔ گویا اُسے اپنی قوت سامعہ و باصرہ پر اعتماد نہیں رہا پھر چند منٹ کسی نوجوان عاشق کے جوش اشتیاق کے ساتھ اس حسینہ کی طرف دیکھتے رہنے کے بعد وہ اس کے سامنے دو زانو ہو کر کہنے لگا۔ "لارا . . . میں تمہارا پرستار ہوں۔"

یہ انتہا تھی۔ اس عیار عورت کو پوری کامیابی حاصل ہوگئی۔ اور مارکوئیس اس کے دام میں اس طرح پھنس گیا۔ کہ اس کی رہائی غیر ممکن ہوگئی۔ لارا اپنے بازو اس کی گردن میں ڈال کر پُرجوش لہجہ میں کہنے لگی۔ "اوہ! ایسی محبت جیسی آپ کو ہے حاصل کرنا موجب راحت و باعث فخر ہے . . ."

بوڑھے نواب نے اس حسینہ کے رخساروں پر پے در پے بوسے دیئے۔ اور چند منٹ تک کسی کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا۔ اس کے بعد مارکوئیس جسے اب تک یقین نہیں آتا تھا۔ کہ مجھے ایک ایسا گوہر بے بہا مل گیا ہے جس کا حصول پیرس کے نہایت شکیل اور مالدار نوجوانوں کے لیے بھی قابل رشک ہوتا۔ اس بارہ میں گفتگو کرنے لگا۔ کہ ہمیں آئیندہ کے لئے کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ لارا نے اُس سے کہا۔ کہ مجھے آپ سے تعلق رکھنے میں ذرا شرم محسوس نہیں ہوگی بلکہ یہاں تک کہہ دیا۔ کہ جب میری ماں کو اس واقعہ کی خبر ہوگی۔ تو میں اُسے بھی اس تعلق پر رضامند کر لونگی۔

"بس تو میری جان ہمیں بلا تاخیر عازم انگلستان ہو جانا چاہیئے۔ میں جس کام کے لئے پیرس آیا تھا۔ وہ اس حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ کہ اب میرا مختار اُسے پورا کر لے گا۔ مگر یہ بتاؤ کیا تمہاری ماں تمہاری دست نگر ہے؟"

"قطعاً" لارا نے جواب دیا۔ اور وہ سمجھ گئی تھی۔ کہ اس کا چاہنے والا اب کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہتا ہے۔

"غالباً تمہارے پاس معقول دولت ہے؟" امیر نے پوچھا۔

"ہے تو سہی۔ مگر نہ اس قدر جو لوگوں میں مشہور ہے۔" اس نے جواب دیا۔ "بہر حال میرے پاس گذارہ لائق سب کچھ موجود ہے۔"

بوڑھا نواب کہنے لگا۔ "چونکہ میں نہیں چاہتا۔ تم سے میری محبت کو کسی خودغرضی پر محمول کیا جائے

اس لئے میں چاہتا ہوں تم اپنی تمام دولت فوراً اپنی ماں کے نام منتقل کردو۔ اور اس کے بعد میں اس لامحدود محبت کا جو مجھے تم سے ہے سب سے پہلا ثبوت مہیا کرتا ہوں۔ اجازت دو کہ میں تھوڑی دیر کے لئے تمہاری میز کے قریب بیٹھ جاؤں"

لارا نے گھنٹی بجائی۔ اور خادمہ روزالی کو سامان نوشت لانے کا حکم دیا۔ بعد ازاں مارکوئس نے میز کے قریب بیٹھ کر تختہ کاغذ پر چند الفاظ تحریر کئے۔ پھر ایک خط لکھا۔ اور اُسے لفافہ میں ڈال کر پتہ لکھنے کے بعد لارا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا "جان سے پیاری لارا۔ اس لفافہ میں ۶۰ ہزار پونڈ کی درشنی ہنڈی ہے جس کا روپیہ لندن میں میرے ساہوکار اس کے پیش ہونے پر فوراً ادا کر دینگے۔ یہ خط جسے تم نے کل مہربانی سے ڈاک میں بھجوا دیا۔ ان کے نام ہے۔ یہی مضمون لکھا گیا ہے۔ کہ میں نے اس رقم کی ہنڈی دے دی ہے۔ اور وہ اس کی ادائگی کے لئے تیار رہیں۔ دراصل اس کی ضرورت تو نہ تھی۔ مگر میں نے احتیاطاً لکھ دیا۔ کہ روپیہ کی وصولی میں رکاوٹ پیش نہ آئے۔ پیاری لارا تمہیں مالدار اور خوش وخورم بنا کر مجھے دلی راحت محسوس ہوتی ہے۔ اور میں اس ذریعہ سے تمہارے دل پر قابض ہونے کے نادر استحقاق کا معاوضہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ اب تم اپنی دولت سے مالدار رہو۔ اس لئے آئندہ تمہارا ہر ایک خرچ میری جیب سے پورا ہوگا۔ کیونکہ اگرچہ تم برائے نام میری منکوحہ نہیں ہو۔ تاہم جس طرح تم نے اپنی قسمت میری قسمت سے وابستہ کی ہے۔ اسی طرح میں تمہیں اپنے زر ونقد کا بھی حصہ دار بنانا چاہتا ہوں"

دقیانوسی امیر سے گہری محبت کا اظہار کرتے ہوئے لارا کہنے لگی۔ "پیارے مارکوئس آپ کی فیاضی میری محبت کو اور زیادہ مضبوط کر رہی ہے۔ مگر یہ کہنے کی اجازت دیجیئے۔ کہ آپ کے لئے میرے دل میں جو محبت پیدا ہوئی وہ بھی کسی خودغرضی پر مبنی نہیں ہے۔ کیونکہ خدانخواستہ میں کوئی حاجتمند زر کی متلاشی عورت نہیں ہوں۔ اور نہ ساز باز کرنا میری فطرت میں داخل ہے۔ آپ کو معلوم ہے فرانس کے بہت سے امیر اپنی ساری دولت مجھ پر نثار کرنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن میں اپنی دولت کی طرح اپنے دل کی بھی مختار ہوں۔ شاید آپ نے سنا ہوگا۔ میرے والد نے ہندوستان میں رہ کر بہت سی دولت فراہم کی تھی۔ اس لحاظ سے مجھے بجائے خود کسی مالی امداد کی ضرورت نہ تھی۔ مگر چونکہ آپ کو اصرار ہے۔ اس لئے مجھے بھی انکار نہیں۔ کیونکہ آپ پردار ومدار رکھ کر میں اس بات کا ثبوت مہیا کرنا چاہتی ہوں۔ کہ مجھے آپ سے دلی محبت ہے۔ اس لئے

جیسا آپ نے کہا۔ میں اپنی دولت کو اپنی ماں کے نام ہی منتقل کروں گی۔"

"کیا تمہارے والد عرصہ دراز تک ہندوستان میں رہے تھے؟" مارکوئیس نے کسی فوری خیال کے زیر اثر کہا۔ "کیا یہ ممکن ہے کہ انگلستان میں تمہاری ماں سے میری ملاقات ہو چکی ہے ... مگر نہیں یہ غیر ممکن ہے۔ کہ وہ عورت جس کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ تمہارے جیسی حسینہ کی ماں ہو۔"

"مائی لارڈ آپ کس کا ذکر کرتے ہیں؟" لارا نے تشویش کے لہجہ میں کہا۔ کیونکہ اب اُسے فکر پیدا ہو گئی۔ کہیں یہ شخص جسے میں بدقت اپنے دام میں لانے میں کامیاب ہوئی۔ میری ماں سے پیشتر واقفیت نہ رکھتا ہو۔

"نہیں۔ وہ ایک سرسری خیال تھا۔ جو میرے دل میں پیدا ہوا۔" مارکوئیس نے پری تمثال حسینہ کی طرف جو اس کے سامنے تھی۔ نظر اشتیاق سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے دل میں اس وجہ سے استکراہ پیدا ہوا۔ کہ میں نے ایک اتنی خوبصورت عورت کو ایسی بدنما بڑھیا سے منسوب کیا۔ "اصل بات یہ ہے۔" اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "کچھ عرصہ گذرا میرے انگلستان سے روانہ ہونے سے ذرا پیشتر لندن یا اس کے نواحات میں میری ایک عورت سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس کا نام بھی مارٹیمر تھا ..."

یہ کیفیت سن کر لارا کا دل بڑے زور سے دھڑکنے لگا۔ مگر اس نے ظاہری سکون کو برقرار رکھتے ہوئے کہا۔ "مائی لارڈ یہ ایسا نام ہے۔ جو مجھی سے مخصوص نہیں۔ بہت لوگ اس نام کے دیکھے جاتے ہیں۔"

"تم ٹھیک کہتی ہو۔" امیر نے جواب دیا۔ "عجیب بات فقط یہ تھی۔ کہ جس عورت کا میں ذکر کر رہا ہوں۔ وہ بھی ایک ایسے شخص کی بیوہ ہے۔ جو ہندوستان میں فوجی افسر تھا۔ اور وہیں اُس کا انتقال ہوا۔"

"مگر میرے والد وہاں تاجر تھے۔" لارا نے معاملہ کو ٹالنے کی نیت سے کہا۔

"بس تو اس سے تمہارا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔" مارکوئیس کہنے لگا۔ "میں چونکہ کئی سال تک وزیر جنگ رہا۔ اس لئے مجھے فوجی معاملات سے پوری واقفیت ہے۔ اب تک بھی اس محکمہ سے میری دلچسپی کم نہیں ہوئی۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ مارٹیمر نام کے کسی فوجی افسر کا حال میں ہندوستان میں انتقال نہیں ہوا۔"

"جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ عورت جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ جھوٹی اور دروغگو تھی۔" لارا

نے استفہامیہ لہجہ میں کہا۔

"کچھ بھی شک نہیں" مارکوئیس نے جواب دیا۔ "لیکن میری جان اس سوال کو جانے دو۔ ہم ایک اور معاملہ کا ذکر کر رہے تھے۔ پیاری لارا ہم کل پیرس سے روانہ ہوں یا پرسوں؟"

"اگر آپ منظور کریں۔ تو میں کل کی روانگی بہتر سمجھتی ہوں" اس نے جواب دیا۔ کیونکہ اس گفتگو کے بعد وہ ڈرتی تھی۔ مبادا میری ماں یہاں آجائے۔ اور بلا ارادہ سب کئے کرائے پر پانی پھیر دے۔

"بہت اچھا میں کل ہی کی تیاری کا حکم دے دونگا" مارکوئیس نے کہا۔ "دوپہر کو میں خود تمہیں اپنی سفری گاڑی میں لینے آؤنگا۔ میرا ارادہ ہے کہ ہم راستہ میں قیام کرتے ہوئے لندن پہنچیں۔ وہاں جا کر میں تمہارے لئے جس قدر جلد ممکن ہو۔ ایک نہایت شاندار محل کا انتظام کر دوں گا"

لارا بولی۔ "مجھے لندن کے محلات اس قدر پسند نہیں جیسے مضافات کے پُرسکون اور علیحدہ مکانات۔ میں چاہتی ہوں۔ وہاں آپ اوقات فرصت میں چند گھنٹے میرے پاس بسر کیا کریں۔ اور ہمیں مہمانوں کی مداخلت کا کھٹکا نہ رہے"

مارکوئیس اس خیال سے بہت خوش ہوا۔ کہ لارا فیشنیبل دنیا سے الگ ہو کر اپنی ذات میرے لئے ہی وقف کر دینے پر آمادہ ہے۔ کہنے لگا "تمہارے خیالات میری پیاری لارا اس مضمون پر میرے خیالات سے ملتے ہیں۔ مضافات کے بنگلہ کی تنہائی میں ہمارا وقت بڑے آرام سے بسر ہوگا۔ اور" وہ مسکرا کر کہنے لگا۔ "مجھے امید ہے تمہارے وہاں ہوتے ہوئے میرے وقت کا بڑا حصہ شہری عمارت کی بجائے تمہاری صحبت میں ہی بسر ہوا کرے گا۔ اب میں بادلِ ناخواستہ تم سے رخصت ہوتا ہوں کیونکہ کل کی فوری روانگی کے متعلق ضروری تیاریاں عمل میں لانی ہیں۔ میں چند گھنٹوں کے واسطے مجبوراً تمہیں الوداع کہتا ہوں"

عمر رسیدہ امیر نے اس حسینہ کو دلی اشتیاق کے ساتھ گلے لگایا۔ اور جس وقت اس کے بازو اُسکی نازک گردن میں حمائل تھے۔ اور اس کی چھاتی اس کے سینہ کے ساتھ لگی ہوئی دھڑک رہی تھی۔ مارکوئیس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ صبح تک اسی جگہ ٹھیرنے کی اجازت چاہے۔ کیونکہ لارا کی راحت بخش صحبت اور محبت آمیز گفتگو نے اس کے سرد اور منجمد خون میں بھی حدت پیدا کر دی تھی۔ اور اب وہ چاہتا تھا۔ کہ بلا تاخیر راحت کی انتہائی منزل پر پہنچ جائے۔ مگر وہ اس خیال سے رُک گیا۔ کہ شاید یہ میری درخواست کو سفلی جذبات پر محمول کر کے خفا ہو جائے۔ کیونکہ وہ بے وقوف اپنے دل میں یہی سمجھے ہوئے تھا۔ کہ لارا کو مجھ سے حقیقی محبت ہے۔ پس وہ بڑے تامل کے ساتھ اُس سے

رخصت ہوا۔ اور اس بات کا وعدہ کر گیا۔ کہ میں کل دوپہر کو وقت مقررہ پر تمہارے پاس آؤنگا ٭

باب ۱۸۳ بھولا ہوا مہمان

مارکوئیس آف ڈیلامور کے جانے پر لارا کو باہر کا دروازہ بند ہوتا سنائی دیا۔ تو وہ خوشی سے پھولے نہ سما کر بلند آواز سے کہنے لگی "مجھے پوری کامیابی ہوگئی۔ اب وہ میرے اختیار میں ہے۔ میں نے اُسے اپنے قدموں میں دوزانو کرا کے یہ منوالیا۔ کہ وہ میرا پرستار ہے جس کی عملی تصدیق میرے پاس موجود ہے"

یہ کہتے ہوئے اس نے حریصانہ انداز سے ساٹھ ہزار پونڈ کا چک اُٹھا کر اسے نظر غور سے دیکھا اور اُسے اپنی میز کے دروازہ میں باحتیاط بند کر دیا۔

دوبارہ اسی فراخ کرسی پر دراز ہو کر وہ اپنے دل سے کہنے لگی "ساٹھ ہزار پونڈ کی بیش قرار رقم میں نے کس آسانی کے ساتھ حاصل کی۔ اس کی جیب سے اگر مجھے آئندہ ایک پونڈ بھی وصول کرنے کا موقعہ نہ ملے تو کیا یہ رقم بجائے خود کچھ کم ہے؟ اب میں ہیٹ فیلڈ اور اس کے بیٹے ۔۔۔ ان دو قابل نفرت ہستیوں سے قطعاً آزاد ہو چکی ہوں۔ اور ایک ان پر کیا منحصر ہے۔ دنیا میں اب میں کسی کی بھی دست نگر نہیں رہی۔ اس کے باوجود میں اس بے وقوف امیر کو آسانی سے نہیں چھوڑونگی کوئی وجہ نہیں۔ کہ میں اس شخص کو اپنے دام سے نکلنے کا موقعہ دوں۔ جو اتنا فیاض۔ اس قدر سادہ لوح اور ایسا مالدار ہے ۔۔۔ نہیں ساٹھ ہزار پونڈ کا کیا ذکر میں اس سے لاکھوں وصول کرونگی اور اس کے بعد ۔۔۔ کیا عجب کہ میں ایک خطاب یافتہ امیر کی بیگم کہلاؤں۔ اب میری خوش نصیبی میں کلام نہیں۔ میرا اقبال عروج پر ہے۔ آج میں نے جو قدم اُٹھایا ہے۔ وہ میری قسمت میں عظیم تبدیلی پیدا کرنے کا موجب ثابت ہوگا۔ ایک ساعت کے خفیف عرصہ میں میں ساٹھ ہزار پونڈ کی مالک بن گئی۔ اپنے فوق الفطرت حسن کی بدولت ۔۔۔ اپنے نرالے انداز سحر کے ذریعہ جسے میں اپنی مرضی سے اختیار کر سکتی ہوں۔ اور سب سے بڑھ کر اپنی پرلطف گفتگو کی مدد سے جو میرے لئے ایک معمولی چیز ہے۔ میں نے مارکوئیس کو ایسا مسخر کیا ہے۔ کہ وہ عمر بھر میرا غلام بنا رہے گا۔

آہ! اس نمود و نمائش کی دنیا میں نہایت قوی حوصلہ۔ نہایت مستقل مزاج اور ذہین مرد بھی کس آسانی کے ساتھ اس وقت عورت کے زیر ہو جاتے ہیں۔ جب وہ انہیں اپنے حسن ادا اور ناز و انداز سے

چکاچوند کرتی ہے۔ ساٹھ ہزار پونڈ کی کثیر رقم اس وقت میرے قبضہ میں ہے۔ اتنی دولت کا مالک ہونا بجائے خود کیا کم خوش نصیبی ہے۔ مگر اس سے بھی زیادہ خوشی اس بات کی ہے۔ کہ اب میں اُن قابل نفرت باپ بیٹے ... چارلس اور اس کے باپ کی دست نگر نہیں رہی۔ اصل یہ ہے کہ اس کم بخت نوجوان سے مجھے جتنی زیادہ اُلفت تھی۔ اسی قدر عظیم نفرت اب میرے دل میں پیدا ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اب مجھے اپنی ماں ... اس خود غرض سازش پسند مکار بڑھیا کا دست نگر نہ ہونا پڑے گا۔ جو ہر وقت یہ چاہتی تھی کہ میرے حسن کو ایک قابل فروخت جنس سمجھ کر اسے گراں تر نرخ پر فروخت کرے۔ اب مجھے اس سے تعلق رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر اس نے مجھ پر جبر کیا۔ تو میں صاف کہہ دوں گی۔ کہ تیرا راستہ وہ ہے اور میرا یہ۔ بیوقوف سادہ لوح عورت۔ وہ دل میں سوچتی تھی میں ٹارنز کو دریافت کرونگی۔ اگر وہ کر بھی لے۔ تو کیا وہ اس کے دھمکانے پر اس روپیہ سے دست بردار ہو جائیگا جس کی خاطر اس نے اس دنیا میں اپنی زندگی اور عاقبت میں روح کو خطرہ میں ڈالا۔ وہ یقیناً مفلس۔ قلاش میرے پاس واپس آئے گی۔ اور اُسے آئندہ میرا دست نگر ہو کر رہنا پڑے گا۔ میں اسے اس شرط پر گذارہ دیتی رہونگی۔ کہ وہ کسی علیحدہ مقام پر تنہائی کی زندگی بسر کرے۔ جہاں بیٹھ کر وہ مجھے اپنی سازشانہ چالوں سے متاثر نہ کر سکے۔ لندن میں میں کسی بھی حالت میں اُسے اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتی۔ لندن میں جہاں میرا ارادہ کل واپس جانے کا ہے۔ اور جہاں میں ہیٹ فیلڈ سے اس کے وحشیانہ سلوک کا جو اس نے مجھ سے کیا بدلہ لینا چاہتی ہوں ... نہیں۔ یہ ضروری ہے کہ وہ آئیندہ مجھ سے جدا ہو کر رہے۔ اس کا گمنامی کی زندگی بسر کرنا ہی میرے لئے مفید ہے۔ ورنہ اندیشہ ہے۔ اس کی بدنامی کسی وقت میری تباہی کا موجب ثابت نہ ہو۔ ہر وقت اس بات کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ کہ لوگ معلوم نہ کرلیں۔ وہ بیس سال پہلے کی مسز سلنگسبی اور ایام گذشتہ کی مسز فٹز ہارڈونگ ہے۔ جسے ایک عمر رسیدہ بخیل کے قتل کے شبہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ وہ کسی سازش کے سلسلہ میں مارکوئیس آف ڈیلامور کی نظروں میں آچکی ہے۔ پس یہ نہایت بے جا ہے۔ کہ آئندہ اس سے میرا تعلق قائم رہے۔ اس کا زمانہ گذر گیا۔ میرا ابھی شروع ہوا ہے ...."

لارا۔ حسین و جمیل مگر بے اصول۔ بد اخلاق اور خطرناک لارا اسلسلہ خیالات میں اس مقام تک پہنچی تھی۔ کہ صدر دروازہ کی گھنٹی بشدت زور سے بجتی سنائی دی۔ اور چند منٹ میں ایک شخص تیزی سے چلتا اس کے کمرہ میں داخل ہوا جس نے زیادہ انتظار کی تاب نہ لاکر رسمی قواعد کو نظر انداز کر دیا تھا۔ اور خادمہ روزالی کو پیچھے ہی چھوڑ کر خود سیدھا اس کی طرف چلا آیا تھا۔

لارا اس کی طرف انداز تعجب سے جسے دیکھ کر اس کی خادمہ بھی حیرت زدہ ہوگئی کہنے لگی۔
"تون! ... کپتان یار قلما"

"ہاں فرشتہ صورت حسینہ تمہارا ناچیز خادم لورنزو" پرجوش اطالوی نے تیزی سے اس حسینہ کی طرف بڑھ کر اُسے دونو بازوؤں میں لیتے ہوئے کہا۔

آن واحد میں اس کے لب ان یاقوتی ہونٹوں سے وابستہ ہوگئے۔ اور عشق و راحت کی اس شب کو یاد کرکے جو اس نے اس کی صحبت میں بسر کی تھی۔ لارا کو اس کے یکایک نمودار ہونے پر سخت اضطراب پیدا ہوا۔

بدقت اس سے جدا ہوکر مگر اس کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے اور اس کے نازک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیکر وہ کہنے لگا۔ "جان سے پیاری لارا۔ کیا تم اس بے جا مداخلت کے لئے مجھے معاف کرسکتی ہو؟" یہ کہتے ہوئے اس نے اس کے دلفریب چہرہ کی طرف نظر اشتیاق سے دیکھا۔

"تم سے ناراض ہونا صریحاً غیر ممکن ہے۔" اس حسینہ نے بڑے دلفریب انداز سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم مجھے اس وعدہ شکنی کے لئے ملامت نہیں کروگی۔ جو میں نے آج کی۔" نوجوان اطالوی نے کہا۔ "مگر لارا تم ناراض بھی ہو۔ تو مجھے مورد عتاب بنانا بعید از انصاف ہوگا قصور میری محبت کا نہیں۔ تمہارے لاثانی حسن کا ہے جس کی کشش میرے اس وعدہ کو فراموش کرنیکا موجب بنی۔ کہ میں پیرس میں دوبارہ تم سے ملنے کی کوشش نہ کرونگا۔ بات یہ ہے۔ اس عارضی جدائی میں میں نے محسوس کیا۔ کہ تمہارے بغیر میری زندگی محال ہے جس دن میں تم سے جدا ہوا۔ اسی روز سے دماغ میں ایک عجیب ہیجان پیدا ہورہا ہے۔ ہر وقت طبیعت میں جوش اضطراب رہتا ہے۔ دن کے وقت اور رات کو بھی تمہاری تصویر آنکھوں کے سامنے پھرتی ہے۔ تمہاری ترنم خیز آواز کی موسیقی ہر وقت کانوں میں سنائی دیتی ہے۔ خواب میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمہارے سرخ لب جن سے عطر بیز ہوا خارج ہوتی ہے۔ میرے لبوں سے ملے ہوئے ہیں اور تمہاری محبت آمیز راحت بخش نگاہ میری نگاہ سے لگی ہوئی ہے۔ تخیل نے مجھے ایسے راحت بخش درد کی حالت میں رکھا ہے۔ کہ میں بہشتی زندگی بسر کرتے ہوئے بھی قلب کی پریشانی کو رفع نہیں کرسکا۔ اور انجام کار اپنی حالت کو ناقابل برداشت پاکر پیرس سے بہت دور اٹلی کو جاتے ہوئے تمہاری جدائی کی تاب نہ لاکر میں دفعتاً گرینڈ ڈیوک کا ساتھ چھوڑ اس طرف کو چلا آیا ..."

"ہائے یہ کیا دیوانگی . . . یہ کیسی ناعاقبت اندیشی ہے جو تم نے کی!" لارا نے اس خیال سے رنجیدہ ہو کر کہا۔ کہ اس نوجوان نے میری خاطر ایک ایسی عظیم قربانی کی۔ کیونکہ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس کی فیاضانہ عقیدت سے نہ صرف لارا کو غیر معمولی خوشی حاصل ہوئی۔ بلکہ اس کا قلب بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔

"تم اسے دیوانگی سمجھو۔ یا ناعاقبت اندیشی" لورنزو بار تھلما نے غیر معمولی گرمجوشی سے کہا "مگر میں یہی سمجھوں گا۔ کہ تمہاری محبت کی کشش مجھے یہاں لے آئی۔ اگر میں روئے زمین پر مفلس ترین گدا گر ہوتا۔ تو بھی میرا طریق عمل اس سے مختلف نہ ہوتا۔ کیونکہ میں پھر بھی تمہارے قدموں میں دوزانو ہو کر یہی کہتا۔ کہ اے راحت افزا حسینہ تو ہی میرے دل کو سکون دے۔ تمہاری خاطر مجھے صبح سے شام تک کتنی بھی محنت کرنی پڑتی۔ میں اُسے خوشی سے برداشت کرتا . . ."

"فیاض لورنزو" لارا نے خلاف معمول الفاظ کے ذریعہ دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "آہ فرشتہ خصلت حسینہ میں دیکھتا ہوں۔ میری محبت تمہارے دل پر بھی اثر کئے بغیر نہیں رہی" نوجوان اطالوی نے اُسے اپنے قریب لاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اپنا ایک بازو اس کی نازک کمر میں ڈال کر وہ بولا "خوش قسمتی سے میں اب مفلس و محتاج نہیں ہوں۔ اور یہ ضروری نہیں۔ کہ گذر اوقات کے لئے ملازمت کروں۔ قابل پرستش لارا سابقہ ملاقات میں میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس گذارہ لائق روپیہ موجود ہے۔ اور اس وقت میں نے یہ بھی درخواست کی تھی۔ کہ تم اپنی قسمت کو میری قسمت سے وابستہ کرنا منظور کرو۔ اس کے بعد میرے حالات میں بہتری کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ کیونکہ آج کے فرانسیسی اخبارات میں میں نے موتوٹی میں اپنے عمزاد بھائی کونٹ آف کارگنانو کے انتقال کی خبر پڑھی ہے۔ آئندہ میں نہ صرف اس کے خطاب بلکہ اس کی عظیم الشان دولت کا بھی مالک ہوں . . ."

"اوہ! میرے پیارے لورنزو" لارا نے اس محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ جو حقیقت میں اس جوان کے لئے اس کے دل میں تھی۔ مگر جیسے وہ اس صورت میں ضرور دبانے کی کوشش کرتی اگر یہ آخری فقرات اس کے کانوں میں نہ پہنچتے "اوہ! میرے پیارے لورنزو" اس نے اُسے چھاتی سے لگاتے ہوئے کہا۔ جس کی وجہ سے اس نوجوان کو اس کی چھاتی طوفانی سمندر کی موجوں کی طرح متحرک محسوس ہوئی۔ کیونکہ اس وقت وہ خود بڑے جوش کی حالت میں تھی "میں تمہاری اس فیاضی . . . اس عقیدت کا صلہ کیونکر دے سکتی ہوں؟ . . ."

"مجھ سے شادی کرکے۔ہاں اے دلنواز لارا۔ اگر تم منظور کرو۔ تو میں تمہیں اپنی قسمت کا مالک بنانے کو آمادہ ہوں"۔ وارفتہ نوجوان نے کہا۔" تم اچھی طرح جانتی ہو۔ مجھے تم سے کسی درجہ محبت ہے۔ اور تمہارا حسن سحرا فروز میرے لئے کیسی کشش رکھتا ہے۔ یہ آنکھیں تمہارے حسن کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتیں یہ کان تمہاری آواز کی موسیقی کے سوا اور کچھ نہیں سُنتے۔ لارا مجھے تم سے اس درجہ محبت ہے۔ کہ اگر تم دنیا کی سب سے بڑی گنہگار عورت ہوتیں۔ تب بھی تم سے میری محبت میں فرق نہ آتا۔۔۔"

" آہ! یہ دعوے!" لارا نے اپنا تمتمایا ہوا چہرہ اس کے فراخ سینہ میں چھپاتے ہوئے کہا۔" لورنزو جس وقت عشق کا یہ جوش فرو ہوجائے گا۔ تو کیا یہ سوچکر تمہیں تاسف نہ ہوگا کہ میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جس نے اپنی ذات اس آسانی کے ساتھ ایک کامل اجنبی کے حوالہ کردی تھی۔ اور جس کی نسبت۔۔۔ جکی نسبت تم اس وقت یہ جانتے تھے۔ کہ وہ گنہگار ہے"۔ اس نے مؤثر اور دردناک لہجہ میں کہا۔

" لارا یہ سمجھنا کہ میں تم سے شادی کرکے کبھی پشیمانی کا اظہار کروں گا۔ ظاہر کرتا ہے۔ کہ تم اب تک میری محبت۔۔۔ میری لامحدود محبت کو جاننے سے قاصر ہو" کونٹ آف کارگنا نو نے۔ کیونکہ لورنزو بارٹلما کا اب یہی لقب تھا۔ کہا" اور یہ بات بجائے خود میرے دل پر تیر ونشتر کا کام کرتی ہے۔ میرے لئے فقط اتنا کافی ہے۔ کہ تم حسینوں کی سرتاج ہو۔ اس کی مجھے پروا نہیں کہ تمہاری خصلت کتنی بُری ہے مجھے صورت سے کام ہے۔ سیرت سے نہیں۔ ممکن ہے تمہارا فوق الفطرت حسن کبھی تمہاری تحریص کا موجب ہوا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے۔ تمہارے مزاج کی گرمجوشی تمہاری کمزوری کا باعث ثابت ہوچکی ہو۔ مگر دلنواز لارا اس میں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ تم فیاض۔ مہربان اور خلیق ہو۔ اور تم ضرور اس شخص سے وفادار ثابت ہوگی۔ جو اپنی قسمت کو تم سے وابستہ کرتا ہے۔ اور جس کا فرض ہمیشہ یہ ہوگا۔ کہ تمہاری راحت کے سامان مہیا کرے۔ اس لئے میرے محبوب اس بات کا وعدہ کرو کہ تم کونٹس آف کارگنا نو۔۔۔ تم اس شخص کی بیوی بننا منظور کرتی ہو جسے ۱۲ ہزار سالانہ کی آمدنی ہے"۔

" لورنزو۔ اس روپیہ۔۔۔ اس قابل نفرت روپیہ کی خاطر نہیں جس کا تم ذکر کرتے ہو"۔ لارا نے اس خبر کو سُن کر بدقت اپنی خوشی کو ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس انداز سے کہا کہ اس کے چاہنے والے کو یقین ہوگیا۔ اس کی منظوری کسی خودغرضی پر مبنی نہیں"۔ نہیں لورنزو"۔ پری جمال حسینہ نے اپنے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔" تم نے جو فیاضانہ تجویز پیش کی ہے۔ میں اس کا جواب محض روپیہ کی

وجہ سے اثبات میں نہیں دیتی۔ کیونکہ خود میرے پاس کافی دولت موجود ہے . . . میں اس وقت . . ہزار پونڈ کی مالک ہوں۔ میرا جواب اگر اثبات میں ہوگا۔ تو محض اس لئے کہ میرے بانکے لورنزو مجھے تم سے دلی محبت ہے . . . ہاں میں سچ کہتی ہوں۔ تم سے مجھے ناقابل بیان محبت ہے . . .،،

"بس لارا۔ اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں" پرجوش نوجوان نے اسے اپنے سینہ سے لگاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے بعد اس نے اس عیار عورت کی طرف نگاہ شوق سے دیکھنا شروع کیا۔ جو اسکی محبت کا اس سرگرمی سے اظہار کرچکی تھی۔ اور اس نے دیکھا کہ اس کی خوشنما موٹی آنکھوں میں انہی تیز جذبات کی جھلک موجود ہے۔ جو اس کے اپنے سینہ میں تلاطم پیدا کر رہے تھے۔

چند منٹ تک یہ خوبصورت جوڑا پیار و محبت کرتا رہا۔ اور جیسا کہ ان حالات میں عموماً ہوا کرتا ہے وقت اس تیزی رفتار کے ساتھ خاموشی سے گذرتا گیا کہ دونوں میں سے کسی کو یہ محسوس نہیں ہوا کہ ہماری گفتگو ایک ثانیہ کے لئے بھی منقطع ہوئی ہے۔

آخر کار کونٹ اس حسینہ کے ملائم اور معنبر بالوں کو پیار کرتے ہوئے کہنے لگا۔" پیاری لارا اب میں تم سے ان الفاظ کا مطلب دریافت کیا چاہتا ہوں۔ جو تم نے ہماری پہلی ملاقات کے موقعہ پر اس بارہ میں کہے تھے۔ کہ میں اگرچہ شادی شدہ نہیں ہوں۔ مگر تم سے شادی نہیں کرسکتی۔ گو کسی کی داشتہ نہیں ہوں۔ مگر تمہاری داشتہ بھی نہیں بن سکتی۔ اور ہر چند کہ میرا اب تک کسی سے نکاح نہیں ہوا۔ تاہم میں کسی طرح تمہاری حوصلہ افزائی کرنے سے قاصر ہوں"

"یہ الفاظ گو بظاہر پراسرار ہیں۔ تاہم ان کی توضیح کچھ مشکل نہیں" لارا نے ظاہرداری کے لئے شرماتے ہوئے کہا۔ اور پھر اپنے برف کے ایسے سپید برہنہ بازو اسکی گردن میں اس انداز سے حمائل کرکے کہ دونو بالکل ایک دوسرے کے قریب ہوگئے۔ اور لورنزو بار غلما کا خون شراب کی تیزی کے ساتھ رگوں میں گردش کرنے لگا۔ وہ بولی "میں نے ایک ایسے لمحہ میں جسے تم کمزوری سمجھو . . . یا جوش یا جو کچھ بھی تم اس کا نام رکھو۔ اپنی ذات تمہارے حوالہ کردی تھی۔ وہ ایک ایسا اثر تھا جس کا میں مقابلہ نہ کرسکی۔ نہ میں نے اس کی نوعیت کو سمجھا۔ اور نہ اسے سمجھنے کی کوشش کی۔ مگر جب تم تھوڑی دیر میرے پاس ٹھیرے۔ تو میں نے محسوس کیا۔ کہ مجھے تم سے بے حد محبت ہے۔ اور گو تم اپنی طرف سے بھی عشق کا اظہار کرتے ہو۔ تاہم . . . یہ میرا اس وقت کا خیال تھا . . . تمہاری محبت دیرپا ثابت نہ ہوگی۔ اور کیا عجب ہے کہ تمہیں اس وقت کے کسی فیصلہ پر جو جلدی میں کیا گیا بعد ازاں تاسف کا احساس ہو۔ ان حالات میں میں نے یہی بہتر جانا۔ کہ اپنے دل کو خطرہ میں

نہ ڈالوں۔ تاکہ ایسا نہ ہو میں تم سے محبت کر کے بعد میں کسی دل شکن مایوسی پر اظہار پشیمانی کرتی رہوں۔
اس وقت میرا خیال یہی تھا۔ کہ تم محض اس لئے مجھ سے اس گرمجوشی کے ساتھ محبت کرتے ہو۔ کہ تمہارے
جذبات عارضی طور پر تیز ہیں۔ اور جس وقت یہ جذبات اپنی اصلی حالت پر آئے۔ تو پھر تمہیں ضرور اپنے
دل میں احساس تاسف ہوگا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ محض اپنی حفاظت . . . اپنے بچاؤ کی خاطر میں نے تم
سے اس پراسرار طریق پر گفتگو کی۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ تم نے آئندہ مجھ سے ملنے کی کوشش
نہ کرنا۔ مگر اب میرے پیارے لورنزو . . . اب کہ تمہیں سارے واقعہ پر غور کرنے کے لئے چند دن کی
مہلت مل چکی ہے . . . اب کہ تم نے میرے سامنے اپنی محبت کا ایسا زبردست اور ناقابل رد ثبوت
پیش کیا ہے۔ اور میں سمجھتی ہوں۔ کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ کسی فوری جوش . . . کسی عارضی ہیجان کا
نتیجہ نہیں . . . اب میں پس وپیش کو غیر ضروری سمجھ کر یہ کہتی ہوں کہ . . . ہاں میں تم سے شادی
کرنے کو آمادہ ہوں۔"

کونٹ آف کارگنا نو اس کے زہر میں بجھے ہوئے مگر ظاہر میں میٹھے الفاظ کو اس لذت سے
سنا کیا کہ جلدی ہی ان کے اثرات سے مسحور ہو گیا۔ اس فیاض جوان نے عشق کے میدان میں بالکل
آنکھیں بند کر کے قدم رکھا۔ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سوچا۔ کہ جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کس حد
تک مناسب اور واجب ہے۔ اس وقت اسکی یہ حالت تھی۔ کہ وہ اپنا سب کچھ یعنی اپنی راحت
عزت۔ شہرت اور نیکنامی اس حسینہ کے ساتھ شادی کرنے کی خاطر نثار کرنے کو آمادہ تھا۔ اس کی واحد
آرزو لارا کو اپنے قبضہ میں لینے کی تھی۔ اور اس کے زیر اثر وہ دیوانہ ہوا جاتا تھا . . . اس کا دماغ
جذبات کی حدت سے مشتعل ہو چکا تھا۔ اس وقت تک کہ عقد مناکحت انہیں ایک دوسرے سے وابستہ
کردے وہ ساری دنیا کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھتا تھا۔ اسکی حالت بعینہٖ اس امیر کبیر کی سی تھی
جو کسی عارضی دیوانگی کی حالت میں ایک ایسی مغنیہ سے شادی کرنے کو تیار ہو جاتا ہے جسے اگر وہ چند
سو پونڈ سالانہ پر اپنی تنخواہ دار بنانا چاہتا تو اسے ذرا بھی تامل نہ ہوتا۔

اور لارا . . . اس کے دل میں کیا گذر رہی تھی؟ ہمیں یقین ہے ناظرین اس کے خیالات کو
سمجھ چکے ہوں گے۔ لیکن اگر کوئی صاحب ایسے ہی ناتجربہ کار ہوں کہ وہ صحیح اندازہ کرنے سے قاصر
ہیں۔ تو ان کے استفادہ کے لئے ہم ان کا ذکر مختصر طور پر کر دیتے ہیں۔

مارکوئیس آف ڈیلامور سے باتیں کرتے ہوئے اس نے طریق شادی کی مذمت کی تھی۔ کیونکہ
وہ جانتی تھی۔ یہ پہلے شادی شدہ ہے اور اب شادی نہیں کر سکتا۔ پس اس نے گفتگو کو ایسے پیرایہ میں

لاکر اس کی داشتہ بننا منظور کرلیا تھا جس سے اس کا اس تعلق پر آمادہ ہونا اتنا خلاف ادب معلوم نہ ہوا جیسا ہونا چاہیئے تھا۔ اور نہ اس سے مارکوئیس کے احساسات کو ضرر پہنچا۔ اور وہ یقیناً اس کی داشتہ بن جاتی جیسا اس نے وعدہ کیا تھا۔ اگر کونٹ آف کارگنانو کی آمد سے اس کے خیالات ایک بالکل ہی نئی صورت اختیار نہ کرلیتے۔ کیونکہ کونٹ کی گفتگو نے اس کے ذاتی فوائد کو ایک بالکل ہی نئی روشنی میں پیش کرنا شروع کردیا تھا جس وقت سے اس نے اپنے رتبہ امارت اور اپنی دولت کی عظمت کا ذکر کیا۔ اسی وقت سے لارا کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگیا۔ کہ غریب مارکوئیس کو دھتا بتا کر نو دولتمند اطالوی کی درخواست منظور کرلی جائے۔

واقعی قسمت کی دیبی اس پر غیر معمولی طور سے مہربان تھی۔ ذرا دیر پیشتر اس نے سوچا تھا۔ کہ مارکوئیس سے کم و بیش دو لاکھ پونڈ وصول کرکے میں کسی نوجوان امیر سے شادی کرلوں گی۔ یہ خیالات لورنزو کی آمد سے پیشتر اس کے دل میں پیدا ہورہے تھے۔ مگر اب اس کی کیفیت سُن کر اس نے سوچا۔ کیا ضرور ہے میں ایک امیر کی بیگم بننے سے پہلے دوسرے کی داشتہ رہنے کی منزل طے کروں۔ صرف تاج امارت اسکی گرفت میں تھا۔ چند دن . . . چند گھنٹوں کے عرصہ میں وہ کونٹس آف کارگنانو کا رتبہ حاصل کرسکتی تھی۔ اور اس کا شوہر . . . کونٹ آف کارگنانو ایک ایسا شخص۔ ایسا خوبصورت اور وجیہ جوان تھا جس کے پہلو میں بیٹھنا بجائے خود موجب فخر ہوگا۔ ایک جاندار لاش سے وابستہ ہونے کی نسبت اس سے شادی کرنا ہزار درجہ موجب انبساط تھا۔

لارا کے بے نظیر۔ لاثانی حسن کی یہ تازہ کامیابی تھی۔ کیونکہ یہ اس کا لاجواب حسن ہی تو تھا جس نے چند ہفتوں کے عرصہ میں پہلے چارلس ہیٹ فیلڈ۔ پھر مارکوئیس آف ڈیبلاموور اور اب کونٹ آف کارگنانو کو اس کے قدموں میں دوزانو ہونے پر مجبور کیا۔ ان میں سے اول الذکر اور آخر الذکر اس کے باغ حسن کی بہار سے شادکام ہوچکے تھے۔ مارکوئیس غریب ابھی اس کا متمنی تھا۔ اور اس تمنا میں ۶۰ ہزار پونڈ اس حسینہ کو پیش کرچکا تھا۔ اول الذکر کے ساتھ اسکی شادی ایک راز کا درجہ رکھتی تھی۔ آخر الذکر سے شادی کرکے وہ اسے ہر جگہ مشتہر کرسکتی تھی۔ مارکوئیس کے ساتھ اس کا امکان ہی نہ تھا۔

یہ سب خیالات لارا مارٹیمر کے ذہن میں پیدا ہوئے۔ اور ان کی وجہ سے اسے ناقابل بیان مسرت محسوس ہونے لگی۔ اس نوخطاب یافتہ اطالوی جوان کے آغوش میں۔ ان راحت بخش خیالات کے زیر اثر لارا کے رخساروں پر دلفریب سرخی نمودار ہونے لگی۔ اور اسکی سیاہ ریشمی پلکوں کے نیچے اسکی چشم فسوں ساز میں آگ کی سی چمک پیدا ہوگئی۔

اس حسینہ کی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے کارگنانو نے کہا "جان سے پیاری لارا قسم ہے - تم کتنی خوبصورت ہو۔" اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے لبوں کو اس گل اندام کے یاقوتی ہونٹوں سے ملا دیا جو کسی پکے ہوئے لذیذ پھل کی طرح سرخ تھے "تمہیں دیکھنا . . . تمہارا نام لینا اور یہ سوچنا کہ عنقریب ہم ایک دوسرے سے ناقابل شکست طریق پر وابستہ ہو جائیں گے - آہ ! یہ باتیں کس درجہ راحت خیز ہیں - مگر دلنواز لارا - یہ کہو کہ یہ راحت بخش تقریب کتنا عرصہ ملتوی رہے گی ؟ . . . کب تم مجھ سے شادی کرنے پر آمادہ ہوگی ؟ . . ."

"میرے دل ، جان کے مالک لورنزو" لارا نے اس سے دلی اشتیاق سے پیار کرتے ہوئے کہا - "آؤ ، ہم انگلستان کو چلیں - وہاں . . . لندن میں پہنچ کر ہماری شادی بلا تاخیر عمل میں آسکے گی تمہیں پیرس میں کوئی خاص کام یا مصروفیت تو نہیں ہے ؟"

"کوئی نہیں" اس نے جواب دیا "اور ہو بھی تو کسی نہایت ضروری کام کی اس راحت افزا تقریب کے سامنے جس کا میں آرزومند ہوں . . جس کے لئے بیقرار ہو رہا ہوں - کیا ہستی ہے ؟"

"بس تو کل جس قدر سویرے انتظام ہو سکے - ہمیں پیرس سے رخصت ہو جانا چاہیئے" لارا نے کہا -

"اور اس عرصہ میں بھی ہم ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں" کونٹ نے اس حسینہ کو چھاتی سے لگاتے ہوئے کہا -

اس پری نے اس کا جواب اثبات میں دیا - اور کچھ عرصہ پیار و محبت کرنے کے بعد اس نے خادمہ کو اس بارے میں ضروری ہدایات کر دیں - کہ ہمیں یہاں سے روانگی کی تیاری کرنی چاہیئے

رات کا کھانا بڑے اہتمام سے تیار کیا گیا - جبکہ ارشامپین کے اثر نے عاشق و معشوق کی آنکھوں میں اور زیادہ چمک پیدا کر دی - اور ان کے چہروں پر سرخی نمودار ہو گئی -

گھڑی نے ۱۱ بجائے تھے اور یہ مسرور جوڑا خوابگاہ کی طرف جانے کو تھا - کہ روزالی اضطراب کی حالت میں داخل ہو کر لارا کو الگ لے جا کے آہستہ لہجہ میں کہنے لگی - "میڈموازل آپ کی ماں آئی ہیں - میں نے ان سے بہتیرا کہا کہ آپ مصروف ہیں - مگر وہ کھانے کے کمرہ میں بیٹھی آپ کا انتظار کر رہی ہیں"

کونٹ سے مخاطب ہو کر جس نے اس گفتگو کا ایک لفظ بھی نہیں سنا تھا لارا نے کہا "پیارے

لورنزو میری ماں آگئی ہے . . . مگر اس کی وجہ سے ہمارے انتظامات میں کسی طرح کی خلل اندازی نہ ہوگی"
یہ آخری فقرہ اس نے اس وجہ سے کہا کہ پہلا فقرہ سن کر نوجوان اطالوی کے چہرہ پر فکر و تشویش کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"مگر میں دیکھتا ہوں۔ تم بھی اسکی آمد پر بہت زیادہ خوش نہیں ہو" لورنزو نے اسکی طرف پیار کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا ہوتا کہ وہ نہ آتی" اس نے جواب دیا۔ "مگر خیر اب آگئی۔ تو بھی ہمیں کچھ اندیشہ نہیں میں کسی طرح اسکی محتاج یا دست نگر نہیں ہوں۔ تم نے دس منٹ کے لئے صبر کرنا۔ میں ابھی واپس آتی ہوں"
یہ کہہ کر اس نے اس کا ہاتھ پیار سے دبایا۔ اور اس کے بعد تیزی سے چلتی کمرہ سے باہر گئی۔ سمجھ دار خادمہ روزالی پیغام پہنچاتے ہی وہاں سے چلی آئی تھی
لارا کھانا کھانے کے کمرہ میں پہنچی۔ تو دیکھا کہ اسکی ماں ایک کرسی پر بیٹھی ہے۔ کپڑوں کی گرد اور بدن کی تھکی ہوئی حالت ظاہر کرتی تھی۔ کہ وہ کسی کھلی گاڑی میں گرد آلود سڑک پر سفر کرکے ابھی پیرس میں پہنچی ہے۔

باب ۱۸۴ لارا اور اسکی ماں۔ ایک خلاف امید واقعہ

"دیکھ لو پرڈیٹا . . . کیا نام لارا میں اپنے وعدہ پر یہاں تمہارے پاس پہنچ گئی ہوں" بڑھیا نے وہیں کرسی پر بیٹھے بیٹھے بیٹی سے بغلگیر ہونے تک کی پروا نہ کرکے کہا "دیکھ لو۔ میں نے وعدہ سے ایک دن بھی اوپر نہیں ہونے دیا"

"ایسا معلوم ہوتا ہے تم کیلے یا بولون سے ڈاک گاڑی میں سوار ہو کر آئی ہو" لارا نے کہا "تمہارے کپڑوں کی گرد ظاہر کرتی ہے۔ تم نے گاڑی کے اندر بیٹھنے کی بجائے اس کے باہر نشست حاصل کی اور یہ سب باتیں ثابت کرتی ہیں۔ کہ تمہیں ٹارنز کی تلاش اور اپنے ارادوں میں پوری کامیابی ہوئی ہے" یہ کہتے ہوئے اس نے بڑھیا کے چہرہ کی طرف نظر غور سے دیکھنا شروع کیا۔
وہ بولی "مجھے اتنی کامیابی تو حاصل ہوئی۔ کہ اسکی نسبت کچھ حالات معلوم ہو گئے ہیں۔ رہا اس سے روپیہ وصول کرنے کا معاملہ۔ وہ امید نقش بر آب ہی ثابت ہوئی"
"اور وہ حالات کونسے ہیں جن کا تم ذکر کرتی ہو؟" لارا نے پوچھا جو اس کے انداز سے پہچان گئی

تھی کہ یہ اپنے سفر سے ناکام واپس نہیں ہوئی۔
"یہی کہ مجھے یقینی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ سیول کا قاتل ٹارنر ہی تھا... اور... اور وہ خود بھی مارا جا چکا ہے۔"
"آہ تو کیا ٹارنر اب زندہ نہیں؟" لارا نے کہا۔ پھر اپنی ماں کی طرف پر معنی نظر ڈال کر وہ کہنے لگی "اماں تم لندن میں اس سے بدلہ لینے گئی تھیں... اور اب کہتی ہو۔ وہ مارا جا چکا ہے۔ ان دو جملوں کی درمیانی کڑی کو میں خوب سمجھتی ہوں۔ کسی توضیح کی ضرورت نہیں۔"
"لارا بخدا تم میری نیت پر شبہ کرتی ہو" عمر رسیدہ عورت نے بیٹی کے خوفناک اشتباہ سے ہیبت زدہ اور متعجب ہو کر کہا۔ اور اسے خود اپنی ناعاقبت اندیشی پر افسوس ہوا جس کے زیر اثر اس نے اس قسم کا مبہم فقرہ کہا جس کی وجہ سے اسکی بیٹی کو یہ رائے قائم کرنے کا موقعہ ملا۔
"خیر اب اس سوال پر بحث کرنا لاحاصل ہے" لارا نے ایسے لہجہ میں کہا جس سے اُس کی ماں کو یقین ہو گیا۔ کہ وہ شبہ جو اس کے ذہن نشین ہو چکا ہے۔ اُسے کسی طرح رفع نہیں کیا جا سکتا اور درواقعہ میں لارا نے یہ فقرہ کہا بھی اسی نیت سے تھا۔ پھر وہ کہنے لگی "بلا شبہ تم خوش ہو کہ ٹارنر اب زندہ نہیں۔ اور یہ بات بجائے خود تمہارے لئے کافی اطمینان بخش ہے۔"
"پروڈیٹیا... تمہارا نام لارا" بڑھیا نے ایسے لہجہ میں کہا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ اسکی زبان اور حلق نہایت خشک ہو گئے ہیں "کیا باعث کہ تم مجھے دق کر کے خوش ہوتی ہو؟ میں دیکھتی ہوں کچھ عرصہ سے... یوں سمجھ لو کہ چارلس ہیٹ فیلڈ کے ساتھ تمہارے تعلق کے زمانہ سے ہمارے درمیان ایک رکاوٹ سی پیدا ہو چکی ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہمارا سلوک اس قسم کا ہے۔ گویا ایک کو دوسری اپنا مسلمہ دشمن سمجھتی ہے۔ یا ایک کو دوسرے پر ذرا اعتماد اور بھروسہ نہیں۔"
"ٹھیک ہے" لارا نے تسلیم کیا "مگر اماں اس میں قصور سراسر تمہارا ہے۔ تم نے مجھ پر اس طرح حکومت کرنی چاہی جسے میں کبھی... کسی حال میں برداشت نہ کر سکتی تھی۔ تم نے مجھے ایسے طریق پر دھمکیاں دینی شروع کیں جسے میں کبھی فراموش نہیں کر سکتی..."
"پھر کیا تم نے اس کا بدلہ مجھ سے بدزبانی کر کے نہیں لے لیا؟" مسز مارٹیمر نے اپنی بیٹی کی طرف کینہ آمیز نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"مانا کہ میں نے ایسا کیا۔ مگر اس میں تو کلام نہیں کہ ابتدا تمہاری طرف سے ہوئی۔ لیکن کیا فائدہ کہ ہم یہاں اپنا وقت اس تو تو میں میں میں ضایع کریں۔ جس کا نتیجہ ناگوار ہی نکل سکتا ہے۔

حالات اس قسم کے پیش آئے ہیں، کہ میں ایک شاندار دور زندگی اختیار کر سکتی ہوں ۔ اور اسے اختیار کر کے مجھے راحت اور فراوانی حاصل ہونا یقینی ہے ۔ قسمت نے مجھے جو نادر موقعہ دیا ہے ۔ میں اسے ہاتھ سے دینا نہیں چاہتی ۔ مختصر یہ کہ عنقریب میری شادی ایک نوجوان اطالوی امیر سے ہونے والی ہے جس سے مجھے عشق ہے ۔ جو صاحب دولت و منزلت ہے ۔ جس میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو ہونی چاہئیں ۔"

"آہ ! تم شادی کی تیاری کر رہی ہو ؟" مسز مارٹیمر نے بظاہر اس انداز سے کہا ۔ گویا یہ ایک معمولی اور اعتراض سے خالی بات ہو ۔ اگرچہ باطن میں اسکی کینہ ور روح اس اطلاع سے بہت خوش ہوئی ۔ کیونکہ اس نے سوچا اس شادی سے یہ کامل طور پر میرے اختیار میں ہو جائے گی ۔

ناظرین بھولے نہ ہوں گے ۔ کہ گو لارا کے چارلس ہیٹ فیلڈ سے شادی کرنے کے واقعہ کا اس بوڑھی عورت کو علم تھا ۔ تاہم خود لارا اسکی واقفیت سے قطعاً بے بہرہ تھی ۔

"ہاں ۔" لارا نے جواب دیا "عنقریب میری شادی ہو جائے گی ۔ کل صبح میرا ارادہ پیرس سے عازم انگلستان ہونے کا ہے ۔ میں لندن کو اس لئے واپس جاتی ہوں ۔ کہ اب میں قابل نفرت ہیٹ فیلڈ کی دست نگر نہیں رہی ۔ اور اپنے اوقات فرصت میں ان گستاخانہ بدسلوکیوں کا جو ان باپ بیٹے نے مجھ سے کیں بدلہ لینا چاہتی ہوں ۔ اب اس سوال کو طے کرنا میرے اور تمہارے اختیار میں ہے ۔ کہ آئندہ ہمارا باہمی سلوک کیسا ہو ۔ اگر مجھ سے دوستانہ سلوک کرتی رہو گی ۔ تو مجھے بھی معقول امدادی وظیفہ دینے میں انکار نہیں ۔ لیکن اگر مخالفت پر کمر باندھو گی ۔ تو پھر مجھے اسکی بھی ذرا پروا نہیں ۔ جو تمہارے جی میں آئے کرنا ..."

"بیٹی لارا افسوس ہے ۔ تم اپنی ماں سے اسطرح کی گفتگو کرتی ہو ۔" مسز مارٹیمر نے کہا "جو امداد تم مجھ سے چاہتی ہو ۔ صاف بیان کرو ۔ مجھے ذرا بھی عذر نہ ہوگا ۔"

"میں تم سے فقط یہ چاہتی ہوں کہ فرانس میں ... خواہ کسی جگہ جہاں تمہارا جی چاہے ... بہر حال فرانس میں سکونت اختیار کرو ۔" لارا نے جواب دیا "میری طرف سے یہ ہوگا ۔ کہ ہر سہ ماہی تمہیں دو سو پونڈ وظیفہ دیتی رہونگی ۔"

مسز مارٹیمر بولی "تمہاری پیش کردہ شرائط کا مالی حصہ خاصہ معقول ہے ۔ مگر دوسرا حصہ جو میری سکونت پر پابندی عاید کرتا ہے ۔ وہ اتنا ہی سخت اور رنجدہ ہے ۔ جیسے وہ شرطیں جو اگلے دن ہیٹ فیلڈ نے تم پر عاید کی تھیں ۔"

لارا کہنے لگی "مجھے افسوس ہے کہ تم پر اس قسم کی پابندیاں عاید کرتی ہوں ۔ مگر ان کے بغیر چارہ کار نہیں

اب یہ بات تمہارے اختیار میں ہو کہ ان شرطوں پر عمل کرو یا مجھ سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

"بہتر میں تمہاری شرطیں مانتی ہوں" بڑھیا نے کہا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی ابھی بیٹی کا مقابلہ کرنے کا وقت نہیں آیا۔

"بہت اچھا" لارا نے جواب دیا۔ اور اس کے لہجہ سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ اسے اس بات کی پروا نہیں۔ معاملہ کی آخری صورت کیا ہو۔ کیونکہ اسے بالکل معلوم نہ تھا۔ کہ میں کونٹ آف کارگنا نو سے شادی کر کے سراسر اپنی ماں کے بس میں ہو جاؤں گی پھر کہنے لگی "اب میں تم سے ایک سوال اور پوچھنا چاہتی ہوں"

"کیا؟ . . . پرڈیٹا وہ سوال کیا ہے؟" عمر رسیدہ عورت نے کہا۔

"تم پھر بھول جاتی ہو۔ یاد رکھو میرا نام لارا ہے" بیٹی نے تمکنت سے کہا "جو سوال میں تم سے پوچھنا چاہتی ہوں۔ اس سے واضح ہو جائے گا۔ کہ ہمارے لئے ایک دوسرے سے جدا رہنا کس درجہ ضروری ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ . . . چاہے تمہیں غصہ ہی آئے . . . تم عجیب ڈھیٹ عورت ہو۔ سینکڑوں موقعے ایسے ہیں جن میں تم ناحق کی دخل اندازی کر کے اپنے آپ کو الجھن میں ڈال لیتی ہو۔ بھلا مارکوئیس آف ڈیلامور سے تمہاری کب کی واقفیت ہے؟"

"مارکوئیس آف ڈیلامور!" بڑھیا نے حد درجہ اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا۔ "نہیں . . . بالکل نہیں بے شک میں نے اس کا نام سنا ہے۔ مگر اس طرح جیسے اور صاحب مرتبت لوگوں کے نام سنے جاتے ہیں۔ جہاں تک میرا حافظہ مدد دیتا ہے۔ میری کبھی اس مارکوئیس آف ڈیلامور سے ملاقات نہیں ہوئی۔"

"ممکن ہے تمہاری ملاقات ہوئی ہو۔ اور تم نے یہ نہ جانا ہو کہ یہ شخص کون ہے" لارا نے جواب دیا "بہرحال ان دنوں تم نے ایک شخص کے روبرو اپنے آپ کو ایک جرنیل کی بیوی ظاہر کیا۔ اور کہا کہ اس کا ہندوستان میں انتقال ہوا ہے"

مسز مارٹیمر کی بجائے کوئی اور ہوتا تو اس ذکر سے ضرور چونک جاتا۔ مگر اس عیار عورت نے اپنی بیٹی کے ساتھ ظاہر کچھ اور باطن کچھ اور کا جو طریق عمل اختیار کر رکھا تھا۔ اس کی وجہ سے اس نے چہرہ کے آثار میں ذرا بھی فرق نہیں آنے دیا۔ کیا مجال اس کی صورت میں ذرا بھی تبدیلی ہوئی ہو۔ حالانکہ اس ذکر نے اس کے دل میں معاً یہ خیال پیدا کر دیا۔ کہ مسٹر ورنن جس کے مکان پر یہ گفتگو ہوئی تھی۔ مارکوئیس آف ڈیلامور ہی کا نام ہوگا۔ اس بات کا خیال نہ کرتے ہوئے کہ یہ تازہ دریافت آگے چلکر میرے لئے کس درجہ مفید ثابت ہو سکے گی۔ مگر اپنے ظاہری سکون میں ذرا بھی فرق نہ لاتے ہوئے اس نے فیصلہ کر لیا کہ لندن میں جو واقعات زاویہ نشین حسینہ۔ اس کے باپ اور لارڈ ولیم ٹریویلین کے

متعلق پیش آئے تھے ان کا ذکر لارا کے سامنے بالکل نہ کیا جائے۔

پس بغیر کسی تامل کے۔ بیٹی کی متجسسانہ نگاہ کے سامنے کسی طرح کے اضطراب کا اظہار کئے بغیر اس نے کہا "مجھے یاد نہیں۔ کہ میں نے یہ بات کسی شخص کے روبرو کہی ہو"۔

"خیریت ہے۔" لارا نے بظاہر اپنے دل سے مخاطب ہو کر کہا۔ "مگر خیر یہ معاملہ ایسا نہیں جس کا میری ذات سے تعلق ہو"۔

"گو اس سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تم خود اس مارکوئیس آف ڈیلامور سے ناآشنا نہیں ہو" مسز مارٹیمر نے لاپروائی سے کہا۔

یہ الفاظ اس کے منہ سے نکلے ہی تھے۔ کہ صدر دروازہ پر زور کی دستک سنائی دی۔ اور چند منٹ کے عرصہ میں ایک آواز جسے لارا اور اس کی ماں دونوں خوب پہچانتی تھیں۔ روزالی سے یہ کہتے سنی گئی "تمہاری مسٹرس ابھی سو تو نہیں گئی کیا؟ میں ان سے ایک ضروری کام کے لئے فوراً ملنا چاہتا ہوں"۔

خادمہ جو بڑی ہوشیار لڑکی تھی یہ جان کر کہ مارکوئیس آف ڈیلامور کو کیونکہ نووارد وہی تھا تکلیف انتظار دینا اور جوان اطالوی کے روبرو لے جانا مناسب نہ ہوگا۔ بلاتامل اسے اس کمرہ کی طرف لے آئی تھی جہاں لارا اور اس کی ماں مسز مارٹیمر باتیں کر رہی تھیں۔

مگر جونہی روزالی نے مارکوئیس کو ان کے کمرہ میں داخل کیا۔ اس امیر کے منہ سے غصہ اور حیرت کا کلمہ نکلا۔ اور مسز مارٹیمر کی طرف تیزی سے بڑھ کر وہ چلا کر کہنے لگا "شریر النفس عورت اچھا ہوا تو مل گئی۔ لا میری بیٹی میرے حوالہ کر . . . بتا تو نے اُسے کہاں چھپا رکھا ہے؟"

یہ کہہ کر اس نے بوڑھی عورت کو کلائی سے مضبوط پکڑ لیا۔

"مائی لارڈ میں آپ کا مطلب سمجھ گئی" عمر رسیدہ عورت نے کہا "مگر بخدا آپ مجھ پر سراسر بے جا الزام عاید کر رہے ہیں"۔

"بے جا!" مارکوئیس نے جس کا چہرہ غصہ سے سپید ہو رہا تھا۔ جوش میں بھر کر کہا۔ "بالکل نہیں میرا الزام ہرگز بے جا نہیں۔ کیونکہ یقیناً تمہیں نے میری بیٹی . . . میری عزیز ایگنس کو کہیں چھپایا ہے"۔

"یہ بالکل غلط ہے" عیار عورت نے اس انداز سے کہا کہ مارکوئیس اس کے جوش کو راستی پر محمول کر کے اس کا بازو چھوڑ کر چند قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"غلط"۔ اس نے کہا "کیا تم اس بے جا حرکت کی مرتکب نہیں ہوئی ہو . . . اس کے باوجود اگر

تمھیں اس بارہ میں کچھ حال معلوم ہو ۔ ۔ ۔ اگر تم جانتی ہو ۔ ۔ ۔ "

"یہ میں جانتی ہوں وہ کہاں ہے" مسز مارٹیمر نے قطع کلام کر کے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مجھے اس شخص سے انعام اور لارڈ ولیم ٹریویلین سے انتقام لینے کا بہت اچھا موقعہ مل گیا۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ چار دن بیشتر جب وہ اگنیس ورنن کو بہت بڑی امیدوں کے ساتھ لارڈ ولیم کے مکان واقعہ پارک سکوئر میں لے گئی تھی۔ اس امیر کی بدسلوکی سے اسے سخت ہی رنج ہوا تھا

"اس صورت میں تم یقیناً اس کے فرار سے بے تعلق نہیں ہو گی" عمر رسیدہ امیر نے اسے نفرت اور بے اعتمادی کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ واضح ہو کہ اس عرصہ میں اس کے خیالات سوال زیر بحث کی طرف اس درجہ لگے ہوئے تھے۔ کہ اس نے لارا کی طرف جو ایک جانب کھڑی تھی بالکل توجہ نہیں دی۔ پھر وہ بوڑھی عورت سے دوبارہ مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "آخر تم کس لئے اس مکان میں گئی تھیں جس میں اگنیس سکونت رکھتی تھی؟ ۔ ۔ ۔ کس واسطے تم اس کی تنہائی میں مخل ہوئیں؟ ۔ ۔ "

"مائی لارڈ ان سوالات کا جواب کچھ مشکل نہیں" مسز مارٹیمر نے اپنی خود ضبطی میں ذرا بھی فرق نہ لاتے ہوئے کہا۔

"مگر پہلے تم یہ بتاؤ میری بیٹی کہاں ہے؟ ۔ ۔ ۔ اسے کیا افتاد پیش آئی کہ وہ گھر سے نکلنے پر مجبور ہوئی؟" امیر موصوف نے کہا "اگر واقعی تم نے اس کے اغوا میں حصہ لیا ہے تو میں تمھیں معاف کر دونگا۔ نہ صرف یہ بلکہ معقول انعام دونگا۔ ۔ "

مسز مارٹیمر بولی۔ "یہ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ آپ کی بیٹی ہر طرح محفوظ ہے"

"اس بیان کے لئے میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں" بوڑھے نواب نے انداز شکر گذاری سے دونو ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ پھر یکایک لارا کی موجودگی کا خیال کر کے وہ اسکی طرف متوجہ ہو کر مشتبہ انداز سے کہنے لگا "میری پیاری لارا۔ کیا بات ہے میں اس عورت کو تمہارے پاس دیکھتا ہوں۔ جس کی ذرا دیر پیشتر میں نے اس زور سے مذمت کی تھی؟"

"صاحب یہ میری دور کی رشتہ دار ہے" لارا نے جلدی سے کہا اگرچہ اس نے چہرہ پر کسی طرح کی پریشانی ظاہر نہیں ہونے دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارکوئیس سے آنکھ بچا کر اپنی ماں کو کچھ اشارہ کیا جس کا مطلب اس نے پورے طور سے سمجھ لیا۔

"آہ! اسی لئے اس کا نام مارٹیمر ہے" مارکوئیس نے لارا کے بیان سے ہر طرح مطمئن ہو کر کہا خصوصاً اس لئے کہ بوڑھی عورت نے اس بیان کی تردید نہیں کی تھی۔ پھر وہ لارا کو ایک طرف الگ لے جا کر

دبی زبان میں اس سے کہنے لگا "میں یہ درخواست کرنے آیا تھا۔ کہ کل کی روانگی کی تجاویز میں میں نے تھوڑی سی تبدیلی کر دی ہے۔ اسے مہربانی سے تم بھی منظور کرو۔ تم سے جدا ہو کر میں ہوٹل میں پہنچا تو وہاں میرے نام ایک خط آیا ہوا تھا جس سے یہ رنجیدہ خبر معلوم ہوئی۔ کہ میری بیٹی . . . جسے بعض خاص حالات کے زیر اثر میں علیحدگی اور تنہائی میں رکھنے پر مجبور تھا۔ یکایک پراسرار طریق پر عدم پتہ ہو گئی ہے۔ اس واقعہ کو ظہور میں آئے پانچ دن ہو چکے ہیں۔ لیکن مسز گفرڈ نے جو میری سر خادمہ اور میری بیٹی انگینس کی محافظ ہے۔ اس خیال سے مجھے اس کی جلد تر اطلاع نہ دی کہ شاید وہ واپس آجائے۔ تم سمجھ لو اس واقعہ سے مجھے کس قدر رنج اور صدمہ ہوا ہے . . ."

"صاحب اس مصیبت میں مجھے آپ سے دلی ہمدردی ہے۔" لارا نے یہ ظاہر کرتے ہوئے گویا وہ اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھ رہی ہے قطع کلام کر کے کہا۔ کیونکہ وہ اس وقت تک کہ ۶۰ ہزار پونڈ کی ہنڈی کا روپیہ وصول ہو جائے۔ مارکوئیس سے خوشگوار تعلقات قائم رکھنا ضروری سمجھتی تھی۔ "واقعی مجھے آپ سے گہری ہمدردی ہے۔ اور میں سمجھ سکتی ہوں۔ آپ کس لئے اپنے انتظامات میں تبدیلی کرنے پر مجبور ہوئے۔ میری دانست میں آپ فوراً ہی عازم انگلستان ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں . . .؟"

"ہاں یہی میرا ارادہ ہے۔" مارکوئیس نے جو مسز گفرڈ کی بھیجی ہوئی خبر کے باعث بڑے اضطراب کی حالت میں تھا کہا۔ "ہوٹل میں واپس جانے تک میرے لئے وہاں ایک خاص چہار اسپہ گاڑی تیار ہوگی۔ اور میں امید کرتا ہوں تم بھی بلا تاخیر میرے پیچھے لندن میں پہنچ جاؤ گی۔"

"جی ہاں میں کل وقت مقررہ پر یہاں سے چل دونگی۔" لارا نے جواب دیا۔ "مجھے اس کا سخت افسوس ہے۔ کہ انتظامات روانگی کے مکمل نہ ہونے کے باعث میں آپ کا ساتھ نہ دے سکی . . ."

"جان سے پیاری لارا۔" مارکوئیس نے لمحہ بھر کے لئے اس حسینہ کی راحت بخش صحبت میں اپنی مصیبت کے رنج کو فراموش کر کے کہا۔ "ہماری جدائی یقیناً طویل نہ ہوگی۔ اور میں امید کرتا ہوں آج سے دو روز بعد جب ہماری لندن میں ملاقات ہوگی۔ تو میں اپنی انگینس کے متعلق تمہیں کوئی تسلی بخش خبر دے سکونگا۔"

پھر وہ مسز مارٹیمر کی طرف متوجہ ہو کر جو بظاہر کمرہ کی آرائش کو نظر غور سے دیکھ رہی تھی۔ اگرچہ حقیقت میں اس کے کان دونو کی باتوں کی طرف لگے ہوئے تھے۔ جنہیں وہ باوجود بڑی کوشش کے نہ سن سکی۔ اور اس طرح یکایک اس کے قریب جا کر کہ وہ چونک گئی کہنے لگا۔ "میڈم میری رائے میں اگر میں تمہیں اپنی بیٹی انگینس کی نسبت ضروری واقفیت حاصل کرنے کے عوض ایک سو پونڈ انعام پیش کر دوں تو وہ یقیناً کم نہ ہوگا۔"

"مائی لارڈ۔ بس ایک سو پونڈ۔" مسز مارٹیمر نے حقارت آمیز لہجہ میں کہا "اگر آپ کو واقعی اس جوان لڑکی سے محبت ہے جسے آپ اپنی بیٹی ظاہر کرتے ہیں۔ تو اس سے دوبارہ ملنے کے لئے پانچ چھ سو پونڈ خرچ کر دینا بڑی بات نہیں ہے۔"

"پیاری لارا ... مس مارٹیمر" امیر نے بے صبری سے اس حسینہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا "اجازت دو کہ میں تمہاری میز کے قریب بیٹھ کر اس حریص عورت کی طلب کردہ رقم کے لئے چک لکھ دوں۔"

"آپ مجھے حریص کہتے ہیں" مسز مارٹیمر بولی "حالانکہ میں چاہوں تو اس تعلق کے اخفا کے لئے بھی آپ سے معاوضہ حاصل کر سکتی ہوں جو آپ کے اور آپ کی 'پیاری لارا' کے درمیان قائم نظر آ رہا ہے۔" یہ فقرہ مسز مارٹیمر نے طنزیہ پیرایہ میں کہا۔ اور اس کی سانپ کی سی آنکھیں خوفناک طریق پر اس کی بیٹی کی طرف لگ گئیں۔

"خاموش اے عورت"۔ مارکوئیس نے تحکمانہ لہجہ میں کہا۔ پھر جب سامان نوشت اس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ تو اس نے ایک چک لکھ کر بوڑھی عورت کی طرف پھینکتے ہوئے کہا۔ "مجھے افسوس ہے میرے پاس نقدی موجود نہیں۔ اس لئے میں تمہیں اپنے لندنی ساہوکاروں کے نام چک لکھ دینے پر مجبور ہوں۔ مگر دیکھ لو اس کی رقم میری پہلی پیش کردہ رقم سے پوری چھ گنا زیادہ ہے۔"

"جی ہاں میں نے دیکھ لیا یہ چھ سو پونڈ کے لئے ہے۔" اس نے سرد مہری سے کہا۔ اور پھر چک کو جلدی سے تہ کر کے اس نے اسے جیب میں رکھ لیا۔ اور کہنے لگی۔ "اب سنئے میں آپ کو آپ کی دختر ایگنس کی نسبت سارے حالات سے خبردار کرتی ہوں۔ اور خدا گواہ ہے۔ میں آپ کو کسی طرح کی غلط فہمی میں مبتلا کرنا نہیں چاہتی۔"

"اگر تم ایسا کرو بھی تو میں چک کی ادائیگی رکوا دونگا" مارکوئیس نے کہا "اس لئے تم احسان کو بالائے طاق رکھ کر جو کچھ معلوم ہو۔ بیان کر دو۔ میرا وقت بہت قیمتی ہے۔"

مسز مارٹیمر کو مارکوئیس کے حقارت آمیز سلوک سے رنج تو ہوتا۔ مگر اس کی کافی سے زیادہ تلافی اسکی دی ہوئی رقم نے کر دی تھی۔ پس وہ کہنے لگی "مائی لارڈ مختصر طور پر یوں سمجھ لیجئے کہ لارڈ ولیم ٹریولین جس سے اگر آپ ذاتی طور پر واقف نہیں تو بھی اس کے نام سے ضرور خبردار ہوں گے۔ آپ کی دختر پر فریفتہ ہو چکا ہے۔ اس نے میری معرفت ایگنس کے نام ایک خط بھیجا تھا۔ میں وہ خط لیکر گئی۔ مگر خدا جانتا ہے ایگنس ایک نہایت پاکباز اور نیک لڑکی ہے۔ میں بڑی کوشش کے باوجود اسکے دل پر کچھ بھی اثر پیدا نہ کر سکی۔"

"خدا کا شکر ہے" مارکوئیس نے گرمجوشی سے کہا۔

"اب اگرچہ لارڈ ولیم کو آپ کی دختر سے سچی محبت ہے۔ تاہم اس میں شک نہیں . . . اور میرے خیال میں مس انگیس . . ."

"تم اپنے خیالات کو رہنے دو" مارکوئیس نے غیر معمولی بے صبری اور اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے کہا "یہاں پر ذکر واقعات کا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا لارڈ ولیم میری دختر کو مکان پر سے لے گیا تھا؟"

"نہیں مائی لارڈ۔ انگیس کی ماں اسے لے گئی تھی" مسز مارٹیمر یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس بیان کا عمر رسیدہ نواب پر کیا اثر ہوتا ہے۔ اس کی طرف نظر غور سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"آہ! تو میرے بدترین اندیشوں کی تصدیق ہو گئی" اس نے ذہنی اذیت کی حالت میں کہا۔

"مگر آپ مایوس نہ ہوں" مسز مارٹیمر نے تسلی دی "کیونکہ مس انگیس بعد ازاں اس مکان سے نکل آئی تھی جس میں اسکی ماں نے اُسے رکھا . . ."

"اوہ! اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسے اب بھی مجھ سے . . . اپنے باپ سے محبت ہے" مارکوئیس نے خوشی کے لہجہ میں کہا۔ "شکر ہے وہ اس عورت کی باتوں میں نہیں آئی . . . مگر تم باقی حالات بیان کرو" اس نے فقرہ کو ناتمام ہی چھوڑ کر پھر بے صبری سے کہا۔

"جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ اس مکان سے جہاں اسکی ماں نے اُسے رکھا تھا نکل کر وہ ایک بدمعاش کے ہاتھوں میں پڑی جس سے حسن اتفاق سے میں نے اُسے بچایا۔ اور چونکہ میں نہیں جانتی تھی اُسے کہاں لے جانا چاہیئے۔ اس لئے میں نے اُسے لارڈ ولیم ٹریویلین کے پاس پہنچانا ہی بہتر جانا۔ تاکہ وہ اس کی نسبت جو کارروائی مناسب سمجھیں کریں۔ لارڈ ممدوح نے جو ایک عزت دار آدمی ہیں . . . اور آپ ان سے ملیں تو مہربانی سے کہہ دیں میں انہیں کتنا عزت دار سمجھتی ہوں" اس نے طنزیہ لہجہ میں کہا "لارڈ ممدوح نے فوراً اسے اپنے احباب میں ایک معزز خاتون کے زیر نگرانی رکھوا دیا۔ اور اب آپ لارڈ ولیم سے ملکر بڑی آسانی سے معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ کی دختر کا موجودہ پتہ کیا ہے۔"

"اور جو کچھ تم نے بیان کیا وہ بالکل درست ہے؟" بوڑھے نواب نے پوچھا۔

"اس میں کوئی بات خلاف واقعہ ہو تو میرے لئے جو سزا آپ تجویز کریں۔ منظور ہے۔"

"بہت اچھا۔ اس خبر سے میری بڑی حد تک تسکین ہو گئی" مارکوئیس نے کہا "شکر ہے میری بیٹی عزت دار آدمیوں کی نگرانی میں ہر طرح محفوظ ہے۔ میڈم میں اس کیفیت کے لئے پھر تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔"

رخصت ہونے سے پہلے وہ لارا سے ہاتھ ملانے کی غرض سے اسکی طرف مڑا - اور اس حسینہ سے مخاطب ہو کر جسے وہ عنقریب اپنی داشتہ بنانے کی امید رکھتا تھا - مگر جو اسے سخت دھوکا دے رہی تھی - باآہستگی کہنے لگا "میری جان کیا میں امید رکھوں تم کل دوپہر کو یہاں سے چل دوگی ؟"

"جی یقیناً" اس نے جواب دیا -

"اور لندن پہنچکر فوراً ہی اپنے ہوٹل کا پتہ بھیج دوگی ؟ میں بلاتاخیر تم سے ملونگا - اور مجھے یقین ہے تمہاری سکونت کے لئے ایک خوشنما کوٹھی پہلے سے تیار ہوگی -"

"صاحب آپ کی کتنی بڑی عنایت ہے کہ اس پریشانی میں بھی جو آپ کو اپنی دختر کی گم شدگی سے لاحق ہے - میرا اس درجہ خیال رکھتے ہیں" لارا نے بدستور آواز دبا کر کہا -

"جان سے پیاری لارا - وہ کونسا کام ہے جو مجھے تمہاری خاطر کرنا منظور نہیں" وارفتہ مزاج نواب نے کہا " ۶۰ ہزار کا چک تمہارے پاس ہے - مگر آئیندہ میں تمہارے ساتھ جو سلوک کرنا چاہتا ہوں - یہ اس کے سامنے کچھ بھی تو نہیں ہے - میری فرشتہ خصلت حسینہ - میں ان مالی معاملات کا ذکر محض اس لئے کر رہا ہوں - کہ تمہیں یقین ہوجائے - مجھے تمہاری راحت کا نہ صرف اس وقت خیال ہے - بلکہ میں اس وقت کے لئے بھی سارے انتظامات مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں جب میں اس دنیا سے رخصت ہوجاؤنگا -"

یہ کہتے ہوئے مارکوئیس آف ڈیلامور نے لارا کا ہاتھ بڑی گرمجوشی سے دبایا - اور رخصت ہونے لگا تھا - کہ پھر کچھ سوچکر مڑا - اور اسے ذرا الگ لیجاکر آہستگی سے کہنے لگا " میری جان میں تمہیں اس عورت کی طرف سے پھر خبردار کرنا چاہتا ہوں - مجھے اس کی نگاہیں اسکی بری خصلت کا پتہ دیتی ہیں وہ کوئی سخت ہی عیار عورت ہے - اور میں اسکی موجودگی کو کسی ناسد ارادہ پر ہی محمول کرتا ہوں - ... حیرت ہے میں نے کیونکر ایک لمحہ کے لئے بھی یہ سوچا کہ ایسی بدصورت عورت تمہارے ایسی حسینہ کی ماں ہوسکتی ہے -"

ایک بار پھر اس نے لارا کی طرف نظر شوق سے دیکھا ... ایک بار پھر اس نے گرمجوشی سے اس کا ہاتھ دبایا - اور اس کے بعد رخصت ہوگیا -

یہ تمام گفتگو جو عمر رسیدہ عاشق اور اس کی نوجوان معشوقہ میں نہایت دبے لفظوں میں ہوئی تھی اس کا مفہوم جاننے کے لئے مسز مارٹیمر نے بہت کوشش کی - وہ بہت کان پھیلاتی رہی - کہ کوئی بات سمجھ میں آئے - مگر باوجود بڑی کوشش کے وہ ایک مختصر جملہ سے زیادہ کچھ نہ سن سکی - مگر وہ

جملہ جو اس نے سنا بجائے خود غیر معمولی اہمیت رکھنے والا تھا۔

وہ یہ تھا "۶۰ ہزار کا چک تمہارے پاس ہے ۔ ۔ ۔"

جس طرح چمکدار شراب کا ایک ہی جام سارے بدن میں فرحت و انبساط کا احساس پیدا کر دیتا ہے اسی طرح ۔ ۔ ۔ اسی تیزی رفتار کے ساتھ اس فقرہ نے اس عیار عورت کے ہر رگ و ریشہ کو خوشی سے مرتعش کر دیا۔ اس فقرہ کو سُن کر باقی معاملات کو سمجھ لینا اس جیسی زن پرفن کے لئے کچھ بھی دشوار نہ تھا۔ اس نے معلوم کر لیا کہ لارا مارکوئیس سے ۶۰ ہزار پونڈ کی عظیم رقم وصول کرنے میں کامیاب ہو گئی ہے اور اب یہ رقم حاصل کرکے اس کا ارادہ اسے چھوڑ کر اطالوی نواب سے شادی کرنے کا ہے۔

"۶۰ ہزار پونڈ کا چک" مسز مارٹیمر نے اس وقت جب لارا اور مارکوئیس الگ کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ اپنے دل میں سوچا "ساٹھ ہزار پونڈ ۔ ۔ ۔ خیر دیکھا جائے گا۔ کجا ۶ سو کی حقیر رقم ۔ کجا ۶۰ ہزار کی ۔"

دل میں اس قسم کے خیالات سوچتے ہوئے بظاہر وہ گلدانوں میں سجے ہوئے پھولوں کی بو سونگھ رہی تھی ۔ آخر جس وقت اُسے دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی ۔ اور اس نے جانا کہ مارکوئیس رخصت ہو گیا ۔ تو پھر لارا کی طرف متوجہ ہوئی۔

"تم یقیناً کہہ سکتی ہو کہ اس نواب سے واقف نہیں ہو۔ جو ابھی رخصت ہوا؟" لارا نے ماں کی طرف حقارت کی نظر سے گھورتے ہوئے کہا۔

"اس وقت سے پہلے میں صرف یہ جانتی تھی۔ کہ اس کا نام ورنن ۔ ۔ مسٹر ورنن ہے" اس نے جواب دیا۔

"مگر کیا اس کے روبرو تم نے اپنے آپ کو ہندوستانی فوج کے ایک متوفی جرنیل کی بیوہ ظاہر نہیں کیا تھا؟" لارا نے باصرار کہا۔ حالانکہ جب میں نے تم سے پوچھا تو تم نے کہا میں نے یہ بات کسی سے بیان ہی نہیں کی۔ ہاں یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں ۔ اب میں تم پر بھروسہ نہیں کر سکتی ۔ اوروں کا تو کیا ذکر ہے تم خود مجھ سے جو تمہاری بیٹی ہوں دھوکے اور فریب سے کام لیتی ہو۔ اور پھر شکایت یہ ہے کہ ہمارے باہمی تعلقات اچھے نہیں ۔"

بوڑھی عورت مکر آمیز کینہ کے لہجہ میں بولی "لارا مجھے بھی اپنی طرف سے یہ شکایت ہے کہ تم نے مجھے مارکوئیس آف ڈیلاموس کے ساتھ اپنے تعلقات کی مفصل کیفیت نہیں بتائی ۔ اسلئے معاملہ برابر ہو گیا۔ نہ تمہیں شکایت ۔ نہ مجھے گلہ ۔ مگر لارا اب میں تم سے رخصت ہوتی ہوں۔

کیونکہ یہ میں جانتی ہوں۔ تم دل سے چاہتی ہو۔ میں کب تم سے جدا ہو جاؤں۔ میرا ارادہ سردست پیرس ہی میں قیام کرنے کا ہے۔ وقتاً فوقتاً میں تمہیں اطلاع دیتی رہوں گی۔ کہ کہاں ہوں۔ اور کیا کرتی ہوں۔ تاکہ تم حسب وعدہ میرا وظیفہ بھیجتی رہو۔ مارکوئیس کا دیا ہوا چیک میں یہیں کے کسی ساہوکار کی معرفت بھنوالوں گی۔"

ایک سرسری الوداع کہنے کے بعد عمر رسیدہ عورت بیٹی سے رخصت ہوئی۔ اور اس کے چلے جانے پر لارا کو دلی خوشی محسوس ہوئی۔

"شکر ہے کہ دفع ہوئی۔" اس نے باہستگی کہا۔ اور اس کے بعد وہ بھی اس کمرہ سے نکل کر اس طرف چلی جہاں اس کا نوجوان چاہنے والا بڑی بے تابی سے انتظار کی گھڑیاں گن رہا تھا۔

"مغرور اور خودسر لڑکی" دوسری طرف مسز مارٹیمر نے زینہ سے اُترتے ہوئے اپنے دل میں کہا۔ لارا تو چام کے دام چلا رہی ہے۔ مگر یاد رکھ آخر میرے بس میں ہے۔"

اور کیا لارا سے رخصت ہو کر وہ اپنے بیان کے مطابق پیرس ہی میں رہی!

بالکل نہیں۔ ہر چند کہ تھکی ماندی اور سفر سے نڈھال تھی۔ مگر اس اٹل ذہنی قوت کے زیر اثر جو قدرت نے اسے ودیعت کی تھی۔ اس وقت باوجود رات ہو جانے کے اس نے اپنے لئے خاص سفری گاڑی تلاش کی۔ اور جب کہ لارا اپنے نوجوان کیسلکالن عاشق کے آغوش میں شب راحت بسر کر رہی تھی۔ اسکی ماں لندن کو واپس جانے کی نیت سے بولون کی گرد آلود سڑک کا فاصلہ گاڑی میں بیٹھی بڑی تیزی سے طے کرتی جاتی تھی۔

باب ۱۸۵ وکیل کا صدر محرر

واقعات مذکورہ کے دوسرے دن سہ پہر کے ۴ بجے تھے۔ اور مسٹر جیمز ہیتھ کوٹ وکیل اس پرائیویٹ دفتر میں جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ نوشت کی میز کے قریب بیٹھا تھا کہ کسی نے ڈرتے ڈرتے دروازہ پر آہستگی سے دستک دی۔

"آجاؤ۔" اس نے مختصر طور پر وحشیانہ لاپروائی کے ساتھ کہا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا۔ یہ وہی بدنصیب محرر ہے۔ جسے وہ اپنے غصہ کے اظہار کا سہل ترین ذریعہ سمجھتا تھا۔ اور جسے وہ ہر بُرے کام میں اپنا مختار اور غلام بنا لیتا تھا۔

کسی مرد کی طرح وقار اور خودداری کے ساتھ چلتے ہوئے نہیں بلکہ ڈرتے ڈرتے۔ آہستگی سے قدم اٹھاتے ہوئے۔ گویا جانے کسی خدائی فوجدار کا سامنا ہے۔ مسٹر گرین اندر پہنچا۔ اس نے جھک کر سلام کیا اور پھر اس انتظار میں رہا کہ کب اس کا خوفناک اور قابل نفرت آقا بولنے کی اجازت دے۔ اور وہ بولے۔

ہیتھ کوٹ اس قماش کے اکثر کمینہ شخصوں کی طرح یہ محسوس کرکے بہت خوش ہوتا تھا کہ میرے ماتحت کام کرنے والے مجھ سے بہت خوفزدہ ہیں۔ اور میرا لوہا مانتے ہیں۔ چنانچہ ہر وقت اس کی سب سے بڑی خواہش یہ رہتی تھی۔ کہ کسی نہ کسی طرح اوروں پر اپنی اہمیت ظاہر کرے۔ چند منٹ تک یہ انتظار کرکے کہ بدنصیب غلام میری اجازت کے بغیر منہ کھولنے کی جرأت کرتا ہے یا نہیں۔ آخر اس نے کہا "کیوں مسٹر گرین کیا خبر لائے ہو؟"

وہ اپنی چوکی پر پیچھے کی طرف جھک گیا۔ اور پتلی زرد انگلیاں اپنے سپید بالوں میں پھیرنے لگا۔

"جناب عالی عرض یہ ہے کہ۔۔۔ کہ صبح چونکہ آپ غیر معمولی طور پر مصروف تھے۔ اور مجھے حاضر ہونے کا موقعہ نہ مل سکا۔ اس لئے اب میں چند امور کی نسبت اطلاع دینے آیا ہوں" یہ کہتے ہوئے گرین نے انکسار کا انتہائی لہجہ اختیار کرنے کے علاوہ ایسی ہیئت بھی اختیار کی۔ گویا جانے وہ نہایت خوفزدہ ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خوشامد یا چاپلوسی ایک ایسا مرض ہے کہ جب کوئی انسان اس میں مبتلا ہو جائے تو پھر ہر قدم اسے بد سے بدتر بنانے کا موجب ثابت ہوتا ہے حتےٰ کہ ادب کی خاطر وہ خودداری کو بھی جواب دے بیٹھتا ہے۔ ایک گرین پر کیا منحصر ہے۔ امرا کی صحبت اور درباری حلقوں میں ہر جگہ یہی خرابی دیکھنے میں آتی ہے۔

"ہاں مجھے یاد آیا۔۔۔ بے شک میں صبح کے وقت بہت مصروف تھا" مسٹر ہیتھ کوٹ نے کہا "اچھا بتاؤ تم کیا رپورٹ لائے ہو؟"

"جناب پہلی بات تو یہ ہے" کلرک نے مارے خوف کے کانپتے ہوئے کہا۔ "کہ گرگلین موسٹ والے نے اپنا مختار نامہ گڈ مین اور مین ویل وکلا کو دے دیا ہے۔ اور انہوں نے سوائے آپ کے اس کے باقی تمام قرضخواہوں سے رعائتیں لے لی ہیں۔ مسٹر گڈ مین آج سہ پہر یہاں آئے تھے۔ اور کہنے لگے اگر آپ بھی اپنی طرف سے رعایت دے دیں تو بہت اچھا ہے۔ ورنہ اس غریب کو دیوالہ کی منزل سے ضرور ہی گذرنا پڑے گا۔"

"پھر گذرے ... اور دیوالہ کیا چیز ہے ضرورت ہو تو دوزخ سے گذرے۔ مجھے اس کی یا اس کے معاملات کی پروا نہیں" مسٹر ہیتھ کوٹ نے غیر معمولی طور پر زیادہ اظہار غضب کرتے ہوئے کہا۔ حالانکہ دیکھنے میں یہ شخص نہایت مسکین اور بردبار نظر آتا تھا" گڈ مین اور رہبن ڈیل دیانت دار وکیل ہیں۔ وہ اپنے مؤکل کو مشکلات سے نجات دلانے کی پورے طور پر کوشش کرینگے۔ لیکن میں ان کی کوششوں میں ہر ممکن رکاوٹ پیدا کرونگا۔ ضرور کرونگا۔ مجھے پروا نہیں کہ گرگین سے مجھے جو کچھ وصول کرنا ہے۔ وہ سب ہاتھ سے جاتا رہے۔ بہر حال میں اس کا نام دیوالیہ کی فہرست میں ضرور لکھوا چھوڑونگا سچ پوچھو تو مجھے ان دیانت دار وکیلوں سے سخت ہی نفرت ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر نفرت اور کینہ کی وجہ سے خم پیدا ہوگیا۔ اور اس کے بعد وہ بڑے جوش کے لہجہ میں کہنے لگا۔

"اس سے آگے کہو۔" یہ الفاظ اس نے اس انداز سے کہے گویا بدنصیب کلرک نے کسی اپنے بے جا فعل سے اسے غضبناک کر دیا ہو۔

"جی اس سے آگے طامسن کا معاملہ ہے ... وہی جو جونز کے مقدمہ میں مدعا علیہ ہے۔" گرین نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "وہ آپ کے احکام کے مطابق کل گرفتار ہوگیا۔ اور اس کا ذکر میں نے صرف اس لئے کیا ہے۔ کہ میں نے سنا ہے اسکی بیوی کو آجکل میں بچہ پیدا ہونے والا ہے ..."

"پھر؟" مسٹر ہیتھ کوٹ نے بے صبری سے کہا۔

"اور اس کا بڑا بیٹا قریب المرگ تھا۔" گرین نے پہلے کی نسبت زیادہ رُک کر کہا۔

"پھر آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" وکیل نے باصرار دریافت کیا۔

"جی وہ غریب لڑکا اب مر چکا ہے۔"

"غریب! ... پھر کہنا ... غریب لڑکا! میری بلا سے وہ مرے یا جیئے۔ میں کیا کروں؟ ... مسٹر گرین کچھ عرصہ سے تم غیر معمولی طور پر زیادہ رحمدل بنتے جا رہے ہو" مسٹر ہیتھ کوٹ نے طنز آمیز لہجہ میں کہا۔ "غریب لڑکا! ... کیا عجب کہ اس کی ماں بھی مر گئی ہو۔" ظالم نے بیدردانہ مذاق کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ کا قیاس بالکل ٹھیک ہے۔" گرین نے بتدریج ان خوفناک واقعات کا سلسلہ بیان کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ... سچ کہتے ہو؟" ہیتھ کوٹ نے اس خیال سے چونک کر کہا۔ کہ جو بات میں نے صرف مذاق کے پیرایہ کہی تھی۔ وہ عملی طور پر ایک خوفناک حقیقت ثابت ہوئی۔ "پھر اس کے آگے کیا؟" اس نے

خلاف معمول اپنے دل میں بھی درد پیدا ہوتے دیکھ کر کہا۔
"جی طامسن نے بھی ان مصیبتوں سے عاجز آکر آج سہ پہر جیلخانہ میں گلا کاٹ لیا" مسٹر گرین نے کہا۔
"کیا یہ ممکن ہے؟" مسٹر ہیتھ کوٹ نے اس قدر جوش کا اظہار کرتے ہوئے کہا جس کی مثال اس سے پہلے کبھی اس شخص میں نہیں دیکھی گئی تھی۔ لیکن جلدی ہی ایک غیر معمولی کوشش سے اپنے جذبات کو فرو کرکے وہ کہنے لگا "جو کچھ بھی ہو۔ اس میں میرا قصور نہیں۔ اور گو ممکن ہے بعض لوگ یہ سمجھیں کہ میں ہی اس کی تباہی کا موجب بنا تاہم . . ."
"جی بے وقوف لوگ ان تینوں موتوں کو آپ کی کارروائی سے منسوب کرتے ہیں" گرین نے بڑے انکسار کے ساتھ کہا اگرچہ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آقا کی طرف سخت قہر آلود نظر سے دیکھا جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ اس کی موجودہ ذہنی تکلیف کو دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔
"خیر لوگ جو ان کے جی میں آئے کہیں۔ میں اسکی پروا نہیں کرتا" ہیتھ کوٹ نے سرد مہری سے کہا ہاں مگر اس سے آگے تم کس کا ذکر کر رہے تھے؟"
"جی بیل کی بیوی آج صبح پھر یہاں آئی تھی . . . آپ بیل کو بھولے نہ ہوں گے۔ وہی جسے آپ نے وائٹ کراس سٹریٹ کے جیل خانہ میں ڈلوا دیا تھا۔ اور جس کی بیوی اور بچے اس وقت سے فاقہ کشی کر رہے ہیں . . ."
"مسٹر گرین" اپنے کلرک کی طرف قہر آلود نظر ڈال کر ہیتھ کوٹ نے قطع کلام کرکے کہا۔ "ایسا معلوم ہوتا ہے۔ تم جان بوجھ کر مجھے دق کرنے کی غرض سے آج یہ تمام رنجدہ تفصیلات بیان کر رہے ہو میں جانتا ہوں بیل کون ہے . . ."
"یوں فرمائیے کہ بیل کون تھا" گرین نے بدقت اس وحشیانہ خوشی کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا جو وہ اپنے آقا کو اذیت دے کر یا اذیت دینے کی کوشش کرکے محسوس کرتا تھا۔
"کیا مطلب؟" ہیتھ کوٹ نے گھبرا کر پوچھا۔
"مطلب یہ ہے کہ بیل کا کل رات وائٹ کراس سٹریٹ جیل کے ہسپتال میں انتقال ہوگیا" گرین نے جواب دیا جو اپنے آقا کو ان واقعات سے پریشان ہوتے دیکھ کر اب ظاہرداری کے لئے پھر حلیمانہ لہجہ اختیار کر چکا تھا۔
"اس کا مر جانا چنداں تعجب خیز نہیں" ہیتھ کوٹ نے آخرکار لاپروائی سے کہا۔ "وہ ایک مسلمہ شرابی

تھا۔ اور جب اسے جیل خانہ میں شراب میسر نہ آسکی تو مراجانہ اثرات کے تابع ہو کہ وہ جانبر نہ ہو سکا۔"

"جناب آپ اسے بہتر جانتے ہیں۔ اور آپ کے بیان پر شک کرنا گناہ ہے۔" کلرک نے ادب سے جھکتے ہوئے کہا۔ "مگر اس کے دوست یہی کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ اعتدال پسند۔ شریف اور محنتی آدمی بمشکل دیکھنے میں آسکتا ہے۔"

"گویا اس کی موت بھی مجھی سے منسوب کی جائے گی؟" ہینچ کوٹ نے اب اپنی عمر میں پہلی مرتبہ اپنے کلرک کی طرف خوف اور التجائی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ گویا وہ اس سے کسی معقول عذر کی تلاش کا خواستگار تھا جس سے اس کی بے چین روح قرار حاصل کر سکے۔

لیکن گرین نے جو اپنے ظاہری انکسار اور حلم کے پردہ میں اپنے قابل نفرت آقا کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتا اور اسے زیادہ سے زیادہ اذیت دینا چاہتا تھا۔ اس فقرہ کو استفہامیہ سمجھنے کی بجائے ایک سادہ بیان کی حیثیت میں تسلیم کیا۔ اور کہنے لگا "صاحب آپ کی دور اندیشی اور تجربہ میں کسے کلام ہے۔ بے شک لوگ کہیں گے کہ بیل کی قبل از وقت موت کا موجب آپ ہی ہیں۔ مگر آپ کو لوگوں کی بکواس کی کیا پرواہ ہے؟"

ہینچ کوٹ گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور ز‌ین بار کمرہ میں ادھر ادھر ٹہلا۔ وہ سخت پریشانی کی حالت میں تھا۔ کیونکہ گو اس کا دل پتھر ہو چکا تھا۔ . . گو اس کی روح کسی طرح کے نرم اثر کو قبول نہ کرتی تھی۔ تاہم اس ہلکی آواز کو جو ضمیر سے نکل کر اسے خود اپنی نظروں میں ان سب آدمیوں کا قاتل ظاہر کرتی تھی۔ وہ بھی دبا نہ سکتا تھا۔ وجہ یہ کہ اذیت دہ خیالات اس کے دماغ میں ہیجان پیدا کر رہے تھے دفعتاً یہ خیال اس کے ذہن میں پیدا ہوا کہ گرین نے ان خوفناک واقعات کی تفصیل میں ایک قسم کی وحشیانہ خوشی محسوس کی ہے۔ جس کی بنا پر ہینچ کوٹ جیسے تجربہ کار آدمی کے دل میں یہ شبہ پیدا ہونا قدرتی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ میرے محرر کو مجھ سے دلی نفرت ہے۔

ان احساسات کے زیر اثر وہ دفعتاً اس مقام کے قریب رکا جہاں گرین کھڑا تھا۔ اور اپنی سانپ کی ایسی تیز آنکھیں اس غلام صورت ذلیل خوشامدی کے چہرہ پر گاڑ دیں جس نے اپنی نگاہ ادب یا خوف کی وجہ سے اس انداز سے فرش زمین کی طرف جھکا رکھی تھی۔ گویا اس کے آقا کی پریشانی ایک ایسی مقدس چیز ہے جس کی طرف نظر بھر کر دیکھنا بھی گناہ ہے

"گرین . . مسٹر گرین" ہینچ کوٹ نے اپنا ہاتھ اس سختی کے ساتھ اس بدنصیب کے شانہ پر رکھ کر کہا کہ وہ اس طرح تشنجی حرکت کے ساتھ کانپا۔ گویا کوئی غیر معمولی بات ظہور میں آئی ہو۔ حالانکہ اس

تمام عرصہ میں اُسے اچھی طرح معلوم تھا۔ کہ میرا آقا میری طرف نگاہ غور سے دیکھ رہا ہے۔
"جناب"۔ کلارک نے مؤدبانہ طریق پر اپنی آنکھیں ہیتھ کوٹ کے چہرہ کی طرف اٹھا کر کہا۔
"کیا تمہاری رائے میں ان لوگوں کی اموات کو مجھ سے منسوب کرنا انصاف اور راستی پر مبنی ہے؟" وکیل نے آہستگی کے لہجہ میں سنجیدگی کے ساتھ پوچھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنے صدر محرر کے چہرہ کی طرف اس انداز سے دیکھنا شروع کیا۔ گویا وہ اسکی روح کی تہ تک پہنچنا چاہتا ہے۔ "کیا تم بھی میرے کسی فعل یا کارروائی کو ان کی موت کا موجب قرار دے سکتے ہو؟" اس نے اپنی آواز کو نسبتاً بلند کر کے پوچھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرہ نے کچھ ایسی ہیئت اختیار کی کہ اُسے دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔
"کون؟ ... میں؟" گرین نے اس سوال پر اظہار تعجب کرتے ہوئے کہا۔ اور اب اس کے اپنے چہرہ نے ایسی خوفناک ہیئت اختیار کی۔ کہ ہیتھ کوٹ کے دل میں اس کے خلاف اور زیادہ شبہ اور بے اعتمادی جاگزین ہو گئی۔
"ہاں ... تم!" وکیل نے تندی سے کہا۔ پھر وہ اپنی آواز کو دبا کر نسبتاً زیادہ پرسکون لہجہ میں کہنے لگا "گرین یاد رکھو۔ اگر کبھی تم نے میرے خلاف کسی بُرے خیال کو دل میں جگہ دی۔ یا اگر ایسے احساسات کی ہلکی سی جھلک بھی تمہارے الفاظ یا اطوار سے نمایاں ہوئی۔ تو میں تمہیں اس طرح کچل دونگا۔ جیسے انسان کسی کیڑے کو کچل دیتا ہے ... میں تمہیں نیوگیٹ کے جیلخانہ میں بھجوا دونگا۔ ... میں تمہیں تمہاری قسمت پر چھوڑ دونگا۔ اور اگر ضروری ہوا تو تمہیں کالے پانی بھجوانے میں مدد بھی دونگا۔"
گرین کے چہرہ پر خوف کے حقیقی آثار نمودار ہو گئے۔ اس کا سارا بدن سر سے پاؤں تک کانپنے لگا۔ اور وہ التجا کے لہجہ میں کہنے لگا۔ "صاحب میری کونسی خطا پر ملامتیں کی جا رہی ہیں؟ مجھ سے کس غلطی کا ارتکاب ہوا ہے کہ آپ مجھے اس طرح خوفزدہ کر رہے ہیں؟"
"میں یہ نہیں کہتا تم ان ملامتوں یا دھمکیوں کے سزاوار ہو یا نہیں" ہیتھ کوٹ نے کامل طور پر سکون پذیر ہو کر اپنے ملازم کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا "بہرحال وقت پر خبردار ہونے میں کچھ ہرج نہیں اس کے باوجود" اس نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "میرا خیال ہے۔ کہ تم ان باتوں کے سزاوار تھے۔ اور اب یہ سب کچھ سُن لینے کے بعد تم یقیناً مجھ سے پہلے کی نسبت زیادہ واقف ہو چکے ہو۔ ... مگر اس بحث کو جانے دو۔ میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال دل میں نہیں لا سکتا۔ کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔ اگرچہ اس کے باوجود میں تمہاری نفرت کے اثرات سے محفوظ رہنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں ... دیکھو میری باتوں کا جواب دینے کی کوشش نہ کرو۔

، کیونکہ اس وقت کے واقعات نے جو اثر میرے دل پر کیا ہے ۔ تم اسے محو نہیں کر سکتے ۔ اب آگے چلو ۔ اس سے آگے کس کا ذکر ہے ؟"

"جناب فاکس آہن فروش" گرین نے بہت ڈرتے ڈرتے ۔ انتہا درجہ غلامانہ انداز اختیار کر کے اور اسقدر مرعوب ہو کر کہ اپنے آقا سے انتقام لینے یا اسے اذیت دینے کی خواہش اب قطعاً نابود ہو چکی تھی ۔ گو دل میں اب بھی نفرت کا سمندر موجزن تھا ۔ کہا ۔ "فاکس آہن فروش اپنی ساری جائداد فروخت کر کے فرار ہو گیا ہے ۔"

"کیا میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا ۔ کہ بلا تاخیر اس کے خلاف قرقی کا پروانہ حاصل کر لینا ؟" ہیتھ کوٹ نے خشمگین ہو کر کہا ۔

"میں نے جناب کے حکم کی تعمیل کی تھی " گرین نے جواب دیا "میں نے فوراً اس کے خلاف پروانہ حاصل کرنے کی کارروائی شروع کر دی تھی ۔ مگر اس عرصہ میں ہی وہ کسی طرح آپ کے ارادوں سے خبردار ہو کر جو کچھ اس کے پاس تھا اسے بیچ باچ کر نہ جانے کس طرف کو فرار ہو گیا ۔"

"مسٹر گرین کیا تم آج دنیا بھر کی منحوس خبریں ہی جمع کر کے لائے ہو ؟" ہیتھ کوٹ نے کہا ۔ "بتاؤ مسز سیفٹن کی نسبت کیا خبر ہے ؟"

گرین کہنے لگا "میں نے اس پر جاسوس مقرر کیا تھا ۔ اس نے خبر دی ہے ۔ کہ وہ کنسٹن ٹون سے بیز واٹر کے ایک مکان میں اٹھ گئی ہے ۔ اور اب چونکہ وہ ایک اور جوان لڑکی کے معاملات میں منہمک ہے جس کا نام مس ورنن سننے میں آیا ہے ۔ اس لئے سردست وہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتی ۔ جو آپ کے مفاد کے خلاف ہو ۔"

"مگر وہ گستاخ نوجوان امیر ۔ ۔ لارڈ ولیم ٹریویلین جو اسکا حامی بنا ہوا ہے ۔ اس کا کیا ہوا ؟" ہیتھ کوٹ نے پوچھا ۔

"میرے خیال میں اب وہ بھی اس کام میں کچھ دلچسپی نہیں لیتا ۔" گرین نے جواب دیا ۔

"بہت اچھا " وکیل نے کہا ۔ "ان پہلی منحوس خبروں کے بعد یہ آخری خبریں بہت کچھ تسلی بخش ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اوہ !" اس نے یکایک گھڑی کو پانچ بجاتے سن کر کہا "پانچ بج گئے ۔ اب تم جاؤ ۔ اور اس بات کا اچھی طرح خیال رکھنا ۔ کہ تمہارے جاسوس مسز سیفٹن اور لارڈ ولیم ٹریویلین دونو کو نظروں میں رکھیں ۔"

"جی بہت اچھا " کلرک نے جواب دیا ۔ اور اس کے بعد وہ بیرونی دفتر کی طرف چلا آیا ۔

اس کے نصف گھنٹہ بعد وہ ویسٹ اینڈ کے حصہ امرا کی طرف چلتا دکھائی دیا جہاں آخرکار وہ پورٹ لینڈ پلیس کے قریب ایک اونچے درجہ کے شراب خانہ میں داخل ہوا

کچھ کھانے کے بعد وہ اخبار ہاتھ میں لیکر اس شخص کی آمد کا انتظار کرنے لگا جسکی اُسے توقع تھی مگر باوجود بڑی کوشش کے وہ اخبار پر توجہ نہ دے سکا۔ اس کے خیالات اسقدر منتشر تھے۔ کہ اس نے ایک مضمون شروع سے آخر تک پڑھ ڈالا۔ مگر خاتمہ پر پہنچا تو یہ معلوم نہ تھا کہ میں نے کیا پڑھا۔ اور لکھنے والے کا کیا مقصد ہے۔

بات یہ ہے کہ سہ پہر کو جو واقعات جو اس کے آقا اور اس کے درمیان ظہور میں آئے تھے۔ ان کی وجہ سے اس کی طبیعت سخت پریشان تھی۔ اس نے محسوس کیا۔ کہ مجھ سے انتہا درجہ برا سلوک کیا جاتا ہے۔ ہر ممکن طریق پر میرے جذبات کو صدمہ پہنچایا جاتا ہے۔ مجھے دھمکیاں دی جاتی ہیں مجھ پر تھوکا جاتا ہے اور پھر شکایت کی اجازت نہیں دی جاتی۔ مجھے یہ سب کچھ برداشت کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور ہر ممکن تکلیف اور اذیت پہنچا کر بھی بولنے کا موقعہ نہیں دیا جاتا۔

"مگر کیا ہوا میں ان بدسلوکیوں کا بدلہ لے چھوڑونگا" اس نے اپنے دل سے کہا "میں ایسا خوفناک بدلہ لونگا کہ یاد ہی رکھے گا" اب اس نے اخبار ہاتھ سے رکھ دیا تھا۔ اور میز پر کہنیاں ٹیکے اپنے سر کو دونو ہاتھوں سے سہارا دیے بیٹھا تھا "خواہ مجھے کتنی ہی مصیبت کا سامنا ہو۔ اس شخص سے تو میں ضرور انتقام لے چھوڑوں گا۔ سالہا سال سے میں اس کا غلام ۔ ۔ ۔ اس کا دنے چاکر۔ اس کی تمام سفاکیوں کا ذریعہ بنا ہوا ہوں۔ اور اس نے مجھے اسقدر دبا رکھا ہے ۔ ۔ ۔ اتنا کچلے رکھا ہے۔ کہ عرصہ دراز کے بعد اب مجھے یہ بات محسوس ہونے لگی ہے۔ کہ میرے بدن میں بھی کوئی روح ہے۔ ظالم۔ سنگدل۔ بے رحم۔ پاجی۔ مجھے اس سے اتنی نفرت ہے کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ میرے دل میں اس کے لئے نفرت کا اتنا زبردست احساس ہے کہ میں خود اس کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ کیا ہوا اگر میں ایک طرح پر اس کے قابو میں ہوں۔ وہ دس ہزار طرح پر میرے قابو میں ہے۔ اسے ذرا معلوم نہیں میں اس کے معاملات سے کس قدر خبردار ہوچکا ہوں۔ اور مجھے اسکی سازشوں اور عیاریوں کی کسقدر خبر مل چکی ہے۔ وہ جانتا ہی میں صرف سطحی واقفیت رکھتا ہوں ۔ ۔ ۔"

وہ انہی خیالات میں تھا۔ کہ دروازہ کھلا اور ایک معزز صورت شخص جس نے سیاہ سوٹ اور سپید گلوبند پہنا ہوا تھا کمرہ میں داخل ہوا۔

اسے دیکھ کر گرین نے کہا "مسٹر فنز جارج۔ آپ وقت مقررہ سے دیر کرکے آئے ہیں"

"صرف چند منٹ کی دیر ہوئی ہے" شخص مذکور نے جو لارڈ ولیم ٹریویلین کا ملازم خاص تھا۔ اسکے قریب بیٹھتے ہوئے کہا "خیر اب ہمیں فوراً کام کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اچھا ہوا کہ اس وقت کمرہ میں کوئی اور موجود نہیں۔ ورنہ ہمیں کوئی علیحدہ کمرہ حاصل کرنا پڑتا۔ میں نے کل آپ سے جس معاملہ کا ذکر کیا تھا۔ اس پر اچھی طرح غور کر لیا گیا؟"

"ہاں کر لیا" گرین نے فیصلہ کن طریق پر جواب دیا "اور میں آپ کی مرضی پر عمل کرنے کو آمادہ ہوں مگر اس بات کو یاد رکھیئے میں اس پاجی ہیتھ کوٹ کے اختیار میں کس قدر بے بس ہوں۔ اگر اسے معلوم ہو گیا۔ کہ آپ کے آقا کو سب اطلاع میری معرفت مل رہی ہے . . ."

"یقین رکھیے وہ اس بات کو معلوم نہ کر سکے گا۔ بشرطیکہ خود آپ کی طرف سے کسی کمزوری کا اظہار نہ ہو" فنز جارج نے کہا۔

"خیر تو اس صورت میں میں اپنی خدمات آپکے روبرو پیش کرتا ہوں" گرین نے جواب دیا۔

"بہت اچھا جس رقم کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اس میں سے ایک سو پونڈ بطور بیعانہ حاضر ہیں" یہ کہہ کر خادم خاص نے اس رقم کے نوٹ نکال کر پیش کیے "جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ آپ کی دی ہوئی اطلاع بالکل راست ہے تو پھر باقی رقم بھی حاضر کر دی جائے گی"

"آہ! عرصہ دراز کے بعد آج مجھے اس قدر روپیہ نصیب ہوا ہے" گرین نے نوٹوں کی طرف دیکھ کر ایک آہ سرد کھینچتے ہوئے کہا۔ بظاہر اب بھی اسے شک تھا۔ کہ اتنی کثیر رقم میری ہو جائیگی

"آپ اس رقم کو اٹھا کر جیب میں رکھیئے اور جلدی کیجیئے۔ کیونکہ میرا وقت قیمتی ہے" فنز جارج نے کہا۔

کلارک نے ایسا ہی کیا۔ اور اب اس کے بدنما چہرہ پر خوشی کی جھلک نظر آنے لگی۔

"آپ کے آقا کس قدر فیاض ہیں" اس نے نوٹوں کو واسکٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کہا "مجھ سے جہاں تک ممکن ہے میں ان کی تہ دل سے خدمت کرونگا جس پاگل خانہ میں سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ زیر حراست ہیں۔ وہ ایک شخص ڈاکٹر سونٹن کے زیر انتظام ہے اور اس گرجا کے قریب واقع ہے جو بھتنل گرین روڈ کے سرے پر ہے"

"میں اس مقام کو اچھی طرح جانتا ہوں" فنز جارج نے کہا "وہی گرجا جو بھتنل گرین روڈ کے مقابل میں کیمبرج روڈ پر گرین کی نکڑ پر واقع ہے؟"

"جی ہاں وہی" کلارک نے جواب دیا "وہ پاگل خانہ اس میدان کے پاس ہی ہے۔ اور اسکی

عقبی کھڑکیاں گلوب ٹون کی طرف کھلتی ہیں۔ زیادہ مفصل پتہ یہ ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر پیش کیا۔

"بہت اچھا" مسٹر جارج نے کہا "آج سے تین دن بعد آپ مجھے یہیں ملنا۔ اس وقت تک اگر اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ سر گلبرٹ ہیتھ کوٹ اسی پاگل خانہ میں ہیں۔ تو باقیماندہ ایک سو پونڈ یہیں پر آپ کے حوالہ کر دیئے جائیں گے۔"

اس کے بعد کلرک اور خادم خاص وہاں سے رخصت ہوئے۔

باب ۱۸۶ ڈاکٹر سوئنٹن

ڈاکٹر سوئنٹن کا پاگل خانہ ایک فراخ عمارت میں واقع تھا جس کے پچھلی طرف وسیع باغ اور اس کے سرے پر بلند فصیل تھی۔

عمارت دیکھنے میں تاریک یا خوفناک نہ تھی۔ اگرچہ کھڑکیوں کے آگے آہنی سلاخیں لگی ہوئی تھیں کیونکہ اسکی جیل نما حیثیت کو رفع کرنے کے لئے جابجا خوشگوار رنگوں کے پردے آویزاں تھے۔ اور کھڑکیوں کے اندر تیز سرخ رنگ کے گلدانوں میں طرح طرح کے پھول اور پودے بہار دکھا رہے تھے۔ اور ان سب باتوں کے علاوہ مکان کا بیرونی حصہ بھی ایسا نہ تھا۔ جو دیکھنے والے کے دل میں ہراس پیدا کرے۔

دن میں باہر کا پھاٹک ہر وقت کھلا رہتا تھا۔ کیونکہ ہال کی طرف جانے کا راستہ ایک اور نہایت مضبوط دروازہ کی بدولت محفوظ تھا۔ اور ایک خوش پوش دربان ہمیشہ اس پاس موجود رہتا تھا۔

خود ڈاکٹر سوئنٹن معزز صورت کا سن رسیدہ شخص تھا۔ دیکھنے میں ملنسار اور انتہا درجہ خلیق ... مگر صرف اسی وقت جب اسکی ضرورت ہو۔ ورنہ ان بدنصیبوں کے حق میں جو اس کے زیر نگرانی ہوں اور جن کا کوئی اور خبر گیراں نہ ہو۔ وہ شیطان سے کم سخت گیر نہ تھا۔

مسٹر جارج اور ہیتھ کوٹ کے صدر محرر کی باہمی ملاقات کے دوسرے دن رات کے ۹ بجے کا وقت تھا۔ کہ ایک سادہ دو اسپہ گاڑی ڈاکٹر موصوف کے پاگل خانہ کے سامنے ٹھہری۔ دربان جھٹ دروازہ کھولنے کو بڑھا۔ اس نے گاڑی کے قریب جا کر پائدان کھولا۔ اور دو آدمی گاڑی سے اترے۔

ایک طویل القامت شکیل اور شریف صورت آدمی تھا جس کا لباس آسودہ حالی کا پتہ دیتا تھا
دوسرا عمر میں اس سے کسیقدر بڑا۔ بظاہر عزت دار مگر نہ ایسا تھا کہ اسے طبقہ امرا کا فرد سمجھا
جائے۔

اس آخری شخص نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا "مہربانی سے اطلاع بھیجو کہ مسٹر سمتھسن اپنے
دوست مسٹر گرینچ کے ہمراہ ملنے آئے ہیں" اس اثنا میں دوسرا طویل القامت اور شکیل جوان بغیر
کسی خاص مقصد کے اِدھر اُدھر دیکھتا رہا۔

دربان نے پر تکلف انداز سے سلام کر کے کہا "صاحبان اندر تشریف لے آئیے" پھر اس نے
گھنٹی بجائی جس کی آواز سن کر ایک خوش رنگ وردی پوش نوکر نے اندرونی دروازہ کھولا۔

ایک فراخ ہال سے گذر کر دونوں آدمی مسٹر گرینچ اور مسٹر سمتھسن ایک آراستہ نشستگاہ میں
داخل ہوئے جس کی چھت سے تیز روشنی کا لمپ آویزاں تھا۔

نوکر نے عرض کیا "صاحبان ڈاکٹر صاحب ابھی آتے ہیں" اور اس کے بعد ان کی اطلاع
دینے چلا۔ مگر اس نے دروازہ سے باہر قدم رکھا ہی تھا۔ کہ ان دونو کے لبوں پر مسکراہٹ نمودار
ہو گئی۔ اور انہوں نے ایک دوسرے کو پر معنی نظر سے دیکھا۔

چند منٹ کے عرصہ میں ڈاکٹر سونٹن نمودار ہوا۔ اس کے چہرہ سے اپنے حلم وانکسار کا
اظہار ہوتا تھا۔ کہ اگر مصلحان اکسٹیرہال اسے کچھ رقم دیں تو اپنے ہفتہ وار جلسوں میں شریک ہونے پر
آمادہ کر سکتے۔ فی الحقیقت بہت لوگ اسکی صورت ہی سے متاثر ہو کر معقول رقم بطور زرچندہ پیش کرتے
فی الحقیقت ڈاکٹر سونٹن کی صورت ایسی تھی۔ کہ اس کے منہ سے غیر مہذب جہلا کی افسوسناک حالت
پر ایک دلپذیر تقریر سامعین پر خاص اثر ڈالتی اور وہ "مردم خواروں کے جزائر" کے وحشی باشندوں
کی اصلاح اور ترقی کے لئے انہیں دس لاکھ انجیلیں تقسیم کرنے کی غرض سے بڑی آسانی سے
معقول روپیہ فراہم کر سکتا۔

اس کے باریک سپید بال بڑی صفائی سے بندھے اور فراخ پیشانی پر آراستہ تھے۔ لبوں کی
مسکراہٹ صاف اور ہموار دانتوں کو خوش اسلوبی سے نمودار کر رہی تھی۔ آنکھوں سے حلم کا اظہار
ہوتا تھا۔ اور مجموعی طور پر اسکی صورت یہ ظاہر کرتی تھی۔ کہ نہ جانے اپنی ذات پر کتنا جبر کر کے اس
فرض کو جو اسکے ذمہ ڈالا گیا ادا کر رہا ہے۔

بیرونی لباس نہایت سیاہ و جو کسی باریک اور نہایت سپید کپڑے کی تھی۔ کوٹ

کا گلا بہت کھلا ہوا اور قمیص کو آگے کی طرف اُبھر نے سے روکنے کے لئے اسپر الماس کا ایک پن لگا ہوا تھا جس کی قیمت کسی حال میں ۵۰ پونڈ سے کم نہ ہوگی۔

کم و بیش اتنی ہی قیمت کی انگشتری اس کے دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی میں موجود تھی۔ واسکٹ کی جیبوں میں وزندار طلائی زنجیر کے ساتھ بہت سی مہریں آویزاں تھیں۔ اور چونکہ شام کا وقت تھا اس لئے ڈاکٹر نے سیاہ ریشمی جرابیں اور شو پہنا ہوا تھا۔

اس قدر تفصیل کے بعد امید ہے ناظرین اس شخص کی شکل و صورت کا کافی صحیح اندازہ کر سکیں گے جس کا ذکر ہمیں آگے چل کر کرنا ہے۔

جس کمرہ میں مسٹر سمتھسن اور اس کا ساتھی بیٹھے تھے۔ اس میں ڈاکٹر سونٹن خاص انداز سے داخل ہوا۔ اور اس کے آنے پر دونو وارددوں میں سے وہ جو عمر میں بڑا تھا یعنی سمتھسن تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا۔ دوسرا وہیں اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا لاپروائی سے ادھر ادھر دیکھتا رہا۔

مسٹر سمتھسن کی طرف ہاتھ پھیلاتے ہوئے ڈاکٹر سونٹن نے کہا "بندہ حاضر ہے یہ غالباً آپ کے دوست مسٹر گرینبی ہیں۔ جن کا ذکر آپ نے صبح کیا تھا"

"ہاں ڈاکٹر صاحب یہی میرے بدنصیب دوست مسٹر گرینبی ہیں" سمتھسن نے ڈاکٹر کو کھڑکی کی طرف لے جا کر آہستگی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔

"بہت خوبصورت جوان ہیں" پاگل خانہ کے ڈاکٹر نے اس نوجوان کی طرف دیکھ کر ویسے ہی آہستہ لہجہ میں کہا۔ اور اس کے بعد دوبارہ سمتھسن سے ہی مخاطب ہو کر اپنی انگلی پرمعنی انداز سے پیشانی کو لگا کر کہنے لگا "کس قدر افسوس کا مقام ہے ..."

"ڈاکٹر صاحب مقدر کا قصور ہے کہ ایسا شکیل جوان ایسی افسوسناک حالت میں ہے ... ایسے روشن دماغ پر اس طرح کا تاریک پردہ چھایا ہوا ہے ..."

"آپ اتنا افسوس نہ کریں" ڈاکٹر سونٹن نے جلدی سے کہا۔ "اور امید رکھیں کہ دوراندیشانہ طریق علاج ... میرے طریق علاج سے انجام کار مریض شفایاب ہو جائے گا۔ مگر آپ کے پاس باقاعدہ سندات ہیں کیا؟ آپ کو معلوم ہے میرے پیشہ سے تعلق رکھنے والوں پر مریضوں کے داخلہ کے سوال پر عظیم ذمہ واریاں وارد ہیں ..."

"جی ہاں میرے پاس سب کچھ ہے" مسٹر سمتھسن نے جیب سے کاغذ کے دو پرزے نکالکر کہا "ان سندات پر دو قابل ترین ڈاکٹروں کے دستخط ہیں جن کی ذات پر کوئی شخص حرف نہیں

لا سکتا۔"

"یقیناً یقیناً۔" سونٹن نے کاغذات کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "ڈاکٹر پرنس پیشہ طبابت کے سرتاج ہیں۔ اور مسٹر سپائیسر بھی کچھ کم مشہور نہیں۔ میری ان سے ذاتی طور پر ملاقات تو نہیں۔ مگر ان کی شہرت اور دیانت داری کس سے پوشیدہ ہے۔" پھر ان سندات کو واپس کرتے ہوئے ڈاکٹر نے کہا۔ "یہ سب کچھ ہوا۔ اب مجھے انتظامات کی نسبت کچھ عرض کرنا ہے ۔۔۔"

"انتظامات میں کونسی بات بحث طلب ہے؟" مسٹر سمتھسن نے قطع کلام کر کے کہا۔ "صبح کی ملاقات میں آپ نے فرمایا تھا۔ کہ درجہ اول کے مریضوں کی شرح فیس ۶۰۰ پونڈ سالانہ ہے ۔۔۔"

"جی ہاں۔ اور ہر سہ ماہی کا خرچ پیشگی ادا ہوتا ہے۔" ڈاکٹر نے سرسری انداز سے کہا۔ "بات بالکل معمولی ہے۔ خدانخواستہ اس سے کسی قسم کی بے اعتباری مقصود نہیں۔ سہ ماہی کے ختم پر چاہے نہ لکھا۔ شروع میں لکھ دیا ۔۔۔"

"آپ بجا فرماتے ہیں۔ ضابطہ کی پابندی درستی انتظام کی جان ہے۔" سمتھسن نے قطع کلام کرتے ہوئے کہا۔ "اس کے علاوہ کہا کرتے ہیں۔ جتنا مختصر حساب۔ اتنی ہی طویل دوستی۔"

"آہ! آہ! آپ نے بالکل بجا فرمایا۔" ڈاکٹر خوش ہو کر کہنے لگا۔ "کیسا اچھا خیال ہے ۔۔ میں آپ کو ٹکٹ لگا کر رسید لکھ دوں کیا؟" یہ آخری فقرہ اس نے اس وقت کہا جب سمتھسن نے جیب سے نکال کر دو نوٹ ایک سو اور دوسرا پچاس پونڈ کا ڈاکٹر کے سامنے رکھ دیئے۔

سمتھسن کہنے لگا۔ "ایسی کیا جلدی ہے۔ فرصت میں رسید تیار کر کے بھیج دیجئے گا۔ میری درخواست اب آپ سے اس قدر ہے کہ جہاں تک ممکن ہو میرے دوست کا توجہ سے علاج کیجئے۔ اور اسے ہر طرح باسائش رکھیئے۔ اس کے رشتہ دار جن کی طرف سے میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں کافی مالدار ہیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو انہیں آپ کے اخراجات کی رقم میں اضافہ کرنے میں بھی دریغ نہ ہوگا۔ نہایت حلیم شخص ہے۔ اور آپ کو کسی جبر کی ضرورت پیش نہ آئے گی۔ البتہ اگر آپ اس پر کسی طرح پابندی عاید کریں گے۔ تو عجب نہیں وہ شور و غل مچانا شروع کر دے۔ اور فرار کی بھی کوشش کرے۔ رات کے وقت اس کا دروازہ مقفل نہ کیجیے گا۔ کیونکہ وہ اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ اور تاریکی سے چونکہ اسے نفرت ہے۔ اس لئے اس کے کمرہ میں روشنی کا انتظام بھی ضرور رکھیئے۔ رہا اس کی نگرانی کا سوال۔ اسکی کچھ ضرورت نہیں۔ لیکن میری رائے میں یہ باتیں جو میں عرض کر رہا ہوں غیر ضروری ہیں۔ کیونکہ آپ جیسے تجربہ کار شخص کو کسی طرح کا مشورہ پیش کرنا ۔۔"

"یہ آپ کی عنایت ہے کہ ایسا فرماتے ہیں" ڈاکٹر سونٹنٹن نے اس فقرہ سے پھولا کر اکڑتے ہوئے کہا "لیکن میری عادت ہے کہ مریضوں کے رشتہ داروں کی طرف سے ہر قسم کے مشورے سننے کے لئے تیار رہتا ہوں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ کے پیش کردہ مشوروں پر پوری طرح سے عمل کیا جائے گا۔ غالباً آپ گاہ بگاہ مسٹر گریبنی کو دیکھنے کے لئے آتے رہیں گے؟" یہ فقرہ اس نے اس انداز سے کہا جس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ چاہتا ہے۔ ایسی ملاقاتیں جتنی کم ہوں اتنا ہی اچھا ہے۔

"جی ہاں صرف کبھی کبھی" سمتھسن نے جواب دیا۔ جو ڈاکٹر کے لفظوں کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ "میں خوب سمجھتا ہوں کہ مریض کے رشتہ داروں یا دوستوں کا جلد جلد ملاقات کے لئے آنا اس کے دل پر مضر اثر پیدا کرتا ہے۔ اور اس طرح پر وہ اصلاح بھی جو آپ کے قابل تعریف علاج سے مریض کی حالت میں پیدا ہونی ممکن ہے رک جاتی ہے۔ بہر حال میں چند دن تک یہ دیکھنے آؤنگا۔ کہ گریبنی ہر طرح آرام میں ہے۔ اور آپ کو بھی اس کے خلاف کوئی وجہ شکایت نہیں۔"

"بہت اچھا" ڈاکٹر نے کہا۔ "آپ کو جب فرصت ہو تشریف لائیے۔ اس طرح آپ کو اپنے طور پر یہ جاننے کا موقعہ بھی مل جائے گا۔ کہ میں اپنے مریضوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتا ہوں جو مریض درجہ اول میں رکھے جائیں۔ انہیں میں اپنے ساتھ شریک طعام کیا کرتا ہوں۔ اور صبح کے وقت میں آپ کو یہ بتانا بھول ہی گیا تھا۔ کہ مریضوں کی مذہبی تلقین کے لئے یہاں ایک پادری کا بھی انتظام ہے۔ اگر آپ رات کا کھانا یہیں تناول فرمائیں۔ تو آپ کو ان پادری صاحب کی رحمت بخش دعا اور دلخوش کن وعظ سننے کا موقعہ مل سکے۔ فی الحقیقت میں اسے اپنی خوش نصیبی تصور کرتا ہوں۔ کہ مجھے پادری شیپ شینکس جیسا قابل اور بے غرض شخص یہاں رہنے والوں کو مذہب کی نسبت ضروری نصایح کرنے کے لئے مل گیا۔"

سمتھسن نے کہا۔ "میں بڑی خوشی سے آپ کی دعوت قبول کرتا۔ اور مجھے مسٹر شیپ شینکس سے ملکر واقعی دلی خوشی ہوتی۔ مگر بدقسمتی سے ایک ضروری کام درپیش ہے جس کی وجہ سے میں جلدی واپس جانا چاہتا ہوں۔"

یہ کہکر سمتھسن کھڑکی سے پلٹا۔ اور مسٹر گریبنی کے قریب جاکر جو صوفہ پر پیچھے کی طرف جھکا ہوا لاپروائی سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا اس کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا۔ "الوداع میرے عزیز

دوست اب چند دن ڈاکٹر سنڈٹن کے مہمان رہو۔ یقین ہے یہاں پر تمہیں کسی طرح کی تکلیف نہ ہوگی۔"

"مجھے کوئی تکلیف نہیں بلکہ میں آرام محسوس کر رہا ہوں۔" گرینی نے دیوانوں کی طرح ہاتھوں کی انگلیوں سے عجیب وغریب حرکات کرتے ہوئے کہا۔" سمتھسن تم بھی اپنے ہاتھوں کی مدد سے گفتگو کر سکتے ہو؟"

"ہاں میں کل آکر تم سے ہاتھوں کے ذریعہ گفتگو کروں گا۔" اس نے جواب دیا۔

"بہت اچھا۔ بھول نہ جانا۔" گرینی نے کہا۔" اور اپنے ساتھ ۲۰۔ ۳۰۔ ۴۰ دوستوں کو ضرور لانا۔ میں سب کو خوش کروں گا۔"

"بہتر ہے۔ لیتا آؤنگا۔" سمتھسن نے اس سے کہا اور پھر ڈاکٹر کو الگ کر کے کہنے لگا۔" آپ نے دیکھا اس کی عادات بالکل بچوں کی طرح ہیں۔ بہرحال آدمی سراسر بے ضرر ہے۔"

"افسوس کہ ایسے مریضوں کا علاج اور زیادہ پیچیدہ ثابت ہوتا ہے۔" ڈاکٹر نے بدستور آواز دبا کر کہا۔

"بہرحال آپ اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے؟" سمتھسن نے کہا۔ اور پھر اپنے دوست سے مخاطب ہوکر وہ کہنے لگا۔" الوداع گرینی۔ میں اب چلتا ہوں۔"

"بہت اچھا جاؤ۔ میں تمہارے ساتھ جانا نہیں چاہتا۔" گرینی نے اپنی جگہ سے ہلنے یا سمتھسن کی طرف دیکھنے کے بغیر اسی طرح پیچھے کی طرف جھکے ہوئے کہا۔ اور پھر اپنی انگلیوں سے بدستور مختلف اشارے کرتے ہوئے وہ کہنے لگا۔" جاؤ میں یہاں ہر طرح خوش ہوں۔"

مسٹر سمتھسن نے ایک آہ کھینچی اور ڈاکٹر کو الوداع کہکر رومال آنکھوں سے لگائے گاڑی پر سوار ہوگیا۔

دروازہ میں کھڑے ہوکر اسے رخصت ہوتے دیکھ کر ڈاکٹر سونٹن واپس کہنے لگا۔" اسے اپنے دوست کی بیماری کا سخت رنج ہے۔ لیکن اگر میں گرینی کو صحت یاب ہونے کا موقعہ دوں۔ تو مجھ سے زیادہ بیوقوف اور کون ہو سکتا ہے۔ چھ سو پونڈ سالانہ کی رقم ایسی نہیں کہ میں اسے ہاتھ سے نکل جانے دوں۔ بہرحال اس کا مجھے انتظام کرنا ہوگا۔ کہ یہ شخص سمتھسن سال میں صرف ایک دو بار مقررہ اوقات پر یا ایک ہفتہ پہلے اطلاع دیکر اس سے ملنے آیا کرے۔ میں کسی روز شریک طعام کر کے یہ سب باتیں آسانی سے منوالوں گا۔ آدمی بالکل بے وقوف اور سادہ لوح

ہے۔ یہ میں ابھی سے معلوم کر چکا ہوں۔

یہ سوچتا ہوا ڈاکٹر ڈسونٹن اس کمرہ کی طرف لوٹا۔ جہاں مسٹر گرینبی اب تک صوفہ پر لیٹا ہوا انگلیوں سے طرح طرح کے اشارے کر رہا تھا۔

سلسلۂ ثانی کی بائیسویں جلد ختم ہوئی

گم شدہ جلدیں

جن اصحاب کی طرف سے فسانۂ لندن کی سال بھر کی ۱۲ جلدوں کی قیمت یکمشت وصول ہوتی ہے۔ اور انہیں ہر ماہ کے شروع میں ایک جلد بذریعہ ڈاک روانہ کر دی جاتی ہے۔ ان میں سے بعض کو آئے دن یہ شکایت رہتی ہے۔ کہ ہمیں فلاں جلد نہیں ملی۔ مکرر بلا قیمت روانہ کی جاوے۔ ایسے حضرات کی خدمت میں ہمارا التماس ہے۔ کہ یہاں سے ہر ماہ ہر ایک ایسے خریدار کے نام ایک جلد بڑی احتیاط کے ساتھ روانہ کر دی جاتی ہے۔ اگر کسی صاحب کو زیادہ حفاظت کا خیال ہو۔ تو وہ مہربانی سے سال بھر کا خرچ رجسٹری داخل کرا کے ہر ایک جلد بذریعہ رجسٹری پیکٹ وصول کر لیا کریں۔ بہر حال ہم اس گرانی کے زمانہ میں ایک جلد کے نہ ملنے پر دوسری بلا قیمت روانہ نہیں کر سکتے۔

لال برادرس
پبلشرز

ضخامت کی کمی

فسانۂ لندن کے صدہا خریداروں میں سے دو چار نے یہ شکایت کی ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے اس کی جلدوں کی ضخامت کم کر دی گئی ہے۔ ہم نے سمجھا تھا۔ کہ ناظرین خود ہماری مشکلات سے واقف ہوں گے۔ اور اس بارہ میں کوئی تفصیلی کیفیت بیان کرنے کی حاجت نہ ہو گی۔ مگر ان چند اعتراضات کی وصولی پر یہ عرض کرنا واجب آیا۔ کہ جب فسانۂ لندن کی ایک جلد کی ضخامت ۱۲۰ صفحے رکھی گئی تھی اس کی نسبت اس وقت کاغذ کتابت اور طباعت کا نرخ دو گنے سے بھی زیادہ گراں ہے لیکن ہم نے قیمت میں ذرا سا اضافہ بھی نہیں کیا۔ دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں یا تو قیمت گراں کر دی جاوے یا ضخامت کم۔ چونکہ اس مشکلات کے زمانہ میں کوئی شخص گراں قیمت پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے امید ہے ناظرین عام طور پر اس انتظام کو جو ہم نے کیا پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے۔

فسانہ لندن اور اسکے ناظرین

عرصہ دراز سے ان خطوط کی اشاعت موقوف تھی۔ جو مختلف حضرات فسانہ لندن کی دلچسپیوں سے متاثر ہوکر وقتاً فوقتاً لکھتے رہتے ہیں۔ مگر بعض اصحاب کی طرف سے ان کی اشاعت کے لئے بے حد اصرار ہونے پر آج پھر چند خطوط کا خلاصہ شایع کیا جاتا ہے۔ خدارا کوئی صاحب یہ نہ سمجھیں کہ اس سے خودستائی مقصود ہے۔ جو کچھ تعریف ہو اس کا مستحق در اصل خلد آشیاں مصنف ہے۔ ورنہ مترجم اپنی کم مائگی پر نادم ہے۔ اور ناشر اپنی مشکلات سے مجبور۔ ہاں اگر ناظرین کی عنایات شامل حال رہیں تو امید ہے رینالڈس کے وہ سب ناول جن کا ترجمہ اب تک نہیں ہوا۔ اُن کی نذر کئے جائیں گے:۔

جناب محمود علی صاحب تعلقدار الہ آباد:۔ آپ نے اردو دان طبقہ پر انگریزی بنگلہ ہندی وغیرہ دیگر زبانوں کے ناولوں کے ترجمے اُردو میں کرکے جو احسان کیا اسکا شکریہ ہم لوگ کسی طرح ادا نہیں کر سکتے۔ بالخصوص رینالڈس کے ناول مسٹریز آف لندن کا ترجمہ جو منشی تیرتھ رام صاحب نے کیا ہے۔ اس میں اس حسن خوبی سے مصنف کی طرز تحریر اور جذبات انسانی کے فوٹو کو ادا کیا گیا ہے کہ بیحد قابل تعریف ہے۔ خداوند کریم نے ان کو ایک خاص خوبی ترجمہ کرنے میں عطا فرمائی ہے جو دوسرے سے ممکن نہیں۔ رینالڈس کی تصنیفات محض ناول یا دلچسپ کہانی نہیں ہیں۔ در اصل وہ ایسی کتابیں ہیں۔ جن سے انسان بہت کچھ تجربہ اور سبق حاصل کر سکتا ہے۔ اور اگر بنظر غور دیکھے۔ تو جذبات انسانی سے واقفیت حاصل کرکے دنیا کے خطرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ میرے خیال میں آپ حضرات نے ایک بہت بڑی اور اچھی خدمت قوم و ملک کی ہے۔ کیونکہ جب تک قوم کی اخلاقی حالت درست نہ ہوگی۔ اس وقت تک کوئی پہلو اس کا کارآمد نہیں ہو سکتا۔ رینالڈس نے جس خوبی سے خشک مضامین کو دلچسپ بنایا وہ اسی کا حصہ تھا۔ اور ممکن ہے خداوند عالم نے اس ذات کو اسی واسطے خلق کیا ہو۔ میرا تو یہ عالم ہے۔ کہ میں اس شخص کے مضامین اور طرز تحریر کا شیدا ہوں۔

منشی نادر علی صاحب برتر۔ حیدرآباد دکن:۔ جب تک فسانہ لندن کی جلد نہ آئے دل مشتاق اور نگاہیں بے چین رہتی ہیں۔ مہینے بھر کا انتظار یونہی کم نہیں پھر اس پر "تاخیر قیامت خیز"

ہو جاتی ہے۔

جناب مخدوم سید عبداللہ شاہ مقام کوٹلہ سلطان شاہ ضلع مظفر گڈھ :- قابل مصنف کی اعلیٰ قابلیت اور پھر جناب کی محنت کچھ ایسا لطف آتا ہے۔ کہ واقعی رات کو نیند حرام ہو جاتی ہے

ماسٹر عبدالعزیز صاحب مدراس :- منشی تیرتھ رام صاحب کی جادو بیانی قابل داد ہے۔

جناب محمد صالح عین دارجیلنگ :- میں فسانہ لندن شروع سے اخیر تک شوق اور غور سے پڑھتا رہا ہوں۔ اور یہ میرے لیئے بہت ہی موثر اور اصلاح کا باعث ہوا ہے واقعی آپ نے بہت ہی محنت وجانفشانی سے ترجمہ کر کے اردو اور اردو دان پبلک پر احسان عظیم کیا ہے۔ ورنہ اردو دان حضرات اس کی خوبیوں سے محروم رہتے۔ خدا کرے زور قلم اور زیادہ۔

جناب مہتہ اننت رام صاحب محکمہ پولیس پتوکی :- آپ کی جادو طرازی بالکل راست اور خالی از مبالغہ ہے۔ آپ نے ایسی ضخیم داستان کا ترجمہ کر کے جس کا سمجھنا اصلی زبان میں لکھو کھا اہل وطن کے لیئے حد امکان سے خارج تھا۔ پبلک کی ناقابل فراموش خدمت کی ہے جس کے لیئے آپ کا استقلال اور قابلیت قابل ستائش ہیں۔

جناب ایم۔ ایس۔ سلطان لاہور :- فسانہ لندن کی تعریف میں چند کلمات بے ساختہ منہ سے نکل گئے جن کو اصطلاح موزون کر کے خدمت میں ارسال کر رہا ہوں (اس سے آگے چند تعریفی اشعار درج کیئے گئے ہیں۔)

جناب ایس۔ ایم۔ بی۔ الٰہ بخش بکلوہ :- ناول بہت ہی عمدہ اور اچھا ہے

جناب ایم۔ ایچ پنجابی۔ دیوالالی :- اس میں شک نہیں آپ کی محنت قابل تعریف ہے کتاب فسانہ لندن بہت ہی اچھی اور سبق آموز ہے۔ اگر کوئی اس کو غور سے پڑھ کر اس سے نیکی کے سبق سیکھنا چاہے تو بہت جلدی اپنی بُری عادات کو چھوڑ کر نیکی کی طرف رجوع ہو سکتا ہے۔

جناب حکیم محمد رمضان مقام پائل ریاست پٹیالہ :- فسانہ لندن کا ترجمہ آپ نے نہایت ہی خوبی اور عمدگی سے کرتے ہوئے حق زباندانی ادا فرمایا ہے۔ موجودہ اردو خواں اصحاب کے لیئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اسکی جس قدر بھی قدردانی کی جاوے۔ کم ہے۔

سیٹھ ترلوک چند صاحب ڈیرہ اسمعیلخاں :- فسانہ لندن واقعی قابل تعریف ہے۔ جس کی داد دیئے بغیر انسان نہیں رہ سکتا۔

میری کوریلی کے انگریزی ناولوں کے ترجمے

روحِ لیلیٰ - میری کوریلی کے ناول "سول آف للتھ" کا اردو ترجمہ جسمیں ایک عجیب روحانی مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے - ایک شخص ایک مردہ لڑکی کی روح کو اس کی وفات کے وقت ایسا محبوس کر لیتا ہے کہ وہ جسم کے ساتھ وابستہ رہتی ہے - اور وہ وقتاً فوقتاً اس کو زندہ کر کے اس کے ذریعہ بہت سے روحانی مسائل حل کرنے میں مدد لیتا ہے - نفیس کاغذ عمدہ چھاپہ ۶۶۱ صفحہ - قیمت ؎ عہ

دو جہان کی سیر - میری کوریلی کے ناول "رومینس آف دی ٹو ورلڈس" کا اردو ترجمہ جسمیں زندگی اور موت کے فلسفہ پر نہایت پرلطف بحث کی گئی ہے - مصنف نے دنیا - مذہب اور فلسفہ کی حقیقت کو ایک نئے اصول پر کھول کر رکھدیا ہے - نفیس کاغذ عمدہ چھاپہ ۵۰۲ صفحہ - قیمت دو روپیہ (عار)

ذرہ عظیم - میری کوریلی کے ہوش ربا ناول "مائٹی ایٹم" کا دلکش اردو ترجمہ از شریمتی بھگونتی صاحب بنت دیوان بہادر راجہ نرندر ناتھ صاحب سابق کمشنر پنجاب - ایسا سبق آموز اور دلچسپ افسانہ بہت کم آپ کی نظروں سے گذرا ہوگا - ۱۸۰ صفحہ قیمت عہ

زسکا - میری کوریلی کے اسی نام کے ایک معرکۃ آرا ناول کا اردو ترجمہ جسمیں روحانیات سے بحث کی گئی ہے - پنڈت ملک راج شرما کے قلم سے ۱۸۷ صفحہ قیمت عہ

مارس لیبلانک کے فرانسیسی ناولوں کے ترجمے

شریف بدمعاش - اس مصنف کے ناول کنفیشنز آف آرسین لوپن کا اردو ترجمہ جس میں ناول کے ہیرو آرسین لوپن کی بعض حیرت خیز عیاریوں کا ذکر نہایت دلکش پیرایہ میں کیا گیا ہے جس طریق پر اس شخص نے پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکی - فرانسیسی پولیس کے اعلےٰ کارکنوں کو اُلو بنایا - عظیم خطرات کا مقابلہ کیا - اور ہر بار بال بال بچتا رہا - اس کا ذکر خود اس کی زبان سے - آرسین لوپن کا کیرکٹر ایک بالکل نئی چیز ہے - اور پبلک نے اسے جس قدر پسند کیا ہے اس کا اندازہ اس غیر معمولی مانگ سے ہو سکتا ہے - جو اس کے پہلے ناول "انقلاب یورپ" کے لیئے پیدا ہوئی - اگر آرسین لوپن کے واقعات زندگی آپ کے لئے کچھ دلچسپی رکھتے ہیں - تو

جارج سٹیم پریس لاہور میں باہتمام لالہ ایشر داس پرنٹر چھپا۔